

اسان عربی کرامہ

حصہ دوم

مرتبہ

لطف — الزجن خان

مرکزی انجمن خدمت القرآن لاهور

مولوی عبدالستار حرم کی قبل قدم تالیف "عربی کا عالم" پر بنی

آسان عربی گرامر

حصہ دوم

مرتبہ

لطف الرحمن خان



مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔ کاؤنٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

نام کتاب ————— آسان عربی گرامر (حصہ دوم)
طبع اول ناطچ نجم (جنبر 1992ء تا جنی 2004ء) 10,100
طبع دم (اگست 2005ء) 2200
ناشر ————— علم تشریف اشاعت مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
مقام اشاعت ————— 36۔ کے ماؤنٹ ناؤن لاہور
فون: 5869501-03
طبع ————— شرکت پر چنگ پرنسس لاہور
قیمت ————— 45 روپے

فہرست

۵	ماہہ اور روزن
	فعل ماضی معروف
۱۱	* تعریف، وزن اور گردان
۱۸	* فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال
۲۱	* جملہ فعلیہ کے مزید قواعد
۲۳	* فعل لازم اور فعل متعددی
۲۸	* جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال
	فعل ماضی مجبول
۳۲	* گردان، اور نائب فاعل کا تصور
۳۵	* دو مفعول والے متعددی افعال کی مشق
	فعل مضارع
۳۸	* مضارع معروف کی گردان اور اوزان
۴۶	* صرف مستقبل یا نئی کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجبول بنانا
۴۳	ابواب مغلایی مجرود
۵۰	ماضی کی اقسام (حصہ اول)
۵۶	ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۶۳	مغارع کے تغیرات
۶۹	* نا صب مغارع
۷۵	* مغارع مجموع
۸۰	فعل مغارع کا تاکیدی اسلوب
۸۵	فعل امر حاضر
۸۸	فعل امر غائب و متکلم
۹۲	فعل امر مجمل
۹۳	فعل نہی
۹۶	ابواب ملائی مزید فیہ (تعارف اور ابواب)
۱۰۲	ابواب ملائی مزید فیہ (خصوصیات ابواب)
۱۰۶	ابواب ملائی مزید فیہ (ماضی مغارع کی گردانی)
۱۱۱	ملائی مزید فیہ (فعل امر و نہی)
۱۱۶	ملائی مزید فیہ (فعل مجمل)



مادہ اور وزن

۱ : ۲۸ اب تک تقریباً گیارہ اسابق میں، جو ذیلی تقسیم کے ساتھ کل ستائیں اسابق پر مشتمل تھے، ہم نے اسم اور اس پر منی مرکبات اور جملہ اسمیے کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب ہم عربی زبان میں فعل کے استعمال کے بارے میں کچھ بتانا شروع کریں گے۔ یعنی اب ہم ”علم الصرف“ کی طرف آئیں گے۔ لیکن فعل کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کو ”مادہ“ اور ”وزن“ کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔ کیونکہ علم الصرف کے بیان میں ان وسائل احاطات کا ذکر بار بار آئے گا۔ نیز یہ کہ اگر آپ نے عربی زبان میں ”مادہ“ اور ”وزن“ کے نظام کو سمجھ لیا تو پھر آپ کے لئے افعال کے استعمالات کو سمجھنا اور انہیں یاد رکھنا آسان ہو جائے گا۔

۲ : ۲۸ ”مادہ“ اور ”وزن“ پر بات شروع کرنے سے پہلے مناسب ہو گا اگر آپ پہلے ذرا درج ذیل مجموعہ ہائے کلمات کو غور سے دیکھیں۔ یہ عربی الفاظ ہیں لیکن چونکہ ان میں سے بیشتر اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ کو ان کے معانی معلوم کر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

- ۱۔ علم۔ مفہوم۔ عالم۔ تعلیم۔ علامہ۔ معلم۔ اعلام۔ غلظوم۔
- ۲۔ قبلہ۔ قبول۔ قابل۔ مقبول۔ انسقابا۔ اقبال۔ مقابلہ۔ تقابل۔
- ۳۔ ضرب۔ ضارب۔ مضروب۔ مضاربہ۔ مضربات۔ اضطربات۔
- ۴۔ کتاب۔ کاتب۔ مکتوب۔ کتابہ۔ مکتب۔ مکتبہ۔ کتبہ۔
- ۵۔ قادر۔ تقدیر۔ مقدور۔ قدرۃ۔ قدیر۔ مقدار۔ مقدیر۔

مندرجہ بالا پنج گروپ کے الفاظ پر غور کیجئے اور جائیے کہ ہر ایک گروپ کے الفاظ میں کون سے ایسے حروف ہیں جو اس گروپ کے تمام الفاظ میں پائے جاتے ہیں یعنی مشترک ہیں۔ اگر آپ ایک گروپ کے الفاظ پر نظر ڈال کر ہمیں ان کے مشترک

حروف تاکتے ہیں تو ماشاء اللہ آپ ذہین ہیں۔

۲۸: ۳ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ کے ہر ہر لفظ کے حروف الگ الگ کر کے لکھ لیں۔ مثلاً :

گروپ نمبر ۵	گروپ نمبر ۴	گروپ نمبر ۳	گروپ نمبر ۲	گروپ نمبر ۱
قادر	کتاب	ضرب	قبلہ	علم
تقدير	کاتب	ضارب	قبول	علم و م
مقدور	مکتوب	مضروب	قابل	عالیم
قدراۃ	کتابۃ	مضاربۃ	مقبول	تعلیم
قدیر	مکتبۃ	مضراب	استقبال	علیماۃ
مقدار	مکتب	اضطراب	اقبال	علیل م
مقدتدر	مکتبۃ		مقابلہ	اعلام
			تقابل	علم و م

اب آپ ہر کالم کے الفاظ کے ان تمام حروف کو "کراس" (x) لگادیں۔ جو تمام الفاظ میں نہیں پائے جاتے، بلکہ بعض میں ہیں اور بعض میں نہیں ہیں، تو آپ کے پاس ہر لفظ کے صرف وہ حروف فتح جائیں گے جو تمام الفاظ میں مشترک ہیں۔ بہر حال آپ جس طرح بھی معلوم کریں بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ :

- ۱۔ گروپ نمبر ۱ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "علم" ہیں۔
- ۲۔ گروپ نمبر ۲ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "قبلہ" ہیں۔
- ۳۔ گروپ نمبر ۳ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ضارب" ہیں۔
- ۴۔ گروپ نمبر ۴ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "کتاب" ہیں۔
- ۵۔ گروپ نمبر ۵ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "تقابل" ہیں۔

گویا ہر گروپ کے الفاظ بنیادی طور پر ان تین حروف سے بنائے گئے ہیں جو ان

میں مشترک ہیں۔ ان مشترک حروف کو ان الفاظ کا "مادہ" کہتے ہیں۔ یعنی گروپ نمبر اکے تمام الفاظ کا مادہ "ع ل م" ہے۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عربی زبان میں تقریباً تمام کلمات (اسم ہوں یا فعل) کی بنیاد ایک تین حرفي "مادہ" ہوتے ہیں۔

۲۸ : عربی زبان کی تعلیم خصوصاً "علم الصرف" میں اس "مادہ" کی بڑی اہمیت ہے۔ "علم الصرف" کا موضوع اور مقصد یہ ہے کہ ایک "مادہ" سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں۔ کسی مادہ سے جو مختلف الفاظ بنتے ہیں ان میں سے یہ شرتو مقرر قواعد کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی ایک "مادہ" سے ایک خاص معنی دینے والا لفظ جس طرح ایک "مادہ" سے بننے گا، تمام مادوں سے اسی قاعدے کے مطابق اس طرح کا لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مادہ کے حروف پر نہ صرف بعض حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جسے آپ پیر اگراف ۲ : ۲۸ میں دیئے گئے الفاظ پر ظریذال کر معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے مادے آپ کو بتائے جا چکے ہیں۔ مثلاً "ع ل م" مادہ سے لفظ "تعلیم" بنانے کا طریقہ یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ پہلے "ت" لگاؤ۔ اس کے بعد مادہ کے پہلے حرف "ع" کو سکون دے کر لکھو۔ "تغ" بن گیا۔ اب اس کے بعد مادہ کے دوسرے (درمیانی) حرف "ل" کو زیر دے کر لکھو اور اس کے بعد ایک ساکن "می" لگاؤ۔ یہاں تک لفظ "تعلیم" بن گیا۔ اب آخر پر مادہ کا آخری حرف "م" لکھ کر اس پر تغییر رفع (عکس) (لگاؤ) یوں لفظ "تعلیم" بن گیا۔

۵ : آپ نے اندازہ کر لیا ہوا کہ کسی مادہ سے لفظ بنانے کا طریقہ اس طرح سمجھانا تو پڑا مشکل، طویل اور پیچیدہ کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد بنانے والوں نے اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ انہوں نے مادہ کے تین حروف (ا، ب، ج) کا نام (ف ع ل) مقرر کر دیا۔ یعنی مادہ کے حروف کو نمبر لگا کر، ۱، ۲، ۳ کرنے پا پہلا، درمیانی اور آخری کرنے کے بجائے نمبر لگا پہلے حرف کو "ف" نمبر ۲ یا

در میانی کو "ع" اور نمبر ۳ یا آخری کو "ل" کہتے ہیں۔ مثلاً "ق در" میں فاکلر "ق" ہے، عین کلمہ "د" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔ جس مادہ سے کوئی لفظ بنانا ہو تو پسلے "ف ع ل" سے اس طرح کا لفظ بطور نمونہ بنایا جاتا ہے اور پھر کسی بھی متعلقہ مادہ سے اس "نمونے" کے مطابق لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمونے کے "ف" کی جگہ مادہ کا پہلا حرف "ع" کی جگہ مادہ کا دوسرا حرف اور "ل" کی جگہ تیسرا حرف رکھ دیں باقی حركات اور زائد حروف "نمونے" کے مطابق لگادیں۔ مثلاً فاعل" اور مفعول" کے نمونے پر مختلف مادوں سے جو الفاظ بنتے ہیں ان کی مثال درج ذیل ہے :

نمونے	مادہ
مفغول	فاعل
متلوم	عالیہ
مقبیل	قابل
مضروب	ضارب
مکتوب	کتب
مقدور	قدر

امید ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی مادہ سے نمونے کے مطابق الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اور اب آپ یہ بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ مادہ ع ل م سے لفظ "تعلیم"۔ "تفعیل" کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔

۲۸ : اب ذرا یہ بات بھی سمجھ لجئے بلکہ یاد رکھئے کہ "ف ع ل" سے نمونے کے طور پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں وزن کہتے ہیں۔ یعنی "فاعل" ایک وزن ہے اور "مفقول" بھی ایک وزن ہے۔ اب آپ نے یہی سیکھنا ہے کہ کسی مادہ سے مختلف اوزان (وزن کی جمع) کے مطابق لفظ کس طرح بناتے ہیں۔ مادہ اور وزن کی اس پہچان کا تعلق عربی ڈاکٹری یعنی لفظ کے استعمال سے بھی ہے۔ جس پر

آگے چل کربات کریں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

مشق نمبرے ۲ (الف)

ذیل میں کچھ مادے اور ان کے ساتھ کچھ اوزان دیئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ہر مادہ سے اس گروپ میں دیئے گئے تمام اوزان کے مطابق الفاظ بنانے ہیں۔

او زان	مادے	
فَعْل	دفع	گروپ نمبرا
يَفْعُلُ	ج رح	
فَعْلَمْ	ذهب	
يَفْعَلُونَ	ج ح د	
إِفْعَلٌ	قطع	
فَعْلٌ	شدب	گروپ نمبر ۲
فَعْلَتْ	حد	
يَفْعُلْنَ	لبث	
يَفْعِلِينَ	فهم	
أَفْعَلٌ	ض ح ک	
فَعْلٌ	قرد	گروپ نمبر ۳
فَعْلَنْ	بعد	
يَفْعُلْنَ	ثقل	
يَفْعَلَانِ	حسن	
أَفْعَلٌ	عظم	

مشق نمبرے ۲ (ب)

پیراگراف ۲ : ۲۸ میں الفاظ کے پانچ گروپ دیے گئے ہیں۔ ہر گروپ کا مادہ پیراگراف ۳ : ۲۸ میں آپ کو تیار یا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد پر اب آپ ہر گروپ کے ہر لفظ کا وزن لکھیں۔ مثلاً پیراگراف ۲ : ۲۸ کے گروپ نمبر ۲ میں ایک لفظ "مکتبہ" ہے۔ اور آپ کو تیار یا گیا ہے کہ اس گروپ کے تمام الفاظ کا مادہ "ک ت ب" ہے۔ اب آپ کو کرتا یا ہے کہ لفظ "مکتبہ" میں مادے کے پہلے حرف "ک" کو "ف" سے تبدیل کر دیں۔ اسی طرح مادے کے دوسرے حرف "ت" کو "ع" سے اور آخری حرف "ب" کو "ل" سے تبدیل کر دیں۔ بقیہ حروف اپنی اپنی جگہ رہنے دیں اور زبر، ذری، پیش میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ اس طرح آپ کو لفظ کا وزن معلوم ہو جائے گا۔ یہ کام اس طرح کریں :

مَكْتَبَةٌ = مَكْتبَةٌ

مَفْعِلَةٌ = مَفْعِلَةٌ

ضروری ہدایت:

مذکورہ بالا مشقیں کرتے وقت الفاظ کے معانی کی بالکل فکر نہ کریں۔ آگے چل کر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے معانی بھی معلوم ہو جائیں گے۔ فی الحال مادہ اور وزن کے نظام (System) کو سمجھئے اور اس کی مشق کرنے پر اپنی پوری توجہ کو مرکوز رکھیں۔ الفاظ کے معانی سمجھے بغیر اس نظام کی مشق کرنے سے آپ بہت جلد اس پر گرفت حاصل کر لیں گے۔

فعل ماضی معروف تعریف، اوزان اور گردان

۱: ۲۹ گزشتہ سبق میں مادہ اور وزن کا مفہوم سمجھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو گیا ہو گا کہ مختلف مادوں سے جو مختلف الفاظ (اساء و افعال) بنتے ہیں ان کے مخصوص اوزان ہیں۔ عربی میں ایسے اوزان کی تعداد تو خاصی ہے لیکن خوش قسمتی سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان نسبتاً کم ہیں اور ان کو یاد کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے اور آہستہ آہستہ بکفرت استعمال ہونے والے اوزان سے آپ کو آگاہ کرنایی ہمارا مقصد ہے۔

۲: ۲۹ گزشتہ سبق میں آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ کسی مادے سے الفاظ بناتے وقت مادہ کے حروف میں کچھ زائد حروف کا اضافہ کرنا پڑتا ہے اور حرکات لگانی ہوتی ہیں۔ مثلاً ”ق ب ل“ مادہ سے ”قابل“ بنانے میں حرکات کے علاوہ ایک حرف ”الف“ کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر اسی مادہ سے لفظ ”استقبال“ بنانے میں حرکات کے علاوہ ”ا س ت ا“ کا اضافہ کرنا پڑتا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ایک طالب علم کے ذہن میں الجھن پیدا ہوتی ہے کہ وہ کس طرح معلوم کرے کہ کسی فعل یا اسم میں اس کے مادے کے حروف کون سے ہیں؟ اس الجھن کے حل کے لئے یہ بات یاد کر لیں کہ ایسا لفظ جس میں مادے کے حروف سے زائد کوئی حرف نہ ہو عموماً فعل ماضی کا پہلا صیغہ ہوتا ہے۔ فعل ماضی کے پہلے صیغے کے متعلق اسی سبق میں آگے چل کر بات ہو گی۔

۳: ۲۹ اب ہم ”فعل“ پر بحث کا باقاعدہ آغاز کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہم مختلف مادوں سے فعل بنانا سیکھیں گے اور مختلف افعال کے اوزان پڑھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں فعل کے استعمال کے متعلق چند

بنیادی باتیں بیان کر دی جائیں۔

۳ : ۲۹ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف ۹ : امیں ہم آپ کو تباہکے ہیں کہ ایسا لفظ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے اس کو "مُضَدَّ" کہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بات دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ ہر زبان کی طرح عربی زبان کے افعال میں بھی وقت اور زمانہ کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ محض کام کرنے کا مفہوم کافی نہیں ہے۔ مثلاً "علم" کے معنی ہیں "جاننا" اور "ضرب" کے معنی ہیں "مارنا"۔ مگر "علم" یا "ضرب" فعل نہیں ہیں بلکہ یہ اسم ہی ہیں اور ان کے آخر پر اس کی علامت "توں" بھی موجود ہے۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں "علم" جس کے معنی ہیں "اس نے جان لیا" یا "ضرب" جس کے معنی ہیں "وہ مارتا ہے" تو اب "علم" اور "ضرب" فعل کمالائیں گے کیونکہ ایک میں گزشتہ وقت کا اور دوسرے میں موجودہ وقت کا تصور موجود ہے۔

۵ : ۲۹ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی بحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سے گانہ ہے۔ یعنی

(۱) فعل ماضی : جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔

(۲) فعل حال : جس میں کسی کام کے موجودہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ اور

(۳) فعل مستقبل : جس میں کسی کام کے آئندہ آنے والے زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ فعل کی بحاظ زمانہ یہی تقسیم اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہے اور انگریزی میں اسی کو Past Tense, Present Tense اور Future Tense کہتے ہیں۔ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ (جنہیں سیخے کہتے ہیں) بنا کی زبان کو سیخنے کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ہر زبان میں اس پر طلباء کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اب ہم عربی زبان کے فعل ماضی کے صیغوں پر بات کرتے ہیں۔ فعل حال اور مستقبل پر ان شاء اللہ آگے چل کر

بات ہو گی۔

۲۹ اس کتاب کے حصہ اول کے پیر گراف ۳ : ۱۳ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف "غائب" "مخاطب" اور "مشکلہم" کا فرق لحوظہ رکھا جاتا ہے بلکہ بھی اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے۔ پھر عدد کے لئے واحد اور جمع کے علاوہ "تشیہ" کے لئے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۳ ہے۔ اسی طرح عربی میں فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد بھی ۱۳ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ ضمیروں کے مطابق فعل کے صینے باتے کواردو اور فارسی میں فعل کی "گردان" اور عربی میں فعل کی "تصریف" کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اسے Conjugation یا کام ویا گیا ہے۔

۲۹ دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صینے (Person of Verb) کے فعل کی ایک مقررہ شکل کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے: وہ گئے تو، گیا، تم گئے، میں گیا، ہم گئے، وہ گئی، تو گئی، تم گئیں، میں گئی، ہم گئیں۔ جبکہ بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکور منٹ یکساں رہتا ہے۔ مثلاً: اس نے مارا، انہوں نے مارا، تو نے مارا، تم نے مارا، میں نے مارا، ہم نے مارا۔ انگریزی میں ماضی کی گردان یوں ہوتی ہے:

I went, We went, You went, He went, They went

آپ نے فوٹ کر لیا ہو گا کہ اردو گردان غائب کی ضمیروں سے شروع ہو کر مشکلہم کی ضمیروں پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بر عکس انگریزی میں مشکلہم سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنے کا روانج ہے۔

۸ : بعض زبانوں میں گرداں کے ہر صیغہ کے ساتھ پار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغہ ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغہ میں قابل کی ضمیر اس صیغہ کی بناؤٹ سے سمجھی جاسکتی ہے۔ عربی اور فارسی میں فعل کی گرداں اسی طریقے پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی میں استعمال ہونے والی چودہ ضمیروں کے مقابلے فعل کی گرداں بھی چودہ ضمیروں میں کی جاتی ہے۔ بظاہر یہ تعداد زیادہ نظر آتی ہے لیکن جب آپ اس کی یکسانیت اور باتفاق دگی کا مقابلہ اردو افعال کی بے قاعدہ گردانوں اور انگریزی میں افعال کی بکھرت اور جیچیدہ صورتوں (Tenses) سے کریں گے تو اسے بے حد آسان پائیں گے۔

۹ : عربی میں فعل ماضی کی گرداں مختلف ضمیروں کے فعل ہونے کے لحاظ سے یوں ہوگی۔

	جمع	ثنیہ	واحد	
ذكر :			فعل	فعلوا
عائب	ان بہت سے (مردوان)	الردد (مردوں)	لے کیا	لے کیا
موشت :	اس ایک (مرد)	ان وو (مورتوں)	لے کیا	لے کیا
حاضر	ان بہت سی (مورتوں)	تم وو (موردوں)	لے کیا	لے کیا
موشت :	تو ایک (مرد)	تمہرے (مردوں)	لے کیا	لے کیا
حاضر	تمہرے (مورتوں)	تو ایک (موردوں)	لے کیا	لے کیا

حکم مذکور موث:	فعلت	فعلنا	فعلنا	فعلنا
مذکور موث:	میں لے کیا	ہم لے کیا	ہم لے کیا	میں لے کیا

۱۰: ۲۹ اس گردان کو یاد کرنے اور ذہن میں بٹھانے کے لئے اسے کتنی دفعہ زبان سے دہرانا بھی ضروری ہے۔ مگر ہر ایک صینے میں ہونے والی تبدیلی کو ذیل کے نفع کی مدد سے بھی ذہن میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس نفع میں فعال کلمات کو تین چھوٹی لائنوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے آپ تینوں کلمات کی حرکات (یعنی زیر، زیر وغیرہ) اور ان کے ساتھ ہر صینے میں ہونے والے اضافے کو سمجھ سکتے ہیں۔

غالب مذکور:	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
مونث:	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷

مغلب مذکور:	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
مونث:	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸

حکم مذکور موث:	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
----------------	-----	-----	-----	-----

۱۱: ۲۹ اس نفع میں آپ نوٹ کریں کہ پہلے پانچ صینوں میں لام کلہ متحرک ہے۔ اس کے چھٹے صینے سے جب لام کلہ ساکن ہوتا ہے تو پھر آخر تک ساکن ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ خنائز مرodus میں مخاطب کی چھ صینروں کو ذہن میں تازہ کریں جو یہ ہیں۔ آلت، آئشما، آئشم، آلت، آئشما، آئش۔ اب نوٹ کریں کہ مذکورہ گردان میں مخاطب کے صینوں میں انہیں خنائز کے آخری حروف کا اضافہ ہوا ہے۔

۱۲: اسی سبق کے پیراگراف ۲: ۲۹ میں ہم نے کہا تھا کہ کسی لفظ کے مادوں کی پہچان فعل ماضی کے پہلے صینے سے ممکن ہوتی ہے۔ اب اس نفع پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں صرف پہلا یعنی واحد مذکور غالب کا صندھ ایسا ہے

جس میں (ف ع ل) کلمات یعنی مادے کے خروف کے ساتھ کسی اور حرف کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے الفاظ کے مادوں کی بچان ان کے فعل ماضی کے پلے صیغے سے کی جاتی ہے۔ جیسے طلب "اس (ایک مرد) نے طلب کیا" کامادہ (طل ب) ہے۔ فتح "اس (ایک مرد) نے کھولا۔" کامادہ (فت ح) ہے وغیرہ۔

۲۹ : دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ فعل ماضی کے تین اوزان ہیں : فعل، فعل، فعل۔ اور صرف فعل کی گردان دی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو تین گردانیں یاد کرنی ہوں گی۔ گردان تو صرف ایک یاد کرنی ہے۔ اس لئے کہ گردان کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بس یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو فعل فعل کے وزن پر آتا ہے اس کے تمام صیغوں میں مادے کے دوسرے حرف یعنی عین کلمہ پر کسرہ یعنی زیر (-) لگائی اور پڑھنی ہوگی۔ جیسے فعل، فعل، فعل از سے آخر تک۔ اسی طرح فعل کے وزن میں ہر جگہ عین کلمہ پر پیش (—) لگے گا۔ فعل، فعل، فعل از سے آخر تک۔

۲۹ : ضمی طور پر ایک بات اور سمجھ لیں کہ علی میں زیادہ تر افعال کامادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں "ثلاثی" کہتے ہیں جبکہ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو "رباعی" کہتے ہیں۔ چونکہ عربی کے تقریباً ۹۰ فیصد افعال سہ حرفي مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے غالباً ہم خود کو "ثلاثی" سمجھی مدد درکھیں گے۔

مشق نمبر ۲۸

مندرجہ ذیل افعال کی ماضی کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معانی بھی لکھیں۔
گردان لکھنے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خیال رکھیں۔

وہ دا خل ہوا	:	ذخیر
وہ غالب ہوا	:	غلب
وہ خوش ہوا	:	فرح
وہ ہنسا	:	ضحك
وہ قریب ہوا	:	قرب
وہ دور ہوا	:	بعد

ضروری ہدایت:

کچھ طلبہ اور زیادہ عمر کے اکثر طلبہ کا خیال یہ ہوتا ہے کہ رنالگانا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے وہ یہ گردانیں یاد نہیں کر سکتے ملائکہ خلائی کی دو گردانیں یاد کر چکے ہوتے ہیں۔ بہرحال ایسے طلبہ سے اتفاق نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خود میں نے پچاس سال کی عمر میں یہ گردانیں یاد کی تھیں۔ چنانچہ ایسے طلبہ کو میرا مشورہ یہ ہے کہ خود یاد کرنے کے بجائے یہ گردانیں وہ اپنے قلم کو یاد کرو دیں۔ اس کا طریقہ سمجھ لیں۔

گرداں کو سامنے رکھ کر پانچ سات مرتبہ اسے زبان سے دہرائیں۔ پھر ایک کافنڈ پر یادداشت سے اسے لکھتا شروع کریں۔ جملہ ذہن ان ایک جائے جائے وہیں گرداں میں سے دیکھ کر لکھیں۔ اس طرح جب پوری گرداں لکھ لیں تو وہ کافنڈ چھاڑ کر پھینک دیں اور دوسرے کافنڈ پر لکھتا شروع کریں۔ جملہ بھولیں گرداں میں دیکھ لیں۔ اس طرح آپ پانچ سات کافنڈ چھاڑیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے قلم کو گرداں یاد ہو جائے گی۔ اگر کچھ کمزوری رہ جائے گی تو اگلے اسیاں میں ترجیح کی مشقیں کرنے سے وہ دور ہو جائے گی۔

اساتذہ کرام کے لئے مشورہ یہ ہے کہ کلاس میں طلباء سے زیلنی گرداں نہ نہیں بلکہ ان سے کافنڈ پر لکھوائیں اور غلطیوں کی اصلاح کر کے کافنڈ ان کو واپس کرو دیں۔ اس طرح طلبہ دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے فجی جائیں گے اور ان میں بد دلی بھی پیدا نہ ہوگی۔

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۱: ۳۰ اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ اب ہم چند ایسے جملوں کی مشق کر لیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ لیکن اس سے پہلے درج ذیل چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ آپ کو جنتے بنانے میں آسانی ہو۔

۲: ۳۰ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف ۵: ۷ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتداء کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتداء کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم از کم دو حصے (مبتدہ اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی کم از کم دو حصے ہوتے ہیں یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دوسرے زیادہ حصے ہو سکتے ہیں لیکن کم از کم دو ضروری ہیں، جملہ اسمیہ میں مبتدہ، خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل۔

۳: ۳۰ اب آپ غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے آپ نے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورت ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نفعی میں مادے (فعل) کے بعد جماں کیسی "ا" "ت" "ن" وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ فاعل ضمیر کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر فاعل ضمیر و اعلیٰ اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بحالیمای کافی ہوتا ہے۔ مثلاً "ہم خوش ہوئے"۔ "فرخنا" "تو بیٹھا" "جلست" وغیرہ۔

۴: ۳۰ لیکن اکثر صورت یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ نوٹ کر لیں کہ ایسی صورت میں عموماً

فاعل، فعل کے بعد آتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فریخ الْوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا)، سَمِعَ اللَّهُ (اللہ نے سن لیا) وغیرہ۔

۵ : ۳۰ فعل ماضی پر ”ما“ لگادینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ما فریخ ”وہ (ایک مرد) خوش نہیں ہوا“ ما کتبت ”تو نے نہیں لکھا“ ما کتبت المعلمة (استانی نے نہیں لکھا) جو دراصل کتبت المعلمة تھا، جس میں المعلمة کے مہرہ الوصول کی وجہ سے کتبت کی ساکن ”ت“ کو آگے ملانے کے لئے حسب قاعدہ کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ یہ قاعدہ آپ حصہ اول کے پیر گراف ۷ : ۷ میں پڑھ چکے ہیں۔

ذخیرہ الفاظ

کتب = اس (ایک مرد) نے لکھا	فَرَا = اس (ایک مرد) نے پڑھا
اکمل = اس (ایک مرد) نے کھولا	فَقَحَ = اس (ایک مرد) نے کھالیا
الآن = اب، ابھی۔ (نصب پر مبنی ہے)	لَمْ = کیوں
	إِلَى الْأَنَّ = اب تک

مشق نمبر ۲۹

اردو میں ترجمہ کریں :

- (۱) دَخَلَ مَعْلِمٌ (۲) فَرِحْتَنَ (۳) ضَحِيجَكَتا (۴) كَتَبَ الْمَعْلِمُ (۵) لَمْ مَا أَكَلُوا إِلَى الْأَنَّ (۶) فَقَحَ الْبَوَابُ (۷) قَرَأَتْ فَاطِمَةُ (۸) فَرِحَتْ الْأَنَّ (۹) لَمْ بَعْدُ ثُمَّ (۱۰) كَتَبَنَ (۱۱) غَلَبْشَمَا (۱۲) أَكَلَتْ طَفْلَةُ (۱۳) قَرَبَ بَوَابَ (۱۴) ضَحِيجَكَتِ الْأَنَّ (۱۵) مَا ضَحِيجَكَتِ الْمَعْلِمَةُ (۱۶) لَمْ مَا كَتَبْتُمْ إِلَى الْأَنَّ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) ہم سب لوگ ہے۔ (۲) تو خوش ہوئی۔ (۳) ایک استانی نے پڑھا
(۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا۔ (۵) ایک درہان دور ہوا۔ (۶) میں نے کھولا
(۷) تم سب داخل ہوئے۔ (۸) جماعت غالب ہوئی۔
-

jabir.abbas@yahoo.com

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

۳۱: گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کری ہے۔ اب جملہ فعلیہ کا ایک اہم قاعدہ یاد کر لیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہیشہ صینہ واحد میں آئے گا۔ فاعل ہا ہے واحد ہو، تثنیہ ہو، یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں کی مدد سے خوب ذہن نشین کر لیں۔

۳۱: مثلاً ہم کیس گے دَخْلَ الْمُعْلِمٍ (استاد داخل ہوا)، دَخْلَ الْمُعْلَمَاتِ (دو استاد داخل ہوئے) اور دَخْلَ الْمُعْلَمَوْنَ (استاذ تردد داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ "الْمُعْلِمٌ"۔ پہلے جملہ میں یہ واحد ہے، دوسرے میں تثنیہ اور تیسرا میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صینہ واحد میں آیا ہے۔

۳۱: مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جس میں اس کا صینہ فاعل کی جس کے مطابق ہو گا۔ یعنی فاعل اگر مذکور ہے تو فعل واحد مذکور آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ لیکن فاعل اگر مونث ہے تو فعل واحد مونث آئے گا۔ مثلاً كَتَبَتْ مُعْلِمَةً (ایک استانی نے لکھا)، كَتَبَتْ مُعْلِمَاتِ (کوئی سی دو استانیوں نے لکھا) اور "كَتَبَتْ مُعْلِمَاتٍ" (کچھ استانیوں نے لکھا)۔ مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معروف یا ناکرہ ہونے کا فرق نوٹ کر لیں۔

۳۱: اب مذکورہ قاعدہ کے دو انتسابے بھی نوٹ کر لیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع کمرہ تو فعل عموماً واحد مونث آیا کرتا ہے۔ مثلاً ذہبتِ الجِمَاعُ (ادنٹ گئے)، ذہبتِ التُّرْقُ (اوشنیاں گئیں) وغیرہ۔ ثانیاً یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکور یا واحد مونث، دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے۔ وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر (فاعل) کسی عاقل کی جمع کمرہ ہو۔ مثلاً طلبِ الرِّجَالُ یا طلبِ

الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا) اور طَلَبٌ نسْوَةٌ یا طَلَبَتْ نسْوَةٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا) وغیرہ، سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو۔ مثلاً غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم غالب ہوئی) دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مثلاً ظَلَعَ الشَّمْسُ یا ظَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۳۱ : ۵ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فاعل اگر فعل سے پلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہو گا اور ایسی صورت میں فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل کے مطابق ہو گا۔ مثلاً الْمَعْلُومُ ضَرَبَ (استاد نے مارا) الْمَعْلُومَانِ ضَرَبَا (دواستادوں نے مارا) الْمَعْلَمَاتُ ضَرَبَنَ (استائیوں نے مارا) وغیرہ۔ ان مثالوں میں اسم "الْمَعْلُومُ" مبتدا ہے اور "ضَرَبَ" اس کی خبر ہے۔ دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ خوب رہا ہے۔ اسی لئے صیغہ فعل عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتدا کے مطابق ہے۔

۳۱ : ۶ امید ہے اور پردی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہو گی کہ فاعل چاہے فعل سے پلے آئے یا بعد میں "ترجمہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً ضَرَبَكَ الرَّجُلُانِ اور "الرَّجُلَانِ ضَرَبَكَ" دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی "دو آدمی ہنسے"۔ البتہ دونوں میں یہ باریک فرق ضرور ہے کہ ضَرَبَكَ الرَّجُلَانِ جملہ فعلیہ اور اس سوال کا جواب ہے کہ کون ہنسا؟ جبکہ الرَّجُلَانِ ضَرَبَكَ جملہ اسمیہ ہے اور اس سوال کا جواب ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۳۱ : ۷ یہ قاعدہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر فاعل ایک سے زیادہ (متثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا ذکر بھی ہو تو پلے کام کے لئے فعل کا صیغہ واحد رہے گا کیونکہ وہ جملے کے شروع میں آ رہا ہے گردوسرے کام کے لئے فاعلوں کے مطابق صیغہ لگے گا مثلاً جَلَسَ الرِّجَالُ وَأَكْلُوا (مرد بیٹھے اور انہوں نے کھلایا)

اور کتبتِ الہنات ثم قرآن (لڑکیوں نے لکھا پھر رہا) وغیرہ۔

ذخیرہ الفاظ

ذَهْبٌ = وہ (ایک مرد) بیٹھا	جَلْسٌ = وہ (ایک مرد) بیٹھا
نَجْحَةٌ = وہ (ایک مرد) کامیاب ہوا	قَدْمٌ = وہ (ایک مرد) آیا
مَرْضٌ = وہ (ایک مرد) بیمار ہوا	وَفْدٌ وَفْدٌ = وند
عَدُوٌّ عَدُوٌّ = اعداء	ثَمَّ = پھر

مشق نمبر ۳۰

اردو میں ترجمہ کریں اور ترجمہ میں معرفہ اور نکره کا فرق ضرور واضح کریں۔

(۱) قَرْبَ أَوْلَيَاً (۲) الْأَوْلَيَا قَرِبُوا (۳) دَخَلَ وَلَدَانِ الصَّالِحَانِ
 (۴) الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَ (۵) الْمُعْلِمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى
 الْكُرْسِيِّ (۶) كَتَبَ الْمَعْلُومُونَ عَلَى الْوَرْقِ ثُمَّ قَرَءُوا (۷) دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدَةُ فِي الْبَيْتِ وَجَلَسُوا
 عَلَى الْفَرْشِ (۸) نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِي الْأَمْتِحَانِ وَفَرَحْنَ جَدًا (۹) قَدِيمَتِ
 الْوَفْدُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔

قوسین میں وی گئی ہدایت کے مطابق عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) وَشْن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۲) محنتی درزی بیمار ہوئے
 (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۳) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں (جملہ
 اسمیہ و فعلیہ) (۴) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

فعل لازم اور فعل متعددی

۱ : ۳۲ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جلس (وہ بیٹھا)۔ ایسے افعال کو فعل لازم کہتے ہیں۔ جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضرب (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل متعددی کہتے ہیں۔

۲ : اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہو وہ فعل لازم ہے، جیسے جلس (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعددی ہے، جیسے ضرب (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳ : اردو زبان میں کسی فعل کے بارے میں یہ جانتا کہ وہ لازم ہے یا متعددی، بت آسان ہے بلکہ درج بالامثالوں کے مشاہدے سے آپ نے نوٹ بھی کر لیا ہو گا کہ اردو میں فعل لازم کے لئے غائب کے صیغوں میں ”وہ“ آتا ہے۔ جیسے ”وہ بیٹھا۔“ جبکہ فعل متعددی کے لئے ”اس نے“ آتا ہے۔ جیسے ”اس نے مارا۔“ دونوں صم کے افعال کو پہچانے کا ایک دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ فعل پر ”کس کو؟“ کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو فعل متعددی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جلس (وہ بیٹھا) پر سوال کریں ”کس کو؟“ اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جلس فعل لازم ہے۔ جبکہ ضرب (اس نے مارا) پر سوال کریں ”کس کو؟“ یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضرب فعل متعددی ہے (انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعددی کو Transitive Verb کہتے ہیں)۔

۳۲ : ۲ پیراگراف نمبر ۲ : ۳۰ میں ہم آپ کو بتاچکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسیہ میں مبتدا اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں؛ جنہیں ”متعلق خبر“ کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر کمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ ”متعلق فعل“ کہلائیں گے۔ مثلاً جملہ زیندگی علی الکڑی (زید کرسی پر بنیخا)۔ اس جملے میں علی الکڑی (مرکب جاری) متعلق فعل ہے۔ لیکن کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدد سے شروع ہو گا تو اس میں فاعل کے ساتھ کسی مفعول کی بھی ضرورت ہو گی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ جو اجزاء ہوں گے وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

۳۲ : ۵ اب آپ دوپاتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہیشہ حالت نصب میں ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پسلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول اور جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہو تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے، مثلاً ضرب زندگ ولڈا بالسٹوٹ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا)۔ اس جملے میں ضرب فعل ہے۔ زندگ حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے۔ ولڈا حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ اور بالسٹوٹ مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے۔

۳۲ : ۶ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر ہتائی گئی ہے۔ وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرز تحریر یا طرز خطاب کی مناسبت سے یا کسی اور وجہ سے یہ ترتیب حسب ضرورت بدلتی جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً ہتی ہوتی ہے جو آپ کو ہتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہو گی۔

۳۲: آخري بات یہ ہے کہ گزشتہ اسماق میں افعال کے معانی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے تھے۔ لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے " مصدری " معانی لکھا کریں گے، مثلاً " دخل " کے معنی " وہ ایک مرد داخل ہوا " کی بجائے " داخل ہونا " لکھیں گے۔ اس طرح مصدر کے معنی یاد کرنے سے آپ کو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

ذخیرہ الفاظ

گزشتہ اسماق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان ہی کو ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے ان کے مصدری معنی دیتے گئے ہیں۔ نیزان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے تو سین میں لام (ال) اور جو متعدد ہیں ان کے سامنے میم (م) بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ نوٹ کر لیں کہ کون سا فعل لازم ہے اور کون سا متعدد ہے۔ نیزان کے مابین فرق کو بھی آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

دخل (ال) = خوش ہونا	فریح (ال) = فریح ہونا
غلب (ال) = غالب ہونا	ضعیف (ال) = پُنہا
قرب (ال) = قریب ہونا	بعد (ال) = دور ہونا
قرءة (م) = پڑھنا	فتح (م) = کھولنا
كتب (م) = لکھنا	أكل (م) = کھانا
جلس (ال) = بیٹھنا	نَجَحَ (ال) = کامیاب ہونا
آتا (ال) = آتا	ذهب (ال) = جلتا
بیار ہونا	طفل (ان اطفال) = بچہ

مشق نمبر ۳

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) كَتَبَ مُعْلِمٌ كِتَابًا بِقُلْمِ الرَّحْصَاصِ۔
- (۲) قَرَأَتِ الرِّجَالُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔
- (۳) الرِّجَالُ قَرَأُوا الْقُرْآنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔
- (۴) ذَهَبَ النِّسَاءُ إِلَى الشَّوْقِ۔
- (۵) النِّسَاءُ ذَهَبْنَ إِلَى الشَّوْقِ۔
- (۶) قَدِيمُ الْأَوْلَادُ فِي الْمَسَاجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوا بَعْدَ الصَّلَاةِ۔
- (۷) دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِي الْبَيْتِ وَأَكَلَتَا الطَّعَامَ۔
- (۸) فَاطِمَةُ وَحَمِيدُ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ وَأَكَلَا الطَّعَامَ۔
- (۹) أَفْتَحْتِ الْبَابَ؟ لَا! مَا فَتَحْتِ الْبَابَ۔
- (۱۰) أَفْتَحْتِ الْبَابَ؟ نَعَمْ؛ فَتَحْتِ الْبَابَ۔
- (۱۱) أَقْرَئْنَا الْقُرْآنَ الْيَوْمَ؟
- (۱۲) نَعَمْ! قَرَأْنَا الْقُرْآنَ الْيَوْمَ۔

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) دربان آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)
- (۲) اساتذہ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔
(جملہ فعلیہ و اسمیہ)
- (۳) بچوں نے انہیں کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)
- (۴) کیا تو نے انہیں کھایا؟ جی نہیں! میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال

۱ : ۳۳ گزشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ میں اس کے اجزاء کی ترتیب سمجھی تھی۔ اس ضمن میں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل، مفعول بھی مفرد الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً ”استاد نے ایک لڑکے کو بلایا“ کا عربی ترجمہ طلبۃ الائٹاڈ وَلَدًا ہے اور اس میں الائٹاڈ اور وَلَدًا دونوں مفرد الفاظ ہیں۔ الائٹاڈ فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں ہے اور وَلَدًا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوا بلکہ کبھی مرکبات بھی فاعل یا مفعول ہوتے ہیں۔

۲ : ۳۳ اگر کسی جملہ فعلیہ میں مرکبات فاعل یا مفعول کے طور پر آ رہے ہوں تو ان کی اعرابی حالت بھی اسی لحاظ سے تبدیل ہو گی مثلاً طلبۃ الائٹاڈ الصالخ وَلَدًا الصالخا (ایک استاد نے ایک نیک لڑکے کو بلایا) میں الائٹاڈ الصالخ مرکب تو سیفی ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ وَلَدًا الصالخا بھی مرکب تو سیفی ہے لیکن مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳ : ۳۳ مرکب تو سیفی کا اعراب معلوم کرنے میں عموماً مشکل پیش نہیں آتی۔ البتہ مرکب اضافی کا اعراب معلوم کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مرکب اضافی کا اعراب صرف مضاف پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً ”اسکول کے لڑکے نے محلے کے لڑکے کو مارا“۔ اس کا ترجمہ ہو گا حضرت وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ وَلَدُ الْحَازَةِ۔ اس مثال میں وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ میں وَلَدُ کی رفع بیماری ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت رفع میں ہے اس لئے فاعل ہے اور وَلَدُ الْحَازَةِ میں وَلَدُ کی نصب بیماری ہے کہ پورا مرکب اضافی حالت نصب میں ہے اس لئے مفعول ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرکب اضافی کے واحد تثنیہ یا جمع میں ہونے کا فصلہ بھی مضاف کے عدد سے کیا جاتا ہے۔

۳۳ : ہم پڑھ چکے "ہیں کہ فعل کے ہر صینے" میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ مثلاً ضرب کے معنی ہیں "اس (ایک مرد) نے مارا" یعنی اس میں ہو کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ اسی طرح ضربوں میں ہم اور ضربت میں آنت کی ضمیر پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نوٹ کر لیں کہ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر ۳ : ۱۲ میں جو خاتمہ مرفوعدی ہوئی ہیں وہ بھی بطور فاعل بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۳۴ : کسی جملہ فعلیہ میں اگر مفعول کی جگہ اس کی ضمیر استعمال کرنی ہو تو اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف نمبر ۲ : ۱۹ میں دی گئی خاتمہ استعمال ہوتی ہیں۔ یہ ضمیر جب بطور مفعول استعمال ہوتی ہیں تو موقع محل کے لحاظ سے یعنی علاً منصوب مانی جاتی ہیں اسی لئے ان کو "ضمائر مقصولة منضوبہ" بھی کہتے ہیں۔ مثلاً ضربۃ "اس (ایک مرد) نے اس (ایک مرد) کو مارا" کو مارا" ضربہ "اس (ایک مرد) نے اس (ایک عورت) کو مارا" اور ضربۃ "اس (ایک مرد) نے تجھے (ایک مؤنث) کو مارا" دغیرہ۔

۳۵ : ضمیر کے بطور مفعول استعمال کے سلسلے میں دو باقیں مزید نوٹ کر لیں۔ (۱) اگر یہ کہتا ہو کہ "تم لوگوں نے اس ایک مرد کی مدد کی" تو اس کا ترجیح نظر ثمہ نہیں بلکہ نظر ثمہ ہو گا یعنی مفعول ضمیر کے استعمال کے لئے جمع مخاطب مذکور کی قابل ضمیر "تم" سے "تمو" ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر مفعول اسی نظاہر ہو تو صینہ فعل اصلی حالت میں رہے گا۔ مثلاً "نظر تم زیندا" دغیرہ۔ (۲) واحد کلم کی مفعول ضمیر "ئی" کے مجاہے "نئی" لگائی جاتی ہے۔ مثلاً نظر نئی "اس (ایک مرد) نے میری مدد کی" دغیرہ۔

ذخیرة الفاظ

رَفْعَهُ (م) = اٹھانا، پندر کرنا	قَعْدَهُ (ل) = بیٹھنا
سَمِعَهُ (م) = سننا	ذَكْرُهُ (م) = یاد کرنا / یاد کرانا
حَسِيبَهُ (م) = گمان کرنا، سمجھنا	حَمِيدَهُ (م) = تعریف کرنا
شَرِبَهُ (م) = پینا	خَلَقَهُ (م) = پیدا کرنا
مَكْتُوبَهُ = خط	خَرَجَهُ (ل) = لکھنا
فَ = پس، تو	طَعَامَهُ = کھانا
ذَخْرَهُ = یاد	دِيَوَانَهُ = سچھری، عدالت
عَبْتَهُ = بے کار، بے مقصد	الْفَاءِ إِلَّمَا = کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

مشق نمبر ۳۲

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) وَلَدُ الْمَعْلَمَةِ قِرَاءُ الْقُرْآنَ
- (۲) قِرَاءُ الْأُولَادِ الصَّالِحُونَ الْقُرْآنَ
- (۳) قَدْمَ بَوَابَ الْمَدْرَسَةِ وَفَتْحَ أَبْوَابَ الْمَدْرَسَةِ
- (۴) هَلْ أَكَلْتِ طَعَامَكِ؟ نَعَمْ! أَكَلْتِ طَعَامَنِي
- (۵) هَلْ كَبَثْتُمْ دَرْسَكُمْ وَقِرَاءَ شَمْوَهُ؟ نَعَمْ! كَبَثْنَا دَرْسَنَا لِكِنْ مَا قَرَنَا هُوَ إِلَى الْأَنْ
- (۶) لَمْ ضَرَبْتُمْنِي؟ ضَرَبْنَاكِ بِالْحَقِّ
- (۷) ذَهَبْتُمْ إِلَى حَدِيقَةِ الْحَيْوانَاتِ وَضَرَبْتُمْ عَلَى نَاقَةٍ سَمِينَةً۔
- (۸) الْإِمَامُ الْغَادِلُ جَلَسَ فِي الدِّيَوَانِ أَمَامَ الرِّجَالِ۔
- (۹) لَمْ قَعَدْتُمْ أَمَامَ بَابِ الْحَدِيقَةِ؟ ذَهَبْتُ بَوَابَهَا إِلَى السُّوقِ فَقَعَدْتُ أَمَامَهُ

(١٠) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ

(١٢) وَرَفِعْنَالكَ ذِكْرَكَ (مِنَ الْقُرْآنِ)

(١٢) أَفَحَسِبُهُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبْدًا (مِنَ الْقُرْآنِ)

عربی میں ترجمہ کریں

(1) نیک پچی نے اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ)

(۲) محلہ کی عورتیں مدرسے میں داخل ہوئیں اور انہوں نے قرآن پڑھا۔
(جملہ فعلیہ)

(۳) مدرسہ کے اس بُڑکے نے اُس مدرسہ کے بُڑکے کو مارا۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) حامد اور محمود در سے میں آئے اور اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) دو شاگردا پنے درس سے نکلے۔ (جملہ فعلیہ)

(۶) کچھ مرد آئے پھر وہ بیٹھے اور انہوں نے دودھ پا۔ (جملہ فعلیہ)

فعل ماضی مجبول

گرداں اور ناسَب فاعل کا تصور

۱ : ۳۳ اب تک ہم نے جتنے افعال پڑھے ہیں وہ ”فعل معروف“ یا ”فعل معلوم“ کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افعال کا فاعل جانا پچھانا یعنی معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”حامد نے خط لکھا“ (کتب حامد مکثونا) یہاں ہمیں معلوم ہے کہ خط لکھنے والا یعنی فاعل حامد ہے۔ اسی طرح جب ہم کہتے ہیں ”اس نے خط لکھا“ (کتب مکثونا) تو یہاں بھی (ہو) کی پوشیدہ ضمیر تاریخی ہے کہ فاعل یعنی خط لکھنے والا کون ہے۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو کہ ”خط لکھا گیا“ تو اس جملہ میں فاعل ہا معلوم یعنی مجبول ہے۔ اس لئے ایسے فعل کو ”فعل مجبول“ کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ”فعل معروف“ کو ”Active Voice“ اور ”فعل مجبول“ کو ”Passive Voice“ کہا جاتا ہے۔

۲ : ۳۴ کسی فعل کا ماضی مجبول بنانا بہت سی آسان ہے۔ اس لئے کہ عربی میں ماضی مجبول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ ہے ”فعل“ یعنی ماضی معروف کو کوئی بھی وزن ہو، مجبول ہیشہ فعل کے وزن پر ہی آئے گا۔ مثلاً نصر (اس نے مدد کی) سے نصر (اس کی مدد کی گئی) وغیرہ۔

۳ : ۳۵ فعل مجبول میں چونکہ فاعل نہ کو رہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے، اس لئے عربی گرامر میں مجبول کے ساتھ نہ کو مفعول کو منظر آ ”نائب الفاعل“ کہہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقرہ میں وہ فاعل کی طرح فعل کے بعد ہے یعنی اس کی جگہ لیتا ہے۔ ویسے عربی گرامر میں نائب الفاعل کو ”مفعول“ مالئہ

یسم فاعلہ کتنے ہیں۔ یعنی وہ مفعول جس کے قابل کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۲ : ۳۲ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نائب الفاعل، قابل کی طرح حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً کتب مکتوب (ایک خط لکھا گیا) وغیرہ۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر جملہ میں یہ مذکور ہو کہ قابل کون ہے تو اس صورت میں مفعول کو نائب الفاعل نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں مفعول حالت نصب میں ہی آتا ہے۔ مثلاً کتب زینہ مکتوبنا میں قابل ”زینہ“ مذکور ہے یا کتب مکتوبنا میں پوشیدہ ضمیر آنا باتری ہے کہ قابل کون ہے۔ اسی طرح کتب مکتوبنا میں انت کی ضمیر جبکہ کتب مکتوبنا میں ہو کی ضمیر قابل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اسی لئے ان سب جملوں میں مکتوبنا مفعول ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۵ : ۳۲ چنانچہ مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھ کر یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ مکتوب صرف اور صرف اس حالت میں نائب الفاعل کمالائے گا جب اس سے پہلے کوئی فعل جمحلہ ہو۔ مثلاً کتب (لکھا گیا)، فرہ (پڑھا گیا)، شمع (سما گیا) اور فہم (سمجا گیا) وغیرہ کے بعد اگر (مکتوب) آئے گا تو نائب الفاعل کمالائے گا اور یہ شہ حالت رفع میں ہو گا۔

۶ : ۳۲ یہ بات بھی ذہن نہیں کر لیں کہ کسی جملہ میں اگر نائب الفاعل مذکور نہ ہو تو جمحلہ صیغہ میں موجود ضمیر ہی نائب الفاعل کی نشاندہی کریں گی۔ مثلاً شرب ماء (پانی پیا گیا) میں تو ماء نائب الفاعل ہے لیکن اگر ہم صرف شرب کیں جس کا مطلب ہے وہ پیا گیا تو یہاں ”وہ“ کی ضمیر اس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے جو پی گئی ہے۔ اس لئے شرب میں ہو کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اسی طرح ضربت (تمارا گیا) میں انت کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔

۷ : ۳۲ آپ ماضی معروف کی گردان یکھ چکے ہیں اب ثوٹ کر لیں کہ ماضی جمحلہ کی گروان بھی اسی طرح کی جاتی ہے بلکہ اس میں یہ آسانی بھی ہے کہ صرف

ایک ہی وزن فعل کی گردان ہو گی۔ یعنی فعل، فعلاء، فعلوا، فعلت، فعلنا، فعلن سے لے کر فعلت، فعلنا تک۔ وہ بارہ نوٹ کر لیں کہ ماضی معروف کی گردان کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر فعل کا کام دیتی ہے جبکہ ماضی مجموع کے ہر صیغہ میں موجود ضمیر باس افعال کا کام دے رہی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے مجموع کی گردان کریں اور ہر صیغہ کا ترجمہ لکھیں :

(۱) ظلّت (۲) حَمِدَ (۳) نَصَرَ

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق پہلے جائیں کہ وہ لازم ہیں یا متعدد، معروف ہیں یا مجموع اور ان کا صیغہ کیا ہے، پھر ان کا ترجمہ کریں۔

(۱) شَرَبْتَا (۲) خَلِقًا (۳) حُمِدْتَ (۴) طَلَبْنَيْ (۵) قَعْدَتْ (۶) خَلَقْتَ
 (۷) رُفِعْوَا (۸) صَرَبْتُمْ (۹) سَمِعْتِ (۱۰) غَفَرْتُنَ (۱۱) سَمِعْتِ

دُو مفعول والے متعدد افعال کی مشق

۱ : ۳۵ پیر اگراف ۱ : ۳۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل لازم میں مفعول کے بغیر صرف فاعل سے بات پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ فعل متعدد میں مفعول کے بغیر بات پوری نہیں ہوتی۔ اب نوٹ کر لیں کہ بعض متعدد افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ حامد نے گمان کیا (حیثیت حامد) تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کے متعلق گمان کیا؟ اب اگر ہم کہیں کہ حامد نے محمود کو گمان کیا (حیثیت حامد مخصوصاً) تب بھی بات ادھوری ہے۔ سوال باقی رہتا ہے کہ محمود کو کیا گمان کیا؟ جب ہم کہتے ہیں کہ حامد نے محمود کو عالم گمان کیا (حیثیت حامد مخصوصاً عالم) تب بات پوری ہوتی ہے۔ ایسے افعال کو ”المُتَعَدِّي إلَى مَفْعُولَيْن“ کہتے ہیں اور دوسرا مفعول بھی حالت نصب میں ہوتا ہے۔

۲ : ۳۵ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دو مفعول والے متعدد افعال کے لئے جب مجبول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق ثانی الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے۔ مثلاً حیثیت مخصوصاً عالم (محمود کو عالم گمان کیا گیا) وغیرہ۔

۳ : ۳۵ فعل لازم کی تعریف ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کریں۔ یعنی فعل لازم وہ فعل ہے جس کے ساتھ مفعول آئی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فعل لازم کا مجبول بھی نہیں آتا۔

۴ : ۳۵ خیال رہے کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی فعل متعدد کا مفعول نہ کو رہہ ہو۔ مگر فعل لازم کے ساتھ تو مفعول آئی نہیں سکتا۔ مثلاً بعثت معلم (ایک استاد نے بھیجا) ایک جملہ ہے مگر ہم اس میں مفعول کا اضافہ کر کے بعثت معلمہ تو لے دا (ایک استاد

نے ایک لڑکے کو بھیجا) کہ سکتے ہیں مگر جلس الفعلیم (استاد بیٹھا) کے بعد کوئی مفعول نہیں لگایا جاسکتا۔ اس لئے کہ جلس فعل لازم ہے۔ چنانچہ جلس کامجوہ جلس استعمال نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بعثت چونکہ فعل متعدد ہے اس لئے اس کامجوہ بعثت استعمال کیا جاسکتا ہے باوجود اس کے کہ جملے میں اس کام الجوہ نہ آیا ہو۔

۳۵ : اب آپ نوٹ کریں کہ مشق نمبر ۳۳ (الف) میں آپ سے فعل اور فعل کے وزن پر آنے والے افعال کی مجموعی گردان کرائی گئی تھیں فعل کے وزن پر آنے والے کسی فعل کی مجموعی گردان نہیں کرائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل کے وزن پر آنے والے تمام افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں جبکہ فعل اور فعل کے وزن پر لازم اور متعدد دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔ مثلاً جلس (وہ بیٹھا) لازم ہے اور رفعت (اس نے بلند کیا) متعدد ہے۔ اسی طرح فریح (وہ خوش ہوا) لازم ہے اور شرب (اس نے پیا) متعدد ہے۔ لیکن فعل کے وزن پر آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں مثلاً بُعد (وہ دور ہوا)، تَقلُّ (وہ بھاری ہوا) وغیرہ۔ اس لئے اس وزن پر آنے والے کسی فعل کامجوہ استعمال نہیں ہوتا۔

ذخیرہ الفاظ

مسئل = پوچھنا، مأکلنا	وَجْهٌ = خوف محسوس کرنا
بعث = اٹھانا، بھیجا	الْيَوْمَ = آج
غَدًا = (آئے والا) کل	أَمْسٍ = (گزر اہوا) کل
شهادة = گواہی	وَاجِبَاتُ الْمُذَرَّسَةِ = ہوم و رک
صيام = روزہ رکھنا	ذَلَّةٌ = ذلت، خواری
منكحة = فقیری، کمزوری	تَقْلُّ = بھاری ہوتا

مشق نمبر ۳۳

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) هَلْ طَلَبْتَنِي فِي الدِّيْوَانِ؟ لَا إِمَّا طَلَبْتَنِي فِي الدِّيْوَانِ
- (۲) لَمْ طَلِبَتْ فِي الدِّيْوَانِ؟ طَلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
- (۳) حَسِيبُوا حَامِدًا عَالِمًا
- (۴) حَسِيبَ حَامِدًا عَالِمًا
- (۵) كَتَبَ وَلَذِكْرَ وَلَذَّةً وَأَجْبَاتِ الْمَذَرَ سَمَّ ثُمَّ بَعْدًا إِلَى الشَّوْقِ
- (۶) أَأَنْتَ شَرِبْتُ لِبَنًا؟
- (۷) شُرِبَ لَبَنٌ

— (من القرآن)

- (۸) كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
- (۹) ضَرِبْتُ عَلَيْهِمُ الْذِلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ
- (۱۰) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذَكَرُ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو قتل کیا۔
- (۲) ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
- (۳) میں نے حامد کے لڑکے کو طلب کیا۔
- (۴) حامد کا لڑکا طلب کیا گیا۔
- (۵) حامد نے محمود کو نیک گمان کیا۔
- (۶) محمود کو نیک گمان کیا گیا۔

فعل مضارع

مضارع معروف کی گردان اور اوزان

۱: سبق نمبر ۲۹ کے پیر اگراف ۵: ۲۹ میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ عربی میں بھی بخطاط زمانہ فعل کی تقسیم سے گانہ ہے یعنی ماضی، حال اور مستقبل۔ اس کے بعد ہم نے فعل ماضی کے متعلق کچھ باتیں سمجھی تھیں۔ اب ہم نے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ باتیں سمجھنی پڑیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ نوٹ کر لیں کہ عربی میں حال اور مستقبل دونوں کے لئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے ”فعل مضارع“ کہتے ہیں۔ مثلاً فعل ماضی ”فتح“ (اس نے کھولا) کا مضارع ”فتح“ بنتا ہے اور اس کے معنی ہیں ”وہ کھولتا ہے یا وہ کھولے گا۔“ گویا فعل مضارع میں یہک وقت حال اور مستقبل دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔

۲: فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لئے کچھ علاقوں استعمال ہوتی ہیں جو چار ہیں یعنی ۱۔ ت۔ ۲۔ ن۔ (ان کو ملا کر ”بنان“ بھی کہتے ہیں)۔ کس صیغہ پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے؟ اس کا علم آپ کو ذیل میں دی گئی فعل مضارع کی گردان سے ہو گا۔ اس لئے پہلے آپ گردان کا مطالعہ کر لیں پھر اس کے حوالہ سے کچھ باتیں آپ کو سمجھنی ہوں گی۔

	واحد	جمع	تشذیب	تثنیہ	يَفْعُلُونَ	يَفْعَلُانِ	يَفْعَلُ	يَفْعُلُ	ذکر:
عاب	بِإِكْرَامٍ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	يَفْعُلُونَ	يَفْعَلُانِ	يَفْعَلُ	يَفْعُلُ	بِإِكْرَامٍ كَرِيمًا كَرِيمًا
مرث	بِإِكْرَامٍ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا	يَفْعُلُونَ	يَفْعَلُانِ	يَفْعَلُ	يَفْعُلُ	بِعَدَ الْمُوْتِ كَرِيمًا كَرِيمًا

	جمع	تشنیہ	واحد
ذکر:	تَفْعِلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعِلُ
مثال:	تَوَكِيد (مَوْكِد) کرتے ہو یا کرو گے	تَهْبِط (مَهْبِط) کرتے ہو یا کرو گے	تَسْبِب (مَسْبِب) کرتے ہو یا کرو گے
مونث:	تَفْعِلُنَّ	تَفْعَلَانِ	تَفْعِلَيْنَ
	تَوَكِيد (مَوْكِد) کرتے ہو اکاری گی	تَهْبِط (مَهْبِط) کرتے ہو اکاری گی	تَسْبِب (مَسْبِب) کرتے ہو اکاری گی
ذکر و مونث: الفعل	تَفْعُل	تَفْعُل	تَفْعُل
	ہم کرتے ہیں اکاریں گاور	ہم کرتے ہیں اکاریں گے وہ	ہم کرتے ہیں اکاریں گے وہ
مثلکم:	ہم کرتے ہیں اکاریں گے	ہم کرتے ہیں اکاریں گے	ہم کرتے ہیں اکاریں گے

۳۶: اب ذیل میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کر کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔ حسب معمول اس میں فعل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

	واحد	تشنیہ	جمع
غائب ذکر:	یَ تَبَدِّلُ	یَ تَبَدِّلَ	وَنَّ
مونث:	تَبَدِّلُ	تَبَدِّلَ	انِ
قاطب ذکر:	تَبَدِّلُ	تَبَدِّلَ	وَنَّ
مونث:	تَبَدِّلَ بِنَ	تَبَدِّلَ بِنَ	انِ
مثلکم ذکر و مونث:	تَبَدِّلُ	تَبَدِّلَ	نَّ

۳۶: ذکر و مونث پر غور کرنے سے ایک بات یہ سمجھنی چاہئے کہ ماضی سے فعل مضارع کا پلاسیجہ بنانے کے لئے ماضی پر علامت مضارع ”ی“ لگا کر فاکلمہ کو جزم دیتے ہیں اور لام کلمہ پر ضم (پیش) لگاتے ہیں۔ صیغوں کی تبدیلی کی وجہ سے لام کلمہ

کی حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن علامت مضارع کی فتح (ازبیر) اور فاکلمہ کی جزم پر قرار رہتی ہیں۔ جبکہ عین کلمہ پر تینوں حرکتیں یعنی صدہ (پیش)، فتحہ (ازبیر) اور کسرہ (ازبیر) آتی ہیں۔ گویا جس طرح ماضی کے تین اوزان فعل، فعل اور فعل تھے، اسی طرح مضارع کے بھی تین اوزان یعنی فعل، یعنی فعل اور یعنی فعل ہیں۔ جن کے متعلق تفصیلی بات ان شاء اللہ اگلے سبق میں ہوگی۔ (اس سبق کی مشق کرتے وقت آپ مشق میں دیئے گئے فعل مضارع کی عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں اور اس کے مطابق گردان کریں۔)

۵ : نہ کورہ بالانقصشہ کی مدد سے دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ علامت مضارع "ی" نہ کر غائب کے تینوں صیغوں کے علاوہ صرف جمع مؤنث غائب کے صیغہ میں لگائی جاتی ہے جبکہ علامت "ا" صرف واحد تکلم اور علامت "ن" صرف جمع تکلم میں لگتی ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں علامت "ت" لگتی ہے۔

۶ : امید ہے کہ آپ نے یہ بھی نوٹ کر لیا ہو گا کہ گردان میں "تفعل" دو صیغوں میں اور "تفعلان" تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں کیونکہ یہ جب جملوں میں استعمال ہوتے ہیں تو عبارت کے سیاق و سبق کی مدد سے صحیح صیغہ کے تعین میں مشکل پیش نہیں آتی۔

۷ : فعل مضارع کے متعلق مزید باتیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ مضارع کی گردان یاد کر لیں (یا اپنے قلم کو یاد کروادیں) اور اس کی مشق کر لیں۔ ذیل میں چھ افعال مضارع ایسے دیئے جا رہے ہیں جن کے ماضی کے معنی آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان سب کی مضارع کی گردان (مع ترجمہ) کرتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں۔

مشق نمبر ۳۵

- (۱) یَبْعَثُ (۲) یَفْرَخُ (۳) یَخْبِسُ (۴) یَغْلِبُ (۵) یَذْخُلُ (۶) یَقْزَبُ

مضارع میں صرف مستقبل یا نئی کے معنی پیدا کرنا اور مضارع مجبول بنانا

۱ : ۷۳ مضارع کی گروان یاد کرنے اور اس کے صیغوں کو پہچان لینے کے بعد مناسب ہے کہ آپ ان کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کر لیں۔ لیکن مشق شروع کرنے سے پہلے مضارع کے متعلق چند مزید باتیں ذہن نشین کر لیں۔

۲ : ۷۴ اگر فعل مضارع میں مستقبل کے معنی مخصوص کرنے ہوں تو مضارع سے پہلے سچ لگادیتے ہیں۔ مثلاً یفتتح کے معنی ہیں ”وہ کھوتا ہے یا کھو لے گا۔“۔ لیکن یفتتح کے صرف ایک معنی ہیں ”وہ کھو لے گا۔“۔

۳ : ۷۵ مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل مسوف کا اضافہ کر دیتے ہیں جس کے معنی ہیں (عنقریب) مثلاً مسوف تعلمون (عنقریب یعنی جلد ہی تم جان لو گے) وغیرہ۔

۴ : ۷۶ ماضی میں اگر نئی کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے مالگاتے تھے۔ جیسے ماذہبہت (میں نہیں گیا)۔ اب نوٹ کریں مضارع میں نئی کے معنی پیدا کرنے کے لئے لاگایا جاتا ہے۔ مثلاً لا تذهب (تو نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)۔ اتنا تی صورتوں میں ما بھی لگایا جاتا ہے جیسے ما یتعلّم (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

۵ : ۷۷ مضارع کا مجبول بنانے میں بھی وہی آسانی ہے جو ماضی مجبول میں ہے یعنی مضارع معروف یفْعُل، یَفْعُلُ اور یَفْعُلُ، میں سے کسی وزن پر بھی آئے ان سب کے مجبول کا ایک ہی وزن یفْعُل ہو گا۔ مثلاً یفتتح (وہ کھوتا ہے یا کھو لے گا) سے یفتتح (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)، یضرب (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے یضرب (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) اور یتَضَرُّ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا) سے یتَضَرُّ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳۶

- (۱) هَلْ يَفْهَمُ الْقُرْآنَ؟ لَا يَفْهَمُ الْقُرْآنَ
- (۲) هَلْ يَفْهَمُونَ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ نَعَمْ! يَفْهَمُونَهُ
- (۳) هَلْ كَتَبْتُمْ وَاجْبَاتِ الْمَدَرَسَةِ؟ لَا! بَلْ سَوْفَ نَكْتُبُهَا
- (۴) هَلْ تَشْرِنَنَ الْقَهْوَةَ؟ نَخْنَ لَا نَشْرِبُ الْقَهْوَةَ.
- (۵) هَلْ يَعْشَمَا إِلَى الدِّيَوَانِ الْيَوْمَ؟ لَا! بَلْ نَبْعَثُ غَدًا
_____ من القرآن

- (۶) أَنْجُومُ وَالشَّجَرُ تَسْجُدُ إِنْ
فَسْتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ شَيْئِينَ
- (۷) إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
- (۸) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُ - لَا أَغْبُذُ مَا نَعْبُدُونَ

علی میں ترجمہ کریں

- (۱) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا۔
- (۲) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
- (۳) دربان کماں گیا؟ میں نہیں جانتا وہ کماں گیا۔
- (۴) تم سب کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔
- (۵) کیا تو جانتا ہے کس نے تجھے کو پیدا کیا؟ میں جانتا ہوں اللہ نے مجھے کو پیدا کیا۔
- (۶) تم لوگ جانتے ہو جو میں کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ابواب مثلاً ثی مجڑو

۱: ۳۸ گزشتہ اس باق میں آپ نے یہ سمجھا تھا کہ عین کلمہ پر حرکات کی تبدیلی کی وجہ سے ماضی کے تین وزن ہیں یعنی فعل، فعل اور فعل۔ اور اسی طرح مضارع کے بھی تین وزن ہیں یعنی یافعل، یافعل اور یافعل۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی فعل کا ماضی ہمیں معلوم ہو تو اس کا مضارع ہم کس وزن پر بنائیں؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی اور سیکھنی ہے۔

۲: ۳۸ اگر ایسا ہوتا کہ ماضی میں عین کلمہ پر جو حرکت ہے مضارع میں بھی وہی رہتی یعنی فعل سے یافعل، فعل سے یافعل اور فعل سے یافعل بتاتو ہمارا اور آپ کا کام بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی صور تحال کچھ اس طرح ہے کہ مثال کے طور جو افعال ماضی میں فعل کے وزن پر آتے ہیں ان میں سے کچھ کا مضارع تو یافعل کے وزن پر بھی آتا ہے لیکن کچھ کا یافعل اور کچھ کا یافعل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر طباۓ کی اکثریت پریشان ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس سبق میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ آپ کی پریشانی دور کی جائے اور آپ کو بتایا جائے کہ آپ مضارع کا وزن کیسے معلوم کریں گے اور اسے کیسے یاد رکھیں گے۔ لیکن یہ طریقے سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اطمینان سے اور پوری توجہ کے ساتھ حقیقی صورت حال کا مکمل خاکہ زہن نشین کر لیں۔ پھر ان شاء اللہ آپ کو مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۳: ۳۸ اوپر دی ہوئی مثال میں آپ نے دیکھا کہ فعل کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کے مضارع کے وزن کی بیانیار پر ہوتی ہے۔ یعنی (۱) فعل، یافعل (۲) فعل، یافعل اور (۳) فعل، یافعل۔ اسی طرح اگر ہم فعل اور فعل کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام

افعال تین کے گروپ میں تقسیم کر لیں تو کل نو گروپ وجود میں آتے ہیں۔ یعنی
 (۱) فعل، یفعل (۵) فعل، یتفعل (۶) فعل، یفعل اور (۷) فعل، یتفعل (۸) فعل،
 یتفعل (۹) فعل، یفعل۔ لیکن نوٹ کر لیں کہ عربی میں نو نہیں بلکہ صرف چھ گروپ
 استعمال ہوتے ہیں۔

۳۸ : اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا نو گروپ میں سے کون سے چھ
 گروپ استعمال ہوتے ہیں اور کون سے تین گروپ استعمال نہیں ہوتے۔ اس
 ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کو سمجھ کر ذہن نشین کر لیں کہ اس تو ان شاء اللہ باقی باتیں سمجھنا
 اور یاد رکھنا آسان ہو جائیں گی۔

(الف) فعل کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں تینوں گروپ
 استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی (۱) فعل، یتفعل (۲) فعل، یفعل اور (۳) فعل، یتفعل۔
 (ب) فعل کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں دو گروپ استعمال
 ہوتے ہیں۔ یعنی (۴) فعل، یتفعل اور (۵) فعل، یفعل۔ جبکہ فعل، یتفعل، یفعل استعمال
 نہیں ہوتا۔

(ج) فعل کے وزن پر آنے والے ماضی کے مضارع میں صرف ایک گروپ
 استعمال ہوتا ہے۔ یعنی (۶) فعل، یتفعل جبکہ فعل، یفعل اور فعل، یتفعل استعمال
 نہیں ہوتے۔

۳۸ : اب مسئلہ آتا ہے چھ میں سے ہر گروپ کی پہچان مقرر کرنے کا۔ اس کا
 ایک طریقہ یہ تھا کہ اگر ہمیں بتایا جاتا کہ ماڈوف تھے گروپ نمبر سے متعلق ہے تو
 ہم سمجھ جاتے کہ اس کا ماضی فتح اور مضارع یفتح آئے گا۔ اسی طرح اگر بتایا جاتا
 کہ ماڈوف نمبر سے ہے تو ہم ماضی ضرب اور مضارع
 یضرب بنالیتے۔ علی ہذا القياس۔

۳۸ : لیکن عربی قواعد مرتب کرنے والوں نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ہر گروپ کا
 نام ”باب“ رکھا اور ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل

کو منتخب کر کے اسے اس باب (گروپ) کا نامانندہ مقرر کر دیا اور اسی پر اس باب کا نام رکھ دیا۔ مثلاً گروپ نمبر ۱ کا نام باب فتح اور گروپ نمبر ۲ کا باب ضرب رکھ دیا وغیرہ۔ اب ذیل میں ہر ”مستعمل گروپ“ کے مقرر کردہ نام دیئے جا رہے ہیں اور ہر ایک باب کے ساتھ اس کے لئے استعمال کی جانے والی مختصر علامت بھی دی جا رہی ہے جو کہ متعلقہ باب کے نام کا پہلا حرف ہی ہے۔ ان کو مجموعی طور پر ”آبوا ب ثلاثی مجرّد“ (صرف مادے کے تین حروف سے بننے والے ابواب) کا نام دیا گیا ہے۔

گروپ نمبر	وزن	عین کلمہ کی حرکت	باب کا نام	علامت
		ماضی	مضارع	
(۱)	فعل۔ یفعل	ے	فتح۔ یفتح	(ف)
(۲)	فعل۔ یفعل	ر	ضرب۔ یضرب	(ض)
(۳)	فعل۔ یفعل	ئ	نصر۔ ینصر	(ن)
(۴)	فعل۔ یفعل	ر	سمع۔ یسمع	(س)
(۵)	فعل۔ یفعل	ر	حسب۔ یحسب	(ح)
(۶)	فعل۔ یفعل	ئ	کرم۔ یکرم	(ک)

۷ : ۳۸ ملائی مجرد کے ابواب کا نام عموماً مااضی اور مضارع کا پہلا پہلا صیغہ بول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر نقشے میں لکھا گیا ہے۔ تاہم اختصار کے لئے کبھی صرف مااضی کا صیغہ بول دینا ہی کافی۔ سمجھا جاتا ہے مثلاً باب فصر، باب سمع وغیرہ۔ گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سننے والا مااضی کے صیغے سے اس کا مضارع سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے آپ ان ابواب کو مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔ کیونکہ ان کی آگے کافی ضرورت پڑے گی۔

۸ : ۳۸ امید ہے عربی میں استعمال ہونے والے افعال کے چھ گروپ یا چھ ابواب کا خاکہ آپ کے ذہن میں واضح ہو گیا ہو گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کوئی فعل کس باب سے آتا ہے یعنی ماضی اور مضارع میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کیا ہو گی؟ تو اب نوٹ کر لجھے کہ اس علم کا ذریعہ اہل زبان ہیں۔ یعنی وہ کسی فعل کا ماضی اور مضارع جس طرح استعمال کرتے ہیں، ہمیں اسی طرح سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مثال انگریزی کے فعل کی تین شکلیں ہیں جو اہل زبان کے استعمال کے مطابق یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اور اہل زبان کے اس استعمال کا پتہ لغت یعنی ڈکشنری سے چلتا ہے۔ ڈکشنری سے جہاں ہم کسی فعل کے معنی یاد کرتے ہیں وہیں اس کا باب بھی یاد کر لیتے ہیں اور اگر کسی فعل کے معنی اور باب ہم نے کسی کتاب وغیرہ سے یاد کئے تھے لیکن بھول گئے یا شبہ میں پڑ گئے تو اس وقت بھی ڈکشنری سے مدد لے لیتے ہیں۔

۹ : ۳۸ عربی لغت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ حروف حججی کی ترتیب سے نہیں لکھے ہوتے بلکہ ان کے مادے حروف حججی کی ترتیب سے دیے ہوتے ہیں۔ مثلاً فخرخن کا لفظ آپ کو "ت" کی پیش میں نہیں ملے گا۔ اس کا مادہ ف ر ح ہے۔ اس لئے یہ آپ کوف کی پیش میں مادہ ف ر ح کے تحت ملے گا اور اس کے ساتھ یہ نشاندہ بھی موجود ہو گی کہ یہ مادہ کس باب سے آتا ہے۔

۱۰ : ۳۸ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) پرانی ڈکشنریوں میں عموماً مادہ کے ساتھ قوسمیں (بریکٹ) میں متعلقہ باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً فِرَح (س) خوش ہونا یعنی باب سمعَ يسمعَ سے فَرَحَ يُفْرَخُ آتا ہے۔ اب آپ گردان کے صینے کو سمجھ کر فخرخن کا ترجمہ "تم سب عورتیں خوش نہ گی" ہکر لیں گے۔ (۲) جدید ڈکشنریوں میں ماضی کا صینہ تو میں کلمہ کی حرکت سے لکھتے ہیں پھر ایک لکیر دے کر اس پر مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً فِرَح (۷) کا مطلب بھی فَرَح يُفْرَخ ہے۔ ہم اس کتاب میں آپ کو

کسی فعل کا باب بتانے کے لئے پہلا طریقہ استعمال کریں گے مثلاً فِرَحَ کے آگے (س) لکھا ہو گا اور معنی لکھے ہوں گے ”خوش ہونا“ اور (س) دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ اس کا ماضی فِرَحَ اور مضارع یفْرَحُ ہے۔ اسی طرح باب فتح کے آگے (ف) ضربَ کے لئے (ض) اور غیرہ لکھا ہو اٹے گا۔ اس سبق کے ذمہ الفاظ میں ہم گزشتہ اسماق کے افعال دوبارہ لکھ کر ان کے ابواب کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ ان کے معانی آپ اس طریقہ سے یاد کریں جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔

۱۱: ۳۸ اب ہم اس سوال پر آگئے ہیں کہ کسی فعل کے باب کو یاد کرنے کا ہتر طریقہ کیا ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب آپ افعال کے معنی پر اپنے طریقہ سے یاد نہ کریں۔ یعنی یوں نہ کیں کہ ”فِرَحَ“ کے معنی خوش ہونا اور کتب کے معنی لکھنا وغیرہ، بلکہ ماضی مضارع دونوں بول کر مصدری معنی بولیں۔ یعنی یوں کیں کہ ”فِرَحَ یفْرَحُ“ کے معنی خوش ہونا۔ کتب یہ کتابت کے معنی لکھنا وغیرہ۔ ذمہ الفاظ میں لکھا ہو گا ”ذَخْلَ (ان) = داخل ہونا“ لیکن آپ اس کو اس طرح یاد کریں کہ ذَخْلَ = بَذَخْلُ کے معنی داخل ہونا۔ کیسی بھول چاک لگ جائے تو ذکشیری دیکھیں گویا اب آپ ذکشیری دیکھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ فاتحاء اللہ و لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ ابھی نے لغت کے استعمال کو عادت بنا لیں۔

۱۲: ۳۸ اگرچہ یہ سبق کافی طویل ہو گیا ہے لیکن آپ کی دلچسپی اور سوت کی خاطر چند ابواب کی خصوصیات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نوٹ کر لیں کہ باب سمع سے آنے والے ابواب میں زیادہ تر (بیش نہیں) کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں مثلاً فِرَحَ (خوش ہونا)، حَزَنُ (غمگین ہونا) وغیرہ۔ نیز یہ کہ اس باب میں آنے والے افعال زیادہ تر (تمام نہیں) لازم ہوتے ہیں جبکہ باب کَزَمَ سے آنے والے افعال میں کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوتی ہیں مثلاً حَسْنَ (خوبصورت ہونا)، شَجَعَ (بیدار ہونا)۔ نیز یہ کہ اس باب سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ باب فتح کی

خصوصیت کا تعلق مادہ کے حروف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ یا لام کلر کی جگہ حروف طلقی (اء، هـ، ع، ح، غ، خ) میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ صرف چند مادے اس سے مستثنی ہیں۔ باب حسب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے گنتی کے صرف چند افعال آتے ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذخیرہ الفاظ

فَرِحَ (س) = خوش ہونا	دَخَلَ (ان) = داخل ہونا
ضَحِكَ (س) = ہنسنا	غَلَبَ (ض) = غالب ہونا
بَعْدَ (اک) = دور ہونا	قَرِبَ (اک) = قریب ہونا
فَتَحَ (ف) = کھولنا	فَرَءَ (ف) = پڑھنا
أَكَلَ (ان) = کھانا	كَحَّبَ (ان) = لکھنا
نَجَحَ (ف) = کامیاب ہونا	جَلَسَ (ض) = بیٹھنا
مَوْضَ (س) = پیار ہونا	فَدَمَ (س) = آتا
قَعْدَ (ان) = بیٹھنا	ذَهَبَ (ف) = جانا
رَفَعَ (ف) = بلند کرنا	ذَكَرَ (ان) = یاد کرنا
سَمَعَ (س) = سننا	حَمَدَ (س) = تعریف کرنا
حَسِبَ (ح) = گمان کرنا	حَلَقَ (ان) = پیدا کرنا
شَرِبَ (س) = پینا	بَعْثَ (ف) = بھیجننا۔ اخہانا
وَجْلَ (س) = خوف محسوس کرنا	سَئَلَ (ف) = سوال کرنا۔ ماگنا
خَرَجَ (ان) = لکھنا	ظَلَبَ (ان) = ماگنا۔ بلانا
لَقْلَ (اک) = بھاری ہونا	نَصَرَ (ان) = مدد کرنا

مشق نمبر ۷

مندرجہ ذیل جملوں میں نمبر (۱) افعال کامادہ ہائیں۔ نمبر (۲) ماضی / مضارع اور معروف / مجمل کی وضاحت کریں۔ نمبر (۳) صیغہ ہائیں اور جہاں ایک سے زیادہ کامکان ہو وہاں تمام ممکنہ صیغے لکھیں۔ اور نمبر (۴) پھر اسی لحاظ سے ترجمہ کریں۔

- (۱) تَفْتَحَانِ (۲) نَصَدِقُ (۳) يَلْعَبُنَ (۴) ظَلَبَثُمُوهُمْ (۵) هَزَّمُتْهُمْنِي
(۶) ثَرَزَقَنَ (۷) تَظَلَّلُ الشَّمْسُ (۸) رُزْقُوا (۹) ظَلَبَنَا (۱۰) ظَلَبَنَا
(۱۱) طَلَبَنَ (۱۲) دَخَلْتَ (۱۳) سَيَغْلِبُونَ (۱۴) ذَكَر (۱۵) ثَقَلْتُ
-

ماضی کی اقسام (حصہ اول)

۱: ۳۹ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ماضی کے بعد تمصارع شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اب درمیان میں پھر ماضی کا سبق کیوں آگیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ جو نکہ ماضی کی مختلف اقسام میں ایک خاص فعل استعمال ہوتا ہے۔ جس کا ماضی کائن (وہ تھا) اور مصارع یکٹون (وہ ہوتا ہے یا ہو گا) ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کو کائن سے متعارف کرانے سے قبل مصارع بھی سمجھاویا جائے۔

۲: ۳۹ دوسری وجہ یہ تھی کہ کائن، یکٹون کی گردانیں ماضی، مصارع کی عام گردانوں سے تھوڑی سی مختلف ہیں ایسا کیوں ہے۔ اس کی وجہ تو ان شاء اللہ آپ کو اس وقت سمجھ میں آئے گی جب آپ ”حروف علت“ اور ان کے قواعد پڑھ لیں گے۔ فی الحال آپ معمولی فرق کے ساتھ ہی ان کی گردانیں یاد کر لیں تاکہ اگلے سبق میں آپ ماضی کی اقسام کے بیان میں ان کا استعمال سمجھ سکیں۔

فعل ماضی کائن کی گردان

واحد	ستثنیہ	جمع
ذکر:	کائن	کائنوا
عرب	حکایہ کرتے	حکایہ کرتے
معہد:	کافت	کئن
	حکایہ (معہد) تھیں	حکایہ (معہد) تھیں

جمع	تشنيع	واحد	
ذكر:	كُنْتُمْ	كُنْتُمَا	كُنْتُ
حاضر:	تم سبده کرنے	تم سبده کرتے	تاکید کرنا
مؤثر:	كُنْتُمْ	كُنْتُمَا	كُنْتُ
	تاکید (مؤثر) تھیں	تم سبده (مؤثر) تھیں	تاکید (مؤثر) تھیں
	گئَا	گئَا	گئُتْ
	ہمسایہ تھیں	ہم سایہ تھیں	ہم سایہ تھیں

فعل مضارع یکون کی گردان

جمع	تشنيع	واحد	
ذكر:	يَكُونُونَ	يَكُونُونَ	يَكُونُ
حاضر:	تم سبده کرناں کے	تم سبده کرناں کے	تاکید کرنا وگا
مؤثر:	يَكُونُ	يَكُونُ	يَكُونُ
	تاکید (مؤثر) وہی	تم سبده (مؤثر) وہی	تاکید (مؤثر) وہی
	يَكُونُونَ	يَكُونُونَ	يَكُونُ
	تم سبده کرناے کے	تم سبده کرناے کے	تاکید کرنا وگا
مؤثر:	يَكُونُ	يَكُونُونَ	يَكُونُينَ
	تم سبده (مؤثر) وہی	تم سبده (مؤثر) وہی	تاکید (مؤثر) وہی
	يَكُونُ	يَكُونُ	أَكُونُ
	ہم سایہ کے اگی	ہم سایہ کے اگی	ہم سایہ کا اگی

۳۹ : یاد رکھئے کہ کائن (ماضی) بمعنی "تھا" عموماً مااضی ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ کوئون (مضارع) بمعنی "ہو گایا ہو جائے گا" عموماً صرف مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی حال کے لئے بمعنی "ہے" یہ کوئون استعمال نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے زیادہ تر جملہ اسیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ "مثلاً زید بیمار تھا" کے لئے آپ کائن استعمال کریں گے اور "زید بیمار ہو جائے گا" کے لئے یہ کوئون استعمال ہوتا ہے۔ کائن۔ یہ کوئون کے استعمال کے پچھے تواعد ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مگر "زید بیمار ہے" کا ترجمہ آپ "زیندہ مریض" ہی کریں گے۔

۴۰ شاید آپ کو یاد ہو کہ سبق نمبر ۱۱ میں جب ہم آپ کو جملہ اسیہ منفی بنا کھار ہے تھے تو ہم نے "لیس" کے استعمال کے سلطے میں یہ پابندی لگادی تھی کہ صرف واحدہ کر غائب کے صیغہ میں اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ "لیس" کا استعمال صیغہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اب موقع ہے کہ آپ اس کی گردان بھی یاد کر لیں تاکہ جملہ اسیہ میں آپ "لیس" کا درست استعمال کر سکیں۔

لیس کی گردان

	جمع	ثنینیہ	واحد	
ذکر:	لیسوا	لیسا	لیس	ذکر:
عکب	لیکھ کر نہیں ہے	لیکھ کر نہیں ہیں	لیکھ کر نہیں ہے	عکب
موقت:	لشن	لیست	لیست	موقت:
	لیکھ (موقت) نہیں ہے	لیکھ (موقت) نہیں ہیں	لیکھ (موقت) نہیں ہے	
ذکر:	لشٹ	لشٹا	لشٹ	ذکر:
حاضر:	لشکر کر نہیں ہو	لشکر کر نہیں ہو	لشکر کر نہیں ہو	حاضر:
موقت:	لشٹ	لشٹا	لشٹا	موقت:

مکالمہ:	لستہ	لستہ	لستہ
	میں نہیں ہوں	بہدوں نہیں ہیں	ہم سب نہیں ہیں

۵ : ۳۹ کان اور لینس کی گرداں میں یہ بیادی فرق ذہن نشین کر لیں کہ کان سے ماضی اور مضارع دونوں کی گرداں ہوتی ہے۔ یعنی یہ فعل دونوں طرح آتا ہے۔ جبکہ لینس سے صرف ماضی کی گرداں ہوتی ہے۔ یعنی اس فعل کا مضارع استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ لینس کے معنی "نہیں تھا" کے بجائے "نہیں ہے" نہیں ہیں "وغیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی اس فعل کی گرداں تو ماضی جیسی ہے مگر یہ یہ مشہد حال کے معنی دیتا ہے۔

۶ : ۳۹ سبق نمبر ۱۰ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ پر جب لینس داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور اعرابی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ خبر حالت نصب میں آجاتی ہے یا خبر پر "ب" لٹا کر اسے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یعنی لَيْسَتِ الْمُعْلَمَةُ قَائِمَةً اور لَيْسَتِ الْمُعْلَمَةُ بِقَائِمَةٍ دونوں کا ترجمہ "استانی کھڑی نہیں ہے" ہو گا۔ اب آپ یہ بات بھی یاد کر لیں کہ جملہ اسمیہ پر کان بھی داخل ہوتا ہے۔ اور جب کسی جملہ اسمیہ پر کان داخل ہوتا ہے تو معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ جملہ میں عموماً ہے "کی بجائے "تھا" کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور لینس کی طرح کان بھی خبر کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔ مثلاً کان المعلّم قائمًا (استاد کھڑا تھا) وغیرہ۔ تاہم لینس کی مانند کان کی خبر پر "ب" نہیں لگاسکتے۔ یہ فرق اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

۷ : ۳۹ کان اور لینس کے بارے میں ایک بات اور فوٹ کریں کہ یہ دونوں فعل کی طرح استعمال تو ہوتے ہیں مگر ان کے فاعل کو "ام" کہتے ہیں۔ یعنی لَيْسَتِ الْمُعْلَمَةُ قَائِمَةً میں الْمُعْلَمَةُ کو لَيْسَتْ کافاً فاعل نہیں بلکہ نحو کی اصطلاح کے مطابق

لیس کا اسم کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کان المعلم قائمًا میں بھی الْمُعَلِّم کو کان کا فاعل نہیں بلکہ کان کا اسم کہا جاتا ہے۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ قائمۃ اور قائمًا بھی مفعول نہیں بلکہ بالترتیب لیس اور کان کی خبر ہیں۔ اور اگرچہ لیس اور کان ایک طرح کے فعل ہیں لیکن ان کے جملے کے شروع میں آنے سے جملہ، فطیہ نہیں بنتا۔ بلکہ جیسا کہ آپ کو تہایا جا چکا ہے کہ لیس اور کان دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں معنوی اور اعرابی تبدیلی لاتے ہیں۔

٣٩ : کان اور لیس بھی دیگر افعال کی طرح دونوں طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں یعنی اگر کان یا لیس کا اسم کوئی اسم ظاہر ہو تو ان کا صنیدہ واحد ہی رہے گا۔ البتہ مذکور کے لئے واحد نہ کرو اور مؤنث کے لئے واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً کان الولدانِ صالحین (دونوں لوگے نیک تھے)، کائناتِ الْبَنَاتِ صالحَات (لڑکیاں نیک تھیں)، لیس الرِّجَالُ مجتهدین (مرد مختمن نہیں ہیں) اور لیستِ المعلمات مجتهدات (استانیاں مختمن نہیں ہیں) وغیرہ۔

٤٠ : اور اگر کان اور لیس کا اسم ظاہر ہو بلکہ صیغہ میں ضمیر کی صورت میں پوشیدہ ہو تو ایسی صورت میں جو ضمیر پوشیدہ ہوگی اسی کے مطابق صیغہ استعمال ہو گا۔ مثلاً كُنْتُمْ ظالِمِينَ (تم لوگ ظالم تھے)۔ یہاں کُنْتُمْ میں آنکھ کی ضمیر کان کا اسم ہے۔ اسی طرح لَسْنَا ظالِمِينَ (هم لوگ ظالم نہیں ہیں) میں آنکھ کی ضمیر لیس کا اسم ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں : (نبرے سے آخر تک "مِنَ الْفَزَّانِ" ہے)

- (۱) کائِتِ زَيْتُبْ قَائِمَةٌ
- (۲) کان الرِّجَالُ جَالِسِينَ
- (۳) هُلْ كُنْتُمْ مُعْلَمِينَ؟
- (۴) مَنْتَ تَكُونُ مُعْلِمًا؟ أَكُنُّ مُعْلِمًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِي هَذَا الْعَام
- (۵) لَسْنَا كَادِيِنَ
- (۶) لَيْسُوا صَادِقِينَ
- (۷) لِيَسْتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ

(٨) وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٩) لَنَسْتَ مُؤْمِنًا (١٠) أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ
(١١) كَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (١٢) إِنَّ اللَّهَ لَا يُرِيكُمْ (١٣) إِنَّا كَانَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ
(١٤) وَكَانَ عَزِيزًا عَلَى النَّاسِ (١٥) أَلَيْسَ الصَّبَاحُ بِقَرِيبٍ (١٦) وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّنِي حَقًّا (١٧) وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيَّا (١٨) إِنَّهُ كَانَ صَدِيقَنِّا نَبِيًّا (١٩) وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ -

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۱ : ۳۰ ماضی کی جو چھ اقسام ہیں ان کا تعلق اصل آردو اور فارسی گرامر سے ہے۔ کیونکہ عربی گرامر میں ماضی کی اقسام کو اس انداز سے بیان ہی نہیں کیا جاتا۔ البتہ ان اقسام کے مفہوم کو عربی میں کیسے بیان کیا جاتا ہے، یہ سمجھانے کے لئے ہم ذیل میں ان اقسام کے قواعد بیان کر رہے ہیں۔ دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی جیزے ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لئے یہ قسمیں اور ان کے قواعد لکھے جا رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) ماضی بعید :

فعل ماضی پر کائن لگادینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذہب کے معنی ہیں ”وہ گیا“۔ جبکہ کائن ذہب کے معنی ہوں گے ”وہ گیا تھا“۔ یاد رہے کہ کائن کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل میں دی گئی ماضی بعید کی گردان سے مزید واضح ہو جائے گی۔

کائن ذہبوا	کائن ذہبنا	کائن ذہب
وہ (سب مرد) گئے تھے	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (ایک مرد) گیا تھا
کئن ذہبن	کائن ذہبنا	کائن ذہب
وہ (سب عورتیں) گئی تھیں	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (ایک عورت) گئی تھی
کئشم ذہبتم	کئشمادہبتما	کئٹ ذہب
تم (سب مرد) گئے تھے	تم (دو مرد) گئے تھے	تو (ایک مرد) گیا تھا
کئش ذہبمن	کئشمادہبتما	کئٹ ذہب
تم (سب عورتیں) گئی تھیں	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تو (ایک عورت) گئی تھی

کنادہبنا	کنادہبنا	کنڈہبنت
ہم (اب) گئے تھے / گئی تھیں	ہم (دو) گئے تھے / گئی تھیں	میں کیا تھا / گئی تھی

۳۰ : (۲) ماضی استراری :

ماضی استراری اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں ”وہ لکھتا تھا“ مراد یہ ہے کہ ”وہ لکھا کر تھا“ یا ”لکھ رہا تھا۔“ عربی میں فعل مضارع پر کانے لگانے سے ماضی استراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کانے نکھٹ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا لکھا کر تھا)۔ یہاں بھی کانے اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ دلیل میں دی گئی ماضی استراری کی گردان سے اس بات کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

کائناتیکشیون	کائناتیکشیان	کائناتیکش
وہ (سب مرد) لکھتے تھے	وہ (دو مرد) لکھتے تھے	وہ (ایک مرد) لکھتا تھا
کنے نکشیں	کائناتیکشیان	کائناتیکش
وہ (ایک عورت) لکھتی تھیں	وہ (دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ (ایک عورت) لکھتی تھی
کنٹھمی نکشیون	کائناتیکشیان	کائناتیکش
تم (سب مرد) لکھتے تھے	تم (دو مرد) لکھتے تھے	تو (ایک مرد) لکھتا تھا
کنٹھمی نکشیں	کائناتیکشیان	کائناتیکشیں
تم (ایک عورت) لکھتی تھیں	تم (دو عورتیں) لکھتی تھیں	تو (ایک عورت) لکھتی تھی
کنائکش	کائناتیکش	کائناتیکش
ہم (دو) لکھتے تھے / لکھتی تھیں	ہم (سب) لکھتے تھے / لکھتی تھیں	میں لکھتا تھا / لکھتی تھی

ماضی بعد اور ماضی استراری میں موجود اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر

لیجئے کہ ماضی بعید میں کائن کے ساتھ اصل فعل کا ماضی آتا ہے جبکہ ماضی استراری میں کائن کے ساتھ اصل فعل کا مضارع آتا ہے۔

۳۰ : ۳ ماضی قریب :

اس میں کسی کام کے زمانہ حال میں کھل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”وہ گیا ہے“، اس نے لکھا ہے یا وہ لکھ چکا ہے“ وغیرہ۔ یعنی جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ فعل ماضی کے شروع میں حرف ”قد“ لگانے سے نہ صرف یہ کہ ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تائید کا مفہوم) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے) وغیرہ۔

۳۰ : ۵ ماضی شکیہ :

جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو تو اسے ماضی شکیہ کہتے ہیں۔ جیسے ”اس نے لکھا ہو گایا وہ لکھ چکا ہو گا“ وغیرہ۔ عربی میں ماضی شکیہ کے معنی پیدا کرنے کے لئے اصل فعل کے ماضی سے پہلے یکٹوں لگاتے ہیں۔ جیسے یکٹوں کتب (اس نے لکھا ہو گایا وہ لکھ چکا ہو گا)۔ نوٹ کریں کہ اس میں کائن کے مضارع یکٹوں اور اصل فعل کے صیغہ ماضی کی گردان ساتھ چلے گی۔ مثلاً یکٹوں کتب۔ یکٹوں کتبوا۔ تکٹوں کتبث وغیرہ۔

۶ : ۳۰ یہاں یہ بات ذہن نشین کریں کہ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو : (i) یکٹوں یا تکٹوں (ذکر کیا مؤنث) صیغہ واحدی گئے گا۔ (ii) اس کے بعد فاعل یعنی اسم ظاہر آئے گا جواب کائن کا اسم کھلانے گا۔ (iii) اس کے بعد اصل فعل اسیم ظاہر کے صیغہ کے مطابق (واحد جمع ذکر مؤنث وغیرہ) آئے گا۔ مثلاً یکٹوں المعلمون کتب۔ یکٹوں المعلمون کتبوا۔ تکٹوں المعلمات کتبیں وغیرہ۔

۳۰ لفظ لعل (شاید) کے استعمال سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن لعل کے استعمال کے متعلق دو اہم باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ لعل کبھی کسی فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ یہ یہیش کسی اسم ظاہرا کسی ضمیر پر داخل ہو گا۔ ثانیاً یہ کہ لعل بھی ان کی طرح اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لعل المعلم کتب مکتوبنا (شاید استاد نے ایک خط لکھا ہو گا) یا لعله کتب مکتوبنا (شاید اس نے ایک خط لکھا ہو گا) وغیرہ۔

۳۰ ذکورہ مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے جملوں کو عربی میں ” فعل ماضی“ کی کوئی قسم کہنا درست نہیں ہے۔ یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لعل داخل کرنے کا سلسلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے المعلم کتب (استاد نے لکھا) سے لعل المعلم کتب (شاید استاد نے لکھا ہو گا) ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہو گا مگر وہ زمانہ مستقبل میں۔ یعنی لعل المعلم بکتب (شاید استاد لکھے گا)۔

۳۰ (۵) ماضی شرطیہ :

ماضی شرطیہ میں یہیش و فعل آتے ہیں۔ پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے اور دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً ”اگر توبات تو کاشتا“۔ اس میں ”بواتا“ اور ”کاشتا“ دو فعل ہیں۔ ”بواتا“ شرط ہے اور ”کاشتا“ جواب شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لئے پہلے فعل یعنی شرط پر ”لوز“ (اگر) لگاتے ہیں جبکہ دوسرے فعل کے شروع میں اکثر (یہیش نہیں) حرفاً ”کید“ لـ ”لگاتے ہیں جس کا ترجمہ عموماً ”ضرور“ کیا جاتا ہے۔ مثلاً لوز رغبت لحصہ دت (اگر توبات تو ضرور کاشتا)۔

۳۰ ماضی شرطیہ میں کبھی لوز کے بعد کائن کا اضافہ بھی کرتے ہیں اور کائن کے

بعد اگر فعل ماضی آئے تو شرط کے ساتھ ماضی بعد کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور اگر کانکے بعد فعل مضارع آئے تو شرط کے ساتھ ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معانی کا جو فرق پڑتا ہے اسے ذیل کی مثالوں سے سمجھ لیں۔

(i) لَوْكُنْتَ حَفِظَتْ دُرْؤُسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو نے اپنے اس باقی یاد کئے ہوئے تو ضرور کامیاب ہوتا۔ (ii) لَوْكُنْتَ تَحْفَظَتْ دُرْؤُسَكَ لَنَجَحْتَ ترجمہ : اگر تو اپنے اس باقی یاد کر کر تاہم تو ضرور کامیاب ہوتا ۔

॥ ۳۰ (۲) ماضی تمنی یا تمنائی :

فعل ماضی کے شروع میں لینٹ لگانے سے جملہ میں خواہش اور تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ لعقل کی طرح لینٹ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ یہیش کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لینٹ زیندا نجاح (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ یا اللشی نجاح (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فطیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں ”لینٹ“ لگاتا ہے اور اب مبتدا کو لینٹ کا اسم کہتے ہیں جو ان اور لعقل کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

۳۰ لفظ ”لو“ کبھی ”کاش“ کے معنی بھی دیتا ہے۔ جس سے جملہ میں ماضی تمنی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ ایسی صورت میں جملے میں جواب شرط نہیں آتا۔ جیسے لو کا نوا یا علمون (کاش وہ لوگ جانتے ہوئے)۔

ذخیرۃ الفاظ

سَمْعَ(اس) = سننا	حَفِظَ(اس) = یاد کرنا
عَقْلَ(ض) = سمجھنا	غَضْبَ(اس) = غصہ ہونا
زَرْعَ(ف) = کھنی بونا	زَجْعَ(ض) = لوٹنا

نَجْعَحُ (ف) = کامیاب ہونا	خَضْدَان) = سخت کائنا
صَاحِبٌ (جَأْصُحَّاتٍ) = ساختی- والا	سَبِقَتْ = دُكْنٌ آگٌ- دوزخ
كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز	فَيَهُنَّ = ذرا پسلے

مشق نمبر ٣٩

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبرہ سے آخر تک من القُرْآن ہے)

(١) يَا زَيْدُ! لَمْ غَصِبْتُ الْمَعْلَمَةَ عَلَى أَخْيَلٍ؟ مَا كَانَتْ حَفْظَتُ دُرْزَوْسَهَا.

(٢) هَلْ أَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟ أَنَا كَنْتُ أَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لِكُنْ بِالْأَمْسِ مَا حَفَظْتُ.

(٣) هَلْ وَلَدَكَ فِي الْبَيْتِ؟ قَدْ خَرَجَ الْأَنْ-

(٤) وَأَيْنَ يُؤْسَفُ؟ لَعَلَّهُ ذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ.

(٥) لَوْكَنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كَانَ فِي أَصْحَابِ السَّعْيِ-

(٦) وَيَقُولُ الْكُفَّارُ إِلَيْنِي كُنْتُ تُرَابًا.

(٧) ثُمَّ بَعْثَتُكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لِعَلَّكُمْ تَشَكَّرُونَ.-

(٨) كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقَوْنَ.-

(٩) يَا يَتَّيَّنِي كُنْتُ مَعَهُمْ.-

(١٠) ذَلِكَ مِنْ أَيْنَ اللَّهُ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُونَ.-

(١١) يَا يَتَّيَّنِتُ قَوْمٌ يَعْلَمُونَ.-

(١٢) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ.-

(١٣) وَمَا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفَسُهُمْ يَظْلِمُونَ.-

(١٤) لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَأْتُوا وَمَا فَعَلُوا.-

(١٥) لَوْ كَانُوا امْشِلِيمِينَ.-

(۱۶) وَلَا جُزُّ الْأُخْرَةِ أَكْبَرٌ۔ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں۔ شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں۔
- (۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔
- (۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے؟ (۵) جی ہاں! اس نے لکھ لیا ہے۔
- (۶) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اس باق پا د کیا کرتے ہیں۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ضروزی بدایت :

اب ضرورت ہے کہ اردو سے عربی ترجمہ کرنے سے پہلے آپ اردو جملے کے اجزاء کو پچان کرائیں عربی جملہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کر لیا کریں پھر اسی ترتیب سے ترجمہ کریں یعنی پہلے فعل، پھر فاعل (اگر اسم ظاہر ہو)، پھر مفعول (اگر مذکور ہو) اور پھر متعلق فعل۔ مثلاً مشق کے پہلے جملہ پر غور کریں۔ اس میں دو جملے شامل ہیں۔ عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے جملہ کی ترتیب اس طرح ہو گی۔ گئے ہیں (فعل ماضی قریب)، اسکول کے لڑکے (فاعل)، باغ میں (متعلق فعل)۔ اب آپ اسی ترتیب سے ترجمہ کریں۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں پہلے آپ "شاید وہ لوٹ آئیں" کا ترجمہ کریں، اس کے بعد "مغرب سے ذرا پہلے" کا ترجمہ کریں۔

مضارع کے تغیرات

۱: ۲۱ فعل کے اعراب کے حوالے سے نوٹ کر لیں کہ عربی کے افعال میں سے فعل ماضی بھی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے پلے صیغہ واحدہ کر غائب (فعل) میں لام کلمہ کی فتحہ (زبر) تبدیل نہیں ہوتی۔ گروان میں اگرچہ اس پر ضمہ (پیش) بھی آتا ہے۔ جیسے صیغہ جمع مذکور غائب (فعلوا) میں۔ اور بہت سے صیغوں میں یہ ساکن بھی ہو جاتا ہے مگر چونکہ پلے صیغہ میں فعل ماضی کے لام کلمہ کی حرکت فتحہ (زبر) ہی رہتی ہے اور کسی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتی اس لئے کہا جاتا ہے کہ فعل ماضی فتحہ (زبر) پر بھی ہوتا ہے۔

۲: ۲۱ فعل ماضی کے بر عکس فعل مضارع مغرب ہے۔ یعنی اس کے پلے صیغہ ینفعُل میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لام کلمہ پر عموماً تو ضمہ (پیش) ہوتا ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں ضمہ کے بجائے اس پر فتحہ (زبر) بھی آ سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اس پر علامت سکون (جزم) بھی لگ سکتی ہے یعنی مضارع کا پلا صیغہ ینفعُل سے تبدیل ہو کر ینفعُل بھی ہو سکتا ہے اور ینفعُل بھی ہو سکتا ہے۔ مضارع میں ان تبدیلیوں کا اس کی گروان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو بعد میں بیان ہو گا۔

۳: ۲۱ جس طرح اسم کی تین اعرابی حالتیں رفع، نصب اور جز ہوتی ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی بھی تین اعرابی حالتیں ہوتی ہیں۔ ان کو رفع، نصب اور جزم کہتے ہیں۔ فعل مضارع جب حالت رفع میں ہو تو مضارع مرفوع کہلاتا ہے۔ اسی طرح نصب کی حالت میں مضارع منصوب اور جزم کی صورت میں مضارع مجروذ مکلا جاتا ہے۔

۴: ۲۱ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی عبارت میں کسی اسم کے مرفوع، منصوب یا مجروذ ہونے کی کچھ وجہ ہوتی ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ فعل مضارع میں نصب اور

جزم کی تو پچھے وجہ ہوتی ہیں مگر فعل مضارع میں رفع کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نصب یا جزم کی کوئی وجہ نہ ہو تو مضارع مرفوع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہتے کہ جب فعل مضارع اپنی اصلی حالت میں ہو جیسا کہ آپ گردان میں پڑھ آئے ہیں) تو وہ مرفوع کھلا تا ہے۔ البتہ کسی وجہ کی بنیاد پر یہ منصوب یا مجموعہ ہو جاتا ہے۔ دراصل گرامروالوں نے اسم کی تین حالتوں کے مقابلہ پر فعل مضارع کی تینیں مقرر کی ہیں ورنہ فعل مضارع کی حالت رفع کسی تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ تبدیلی کی وجہ صرف نصب اور جزم میں ہوتی ہے (جس کا بیان آگے آ رہا ہے)۔

۵ : یہ بھی نوٹ کیجئے کہ رفع اور نصب تو اسم میں بھی ہوتا ہے اور فعل مضارع میں بھی۔ مگر جزم صرف مضارع کی ایک حالت ہوتی ہے جبکہ جو صرف اسم میں ہوتی ہے۔ اسم میں رفع، نصب اور جز کی پہلے آپ نے علامات یعنی آخری حرف کی تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی مختلف شکلیں پڑھی ہیں۔ اس کے بعد رفع، نصب اور جز کے بعض اسباب کا مطالعہ کیا تھا۔ اسی طرح فعل مضارع میں بھی پہلے ہم آپ کو اس میں رفع، نصب اور جزم کی صورت یا شکل کے بارے میں تائیں گے پھر ان کے اسباب کی بات کریں گے۔

۶ : مضارع مرفوع وہی ہے جو آپ ”فعل مضارع“ کے نام سے پڑھ پچھے ہیں۔ اور اس کی گردان کے صیغوں سے بھی آپ والف ہیں۔ جبکہ مضارع منصوب یا اس کی حالت نصب ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی تین علامات یا شکلیں ہیں جو درج ذیل نقشے سے سمجھی جاسکتی ہیں۔

يَفْعُلُوا	يَفْعَلُوا	يَفْعَلُ
يَفْعُلُنَّ	يَفْعَلُنَّ	يَفْعُلَ
يَفْعَلُوا	يَفْعَلُوا	يَفْعَلَ

تَفْعِلُن	تَفْعَلَأً	تَفْعَلَنِي
تَفْعَلَ	تَفْعَلَ	أَفْعَلَ

امید ہے مذکورہ نقش میں آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا کہ :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے، حالت نصب میں ان پر فتحہ (زبر) لگتی ہے۔ یعنی بِفَعْلٍ سے بِفَعْلٍ اور تَفْعَلَ سے تَفْعَلَ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح أَفْعَلَ اور تَفْعَلَ بھی۔

(۲) مضارع کی گردان میں جن (۹) صیغوں کے آخر پر نون (ن) آتا ہے، ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا یہ نون، جس کو ”نون اعرابی“ کہتے ہیں، حالت نصب میں گرجاتا ہے۔ مثلاً يَفْعَلُونَ سے يَفْعَلُوا اور تَفْعَلَنَ سے تَفْعَلَنِي وغیرہ رہ جاتا ہے۔

(۳) نون والے باقی دو صیغے ایسے ہیں جن کا نون حالت نصب میں نہیں گرتا۔ یعنی یہ دو صیغے حالت نصب میں بھی حالت رفع کی طرح رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں جمع مونث مونث غالب اور جمع مونث حاضر کے صیغے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں صیغے جمع مونث (عورتوں) کے لئے آتے ہیں اس لئے ان صیغوں کے آخری نون کو ”نُونُ النِّسْوَةِ“ (عورتوں والا نون) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ مضارع منصوب کی گردان میں آنے والے نون — مساوئے نون النِّسْوَةِ کے — گرجاتے ہیں۔

کے ۲۱ مضارع مجرزوم یا اس کی حالت جزم بھی مضارع مرفوع میں ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی بھی تین علامات یا شکلیں ہیں۔ یعنی :

(۱) مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) آتا ہے، حالت جزم میں ان پر علامت سکون (جزم) لگتی ہے۔ یعنی بِفَعْلٍ سے بِفَعْلٍ اور أَفْعَلَ

سے افعُل وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۲) مضارع مرفوع کی گردان میں جن نو (۹) صینوں کے آخر پر نون آتا ہے ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صینوں کا نون (جونون اعرابی کھلاتا ہے) گرجاتا ہے لیکن نکثیوں سے نکثیوں اور تکثیوں سے تکثیوں وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(۳) نصب کی طرح حالت جسم میں بھی ”لون انسوہ“ والے دونوں سینے اپنی اصلی حالت پر یعنی مضارع مرفوع کی طرح ہی رہتے ہیں۔ مضارع مجوزہم کی گردان کی صورت پوں ہو گی :

وَا	كَمْ كَمْ كَمْ	كَمْ كَمْ كَمْ	وَا
نَ	كَمْ كَمْ كَمْ	كَمْ كَمْ كَمْ	نَ
وَا	كَمْ كَمْ كَمْ	كَمْ كَمْ كَمْ	وَا
نَ	كَمْ كَمْ كَمْ	كَمْ كَمْ كَمْ	نَ
وَا	كَمْ كَمْ كَمْ	كَمْ كَمْ كَمْ	وَا

۳۱: ۸ مندرجہ پالایاں سے آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ :

(۱) مغارع منصوب اور مغارع مجاز میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کی گردان میں سات صینوں کا نون اعرابی گر جاتا ہے جبکہ نون انسوہ وائلے دونوں صینوں کا نون برقرار رہتا ہے۔

(۲) اور دونوں گردانوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع مرفوع میں لام کلمہ کے پڑھ پیش (پیش) والے پانچ صینوں میں مضارع کی حالت نصب میں فتحہ (زیر) اور حالت جزم میں علامت سکون (جزم) لگتی ہے۔

۹ : ۳۱ میں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ چونکہ مدارعِ مجروم کے پانچ صیفیوں میں آخر پر علامتِ سکون (د) آتی ہے اس لئے علامتِ سکون (د) کو جزم کرنے کی غلطی عام

ہو گئی۔ جس طرح حرکات کو غلطی سے اعراب کہہ دیا جاتا ہے۔ یاد رہے ”جزم“ تو فعل مضارع کی حالت کا نام ہے جس کا اثر اس کی گردان پر بھی پڑتا ہے۔ جزم (حرکات کی طرح) کوئی علامت ضبط نہیں ہے۔ مضارع مجروم کے مذکورہ پانچ صیغوں کے لام کلمہ پر جزم نہیں بلکہ علامت سکون (د) ہوتی ہے جو ان پانچ صیغوں میں فعل کے مجروم ہونے کی علامت ہے یہ بھی یاد رہے کہ جس حرف پر علامت سکون ہوتی ہے اسے مجروم نہیں بلکہ ”ساکن“ کہتے ہیں۔

۱۰ : یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ بعض دفعہ کسی اسم یا فعل ماضی کے پسلے صیغہ کے بعد کوئی علامت وقف ہو (یعنی آئیت پر تھرنا ہو) تو ایسی صورت میں آخری حرف کو ساکن ہی پڑھا جاتا ہے۔ **مثالِ کتاب مثین ۵ وَ مَا كَسَبَ ۱۰** ایسی صورت میں ”ن“ یا ”ب“ کو ساکن تو پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہ اسم یا فعل مجروم نہیں کھلا۔ اسی طرح بعض دفعہ مضارع مجروم کے آخری ساکن حرف کو آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی جاتی ہے جیسے **أَلْمَنْجُولُ الْأَرْضَ**۔ یہاں دراصل ”تجعل“ ہے جسے آگے ملانے کے لئے کسرہ (زیر) دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مضارع مجرور نہیں کھلا۔ اس لئے کہ حالت جر کا تو فعل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ تو اس کی ایک حالت ہوتی ہے جس کی ایک علامت بعض دفعہ کسرہ (زیر) ہوتی ہے۔

۱۱ : اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ کن اسباب اور عوامل کی بناء پر مضارع میں یہ تغیرات ہوتے ہیں۔ بتایا جا چکا ہے کہ مضارع مرفوع کا تو کوئی سبب نہیں ہوتا۔ البتہ مضارع مرفوع کے حالت نصب یا حالت جزم میں تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم مضارع میں نصب یا جزم کے اسباب اور عوامل کی بات کریں آپ کچھ متعلق کر لیں۔

مشق نمبر ۳۰

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور منصوب کو علیحدہ علیحدہ کریں :
تَسْجِحُونَ - تَسْمَعَ - تَكْنِيَ - يَاكْلُونَ - تَضْرِبُ - يَضْحَكَا - تَدْخَلَانِ -
تَضْرِبُوا - أَفْتَحَ - تَسْرِبُوا - يَذْبَحُ - تَعْجِلُنَ -

مندرجہ ذیل افعال میں سے مرفوع اور مجزوم کو علیحدہ علیحدہ کریں :-
تَقْعِدُ - يَطْرُونَ - يَشْكُرُونَ - تَظْلِيَ - تَضْرِبِنَ - أَفْتَحَ - تَعْلَمُ - يَشْرُبُ -
تَفْتَحُ - تَلْعَبَانِ - تَسْمَغُنَ -

نواصِب مضارع

۱ : ۳۲ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے صرف بعض اہم وجوہ کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوٹ کیجئے کہ چار حروف فعل مضارع کے ”ناصِب“ کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ اگر مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں۔ (۱) لَنْ (۲) أَنْ (۳) إِذْنُ (جو قرآن کریم میں إِذَا لکھا جاتا ہے) اور (۴) كَنْ۔ اب ہم ان سب پر الگ الگ بات کر کے ان حروف سے پیدا ہونے والی لفظی اور معنوی تبدیلیوں کا بیان کریں گے۔ البتہ آپ یہ یاد رکھیں کہ اصل نواصِب یہی چار حروف ہیں۔ چونکہ ان میں سے زیادہ کثیر الاستعمال ”لَنْ“ ہے اس لئے پہلے اس پر بات کرتے ہیں۔

۲ : ۳۲ حرف ”لَنْ“ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں مگر مضارع پر ”لَنْ“ داخل ہونے سے اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی آتی ہے۔ اولاً یہ کہ اس میں زور دار لفظی کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اس کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ یعنی لَنْ يَفْعَلُ کا ترجمہ ہو گا (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ آپ یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ ”لَنْ“ کے معنی ایک طرح سے ”ہرگز نہیں ہو گا کہ“..... ہوتے ہیں — اب ہم ذیل میں مضارع مرفع اور مضارع منصوب بِلَنْ (بِ + لَنْ = لَنْ کے ساتھ) کی گردان دے رہے ہیں۔ تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ایک دفعہ پھر اچھی طرح زہن نشین کر لیں۔

مضارع منصوب بِلَنْ	مضارع مرفع
لَنْ يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	يَفْعُلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَنْ يَفْعَلَا (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	يَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)
لَنْ يَفْعَلُوا (وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	يَفْعَلُوا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)

مضارع مخصوص	مضارع مرفوع
لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	تَفْعُلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)	تَفْعَلَانَ (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)
لَنْ تَفْعَلُنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)	تَفْعَلَنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہے یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلَ (تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعُلَ (تم وہ مرد کرتے ہو یا کرے گے)
لَنْ تَفْعَلَا (تم وہ مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعَلَانَ (تم وہ مرد کرتے ہو یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلُوا (تم سب مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعَلَنَ (تم سب مرد کرتے ہو یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلِيَنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	تَفْعَلِيَنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلَا (تم وہ عورتیں کرتی ہو یا کرے گی)	تَفْعَلَانَ (تم وہ عورتیں کرتی ہو یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلُنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرے گی)	تَفْعَلَنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرے گی)
لَنْ أَفْعُلَ (میں کرتا/کرتی ہوں یا کروں گا/گی)	أَفْعُلُ (میں کرتا/کرتی ہوں یا کروں گا/گی)
لَنْ تَفْعَلَ (ہم ہرگز نہیں کریں گے/گی)	تَفْعُلَ (ہم کرتے/کرتی ہیں یا کریں گے/گی)

۳۲ : امید ہے کہ مذکورہ گردانوں میں آپ نے نوٹ کر لیا ہو گا (۱) لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے صیغوں میں اب فتح (زیر) آگئی (۲) جمع مونث کے دونوں صیغوں نے تبدیلی قبول نہیں کی اور ان کے نون نسوہ برقرار رہے۔ جبکہ (۳) باقی سات صیغوں سے ان کے نون اعرابی گر گئے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جمع مذکورہ سالم کے دونوں صیغوں سے جب نون اعرابی گرتا ہے (یعنی مضارع مخصوص یا مجزوم میں) تو ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ الف پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یعنی یَتَفْعَلُونَ اور تَفْعَلَنَ سے نون اعرابی گرنے کے

بعد اسیں یَقْعُلُوا وَرَتَقْعُلُوا ہو ناچا ہے تھا لیکن ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر کے یَقْعُلُوا وَرَتَقْعُلُوا لکھا جاتا ہے۔

۳ : ۳۲ یہی قاعدہ فعل ماضی کے صيغہ جمع مذکور غائب (فَعَلُوا) کا بھی تھا۔ جمع مذکور کے ان سب صیغوں میں آنے والی واوہ کو ”وَأَوْ الْجَمْع“ کہتے ہیں۔ نوٹ کر لیں کہ اگر واو الجمع والے صيغہ فعل (ماضی یا مضارع منصوب و مجزوم) کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول بن کر آئے تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً ضَرِبَتْ زَوْهَةً (ان سب مردوں نے اسے مارا)۔ اسی طرح لَنْ يَتَصَرَّفُوا (وہ سب مرد اس کی ہر گز مدد نہیں کریں گے)۔

۴ : ۳۲ یہ بھی نوٹ کہتے ہیں کہ واو الجمع کے آگے ایک زائد الف لکھنے کا قاعدہ صرف افعال میں جمع مذکور کے صیغوں کے لئے ہے۔ کسی اسم کے جمع مذکور سالم سے بھی — جب وہ مضاد بنتا ہے — نون اعرابی گرتا ہے لیکن وہاں الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ لیکن مُسْلِمُوْن سے مُسْلِمُوْز ہو گا۔ جیسے مُسْلِمُوْمَدِینَۃ (کسی شرک کے مسلمان)۔ اسی طرح صَالِحُوْن سے صَالِحُوْز ہو گا۔ جیسے صَالِحُوْمَدِینَۃ (مدینہ کے نیک لوگ) وغیرہ۔

۵ : ۳۲ لَنْ کے علاوہ باقی تین نو اصحاب مضارع (جو شروع میں دیے گئے ہیں) بھی جب مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے نصب دیتے ہیں اور اس کے مختلف صیغوں میں اور پر بیان کردہ تبدیلیاں لاتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ بھی مضارع کی گردان اسی طرح ہو گی جیسے لَنْ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اب آپ ان حروف کے معانی اور مضارع کے ساتھ ان کے استعمال سے پیدا ہونے والی معنوی تبدیلی کو سمجھ لیں۔

۶ : ۳۲ حرف آن (کہ) کسی فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے أَمْرَأَتُهُ أَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے)۔ جبکہ حرف إِذْنُ (تب تو پھر تو) — جو قرآن میں اذالکھا جاتا ہے — سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا رد عمل اذن سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن إِذْنُ يَشْجِعَ (پھر تو وہ کامیاب ہو گا) یا إِذْنُ تَفْرِخُوا (تب تو تم سب خوش ہو

جاوے گے) وغیرہ سے قبل کوئی جملہ تھا جس کا نتیجہ یا رد عمل اذن کے بعد آیا ہے۔ اور آخری حرف کنی (تاکہ) بھی کسی فعل کے بعد آتا ہے اور اس فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔ مثلاً **أَفْرَءُ الْقُرْآنَ كَمِيْأَةً** (میں قرآن پڑھتا ہوں تاکہ میں اسے سمجھوں) وغیرہ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اصل نواصیب مضارع تو نہ کورہ بالائی چار حروف ہیں۔ ان کے علاوہ جو دو حروف ناصیب ہیں، دراصل ان کے ساتھ نہ کورہ چار نواصیب میں سے کوئی ایک "مقدّر" (یعنی خود بخود موجود یا Understood) ہوتا ہے۔ وہ دو حروف یہ ہیں : (۱) "ل" (تاکہ) اور (۲) "حثی" (یہاں تک کہ)۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸ : "ل" کو لام کنی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کنی (تاکہ) کا ہی کام دیتا ہے۔ معنی کے لحاظ سے بھی اور مضارع کو مضبوط کرنے کے لحاظ سے بھی۔ جیسے متن خلیک کتاباً لتفقرنی (میں نے تجھ عورت کو ایک کتاب دی تاکہ تو پڑھے)۔ نوٹ کر لیں کہ "ل"۔ "کنی" اور "لکنی" ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

۹ : بعض دفعہ "ل"۔ "آن" کے ساتھ مل کر بصورت "لآن" (تاکہ) بھی استعمال ہوتا ہے۔ "لآن" عموماً مضارع منفی سے پہلے آتا ہے اور اس صورت میں "لآن لآ" کو "لآنلآ" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ مثلاً متن خلیک کتاباً لآنلآ تجھل (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو جاہل نہ رہے)۔

۱۰ : اس طرح کا دوسرا ناصیب مضارع "حثی" ہے۔ یہ بھی دراصل "حثی آن" (یہاں تک کہ) ہوتا ہے جس میں آن مخدوف (غیرمذکور) ہو جاتا ہے اور صرف "حثی" استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کو نصب اسی مخدوف آن کی وجہ سے آتی ہے۔ جیسے حثی یفتوح (یہاں تک کہ وہ خوش ہو جائے)۔ نوٹ کر لیں کہ حثی کا استعمال بھی اذن اور کنی کی طرح ایک سابقہ جملہ کے بعد آنے والے جملے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ شروع میں نہیں آسکتے۔ ناصیب مضارع ہونے کے علاوہ بھی "حثی" کے کچھ اور استعمالات ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے (ان شاء اللہ)

ذخیرہ الفاظ

أَمْرٌ(ن) = حکم دینا	أُذْنٌ(س) = اجازت دینا
قَرْغَةً(ف) = کھکھانا	بَرْخٌ(س) = تلخا۔ پٹنا
ذَبْحٌ(ف) = ذبح کرنا	بَلْعَةً(ن) = پنچنا
حَزِينٌ(س) = غمگین ہونا	حَزَنٌ(ن) = غمگین کرنا
نَفْعٌ(ف) = فائدہ دینا	لَعْقٌ(س) = چاننا
أَغْوَذُ = میں پناہ مانگتا ہوں	مَجْدٌ = بزرگی

مشق نمبر ۲۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

(۱) لَنْ يَكُثُّ (۲) أَنْ يَضْرِبَ (۳) لِيَفْهَمُ

مشق نمبر ۲۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر ۵ تاکے میں القرآن میں)

(۱) لَنْ تَبْلُغُ الْمَجْدَ حَتَّى تَلْعَقَ الصَّبْرَ

(۲) لَمْ لَا تَشَرِّبَ اللَّبَنَ كَمْ يَشْعُلَكَ

(۳) كَانَ سَعِيدًا يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ لِيَدْ خُلَّ عَلَيْنَا

(۴) أَذْنَتْ لَهُ لِتَلَأَّ يَحْرَنَ

(من القرآن)

(۵) قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذَبَّحُوا بَقَرَةً

(۶) أَغْرِذُ بِاللَّهِ وَإِنَّ أَكْفَنَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(۷) أَمْرُتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ

عربی میں ترجمہ کریں :

- (۱) میں آج ہرگز قوہ نہیں پیوں گی۔
 - (۲) اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ (سب) اس کی عبادت کریں۔
 - (۳) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں۔
 - (۴) وہ دونوں ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔
 - (۵) تم دروازہ کھلکھلارہے تھے تو اس نے تمہارتے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ تم
 غسلکیں شہ ہو۔
-

مضارع مجرزوم

۱ : ۳۳ گزشتہ سبق میں ہم بعض ایسے حروفِ عامہ کا مطالعہ کرچکے ہیں جو مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے بعض ایسے ”عوامل“ کا مطالعہ کرتا ہے جو مضارع کو جرم دیتے ہیں۔ ایسے حروف و اسماء کو ”جو از جم مضارع“ کہتے ہیں جو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف ایک فعل کو جرم دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو دو فعلوں کو جرم دیتے ہیں۔

۲ : ۳۳ صرف ایک فعل کو جرم دینے والے حروف بھی نواصب کی طرح اصطلاح چار عی ہیں۔ یعنی (۱) لَمْ (۲) لَثَا (۳) لِ (انے ”لام امر“ کہتے ہیں) اور (۴) لَا جسے ”لائے نہی“ کہتے ہیں۔ جبکہ دو فعلوں کو جرم دینے والا اہم ترین حرف جازم تو ”إن“ (اگر) شرطیہ ہے البتہ بعض اسماء استفهام مثلًا مَنْ، هَـ، مَـ، أَـ، إِـ، آيَـ، آئَـ“ آئی وغیرہ بھی مضارع کے دو فعلوں کو جرم دیتے ہیں۔ اور اس وقت ان کو بھی ”اسماء الشرط“ کہتے ہیں۔ یہ سب جملہ شرطیہ میں استعمال ہوتے ہیں اور شرط اور جواب شرط میں آنے والے دونوں مضارع افعال کو جرم دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم ایک فعل مضارع کو جرم دینے والے حروف جازمه میں سے صرف پہلے دو یعنی لَمْ اور لَمَّا کے استعمال اور معنی کی بات کریں گے۔ باقی دو حروف یعنی لام امر اور لائے نہی پر ان شاء اللہ فعل امر اور فعل نہی کے اسبق میں بات ہو گی۔

۳ : ۳۳ کسی فعل مضارع پر جب ”لَمْ“ را خل ہوتا ہے تو وہ بھی اعرابی اور معنوی دونوں تبدیلیاں لاتا ہے۔ اعرابی تبدیلی یہ آتی ہے کہ مضارع مجرزوم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) والے صینوں میں علامت سکون (جزم) لگ جاتی ہے۔ اور نون النسوہ کے علاوہ باقی صینوں میں ”نون اعرابی“ گرجاتا ہے۔

۳۳ حرف ناصب لَن کی طرح حرف جازم لَم کے بھی الگ کوئی معنی نہیں ہیں مگر جب یہ (لَم) مضارع پر داخل ہوتا ہے تو لَن یعنی کی مانند و طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ اولًا یہ کہ مضارع میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ مضارع کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَم يَفْعُل (اس نے کیا ہی نہیں)۔ ماضی کے شروع میں ”ما“ لگانے سے بھی ماضی معنی ہو جاتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا)۔ مگر ”لَم“ میں زور اور تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے۔ جسے ہم اردو میں ”بھی“ اور ”بالکل“ کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں یعنی لَم يَفْعُل کا درست ترجمہ ہو گا ”اس نے کیا ہی نہیں“ یا ”اس نے بالکل نہیں کیا“۔ اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع مجزوم کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔

مضارع مجرذوم	مضارع مرفوع
--------------	-------------

لَم يَفْعُلُ (اس ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	يَفْعُلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَم يَفْعُلَا	يَفْعَلَانِ
لَم يَفْعُلُوا	يَفْعَلُونَ

لَم يَفْعُلُ (اس ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	يَفْعُلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَم يَفْعُلَا	يَفْعَلَانِ
لَم يَفْعُلُوا	يَفْعَلُونَ

لَم يَفْعُلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کریکا)	يَفْعُلُ
لَم يَفْعُلَا	يَفْعَلَانِ
لَم يَفْعُلُوا	يَفْعَلُونَ

مضارع مجزوم	مضارع مرفوع
لَمْ تَفْعِلْنِي (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	تَفْعِيلَنِ (تفعیلنِ)
لَمْ تَفْعَلَا	تَفْعَلَانِ (تفعلانِ)
لَمْ تَفْعُلْنَ	تَفْعُلَنِ (تفعلنِ)
لَمْ أَفْعُلْ (میں نے کیا ہوں یا کروں گا)	أَفْعُلْ (افعل)
لَمْ تَفْعُلْ	تَفْعُلْ (تفعل)

۵ : ۲۳ امید ہے کہ مذکورہ بالا گردانوں کے مقابل سے آپ نے مندرجہ ذیل باشی نوٹ کر لی ہوں گی۔

(۱) جن صیغوں میں مضارع کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہے وہاں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ پر علامت سکون آگئی۔

(۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتے ہیں ان سب میں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر گئے۔

(۳) جمع مذکور غائب اور مخاطب کے صیغوں سے جب نون اعرابی گرا تو اس کی آخری واو (واو ابیع) کے بعد حسب قاعدہ ایک الف کا اضافہ کر دیا گیا جو پڑھانیں جاتا۔

(۴) جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دونوں صیغوں میں ”نون النسوة“ بنے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔

۶ : ۲۳ دوسرا حرف جازم ”لَمَّا“ ہے۔ بحیثیت جازم اس کا ترجمہ ”ابھی تک نہیں....“ کر سکتے ہیں۔ (خیال رہے لَمَّا کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو ان شاء اللہ ہم آگے چل کر پڑھیں گے)۔ مضارع پر جب لَمَّا داخل ہوتا ہے تو اس میں معنوں تبدیلی یہ لاتا ہے کہ ماضی کے ساتھ ”ابھی تک نہیں“ کامفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

لئا یافہ عمل (اس ایک مرد نے ابھی تک نہیں کیا)۔

۷ : ۳۳ دو فلوں کو جرم دینے والے حروف و اسماء میں سے ہم یہاں صرف اہم ترین حرف "ان" (اگر) شرطیہ کا ذکر کریں گے۔ باقی کے استعمال آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ ہم اگر آپ نے ان کا استعمال سمجھ لیا تو باقی حروف و اسماء شرط کا استعمال سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا۔

۸ : ۳۳ ان (اگر) بخلاف عمل جازم مضارع ہے اور بخلاف معنی حرف شرط ہے۔ جس جملہ میں ان آئے وہ جملہ شرطیہ ہوتا ہے جس کا پہلا حصہ "بیان شرط" یا صرف "شرط" کہلاتا ہے۔ اس کے بعد لازماً ایک اور جملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے "جواب شرط" یا "جزاء" کہتے ہیں۔ مثلاً "اگر تو مجھے مارے گا — تو میں تجھے ماروں گا"۔ اس میں پہلا حصہ "اگر تو مجھے مارے گا" شرط ہے اور دوسرا حصہ "تو میں تجھے ماروں گا" جواب شرط یا جزا ہے۔ اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی ان سے بیان کرنی ہو تو شرط والے مضارع سے پہلے ان لگے گا اور مضارع مجروذم ہو گا اور جواب شرط والا فعل مضارع خود بخود مجروذم ہو جائے گا۔ (یہی صورت تمام حروف شرط اور اسماء شرط میں بھی ہو گی) اس قاعدہ کی روشنی میں اب آپ نہ کوہ جملہ "اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا" کا عربی میں ترجمہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ یعنی ان تضریبیں ااضریب نہ۔

۹ : ۳۳ ان فعل ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن — فعل ماضی کے معنی ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی اعرابی تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ ان کی وجہ سے معنوی تبدیلی یہ آتی ہے کہ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ شرط کا تعلق تو مستقبل سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ان فقرات فہمت (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

ذخیرہ الفاظ

گسل (س) = سستی کرنا	بَذَلَ (ن) = خرچ کرنا
نظر (ن) = دیکھنا	نَوْمٌ (س) = شرمدہ ہونا
جهد = کوشش، بہت	ظُلْعَةً (ن) = طلوع ہونا

مشق نمبر ۳۲ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) لَمْ يَفْهَمْ (۲) لَمَّا يَكْتُبْ (۳) إِنْ يَضْرِبْ

مشق نمبر ۳۲ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) إِنْ لَمْ تَبْذُلْ جَهْدَكُلَّ نَجْحَ - (۲) إِنْ تَكْسُلْ تَنْدَمْ -

(۳) إِنْ تَذَهَّبْ إِلَى حَدِيقَةِ الْحَيَاةِ إِنَّا تَنْظَرُ عَجَابَ خَلْقِ اللَّهِ -

— منَ الْقُرْآن —

(۴) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْأَيْمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ - (۵) فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا -

(۶) أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَئِيْءٍ قَدِيرٌ - (۷) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهُ يَنْصُرْكُمْ -

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تمہی مدد کروں گا۔

(۲) ہم نے قوہ بالکل نہیں پیا اور ہم اسے ہرگز نہیں بھیں گے۔

(۳) سورج اب تک طلوع نہیں ہوا۔

(۴) کیا ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ غفور، رحیم ہے۔

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

۱ : ۳۲ اس کتاب کے حصہ اول کے سبق نمبر ۱۲ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو حرف "إن" کا استعمال ہوتا ہے۔ اب اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ کسی فعل مضارع میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے ہم تھوڑا سا مختلف انداز اختیار کریں گے تاکہ بات پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ پھر ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ عام طور پر کس طرح استعمال ہوتا ہے۔

۲ : ۳۲ دیکھیں یہ فعل کے معنی ہیں "وہ کرتا ہے یا کرے گا"۔ اب اگر اس میں تاکید کے معنی پیدا کرنا ہوں تو اس کے لام کلمہ کو فتح (زیر) دے کر ایک نون سا کن (جسے "نون خفیہ" کہتے ہیں) بوجادیں گے۔ اس طرح یہ فعل کے معنی ہو جائیں گے "وہ ضرور کرے گا"۔ اب اگر دوسری تاکید کرنی ہو تو نون سا کن کے بجائے نون مشدد (جسے "نون شقیلہ" کہتے ہیں) بوجادیں گے۔ اس طرح یہ فعل کے معنی ہوں گے "وہ ضرور ہی کرے گا"۔ اب اگر اس پر بھی مزید تاکید مقصود ہو تو مضارع سے قبل لام تاکید "ل" کا اضافہ کر دیں تو یہ لیہ فعل ہو جائے گا یعنی "وہ لازماً کرے گا"۔

۳ : ۳۲ وضاحت کے لئے مذکورہ بالا ترتیب اختیار کرنے سے دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا مقصود تھا کہ فعل مضارع پر جب شروع میں لام تاکید اور آخر پر نون شقیلہ لگا ہوا ہو تو یہ انتہائی تاکید کا اسلوب ہے۔ ورنہ نون خفیہ اور شقیلہ دونوں عام طور پر لام تاکید کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ نون شقیلہ یعنی لیہ فعل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے جبکہ نون خفیہ یعنی لیہ فعل کا استعمال کافی کم ہے اور دونوں سے ایک جیسی ہی تاکید ہوتی ہے۔

۴ : ۳۲ ایک اہم بات یہ ہوت کر لیں کہ نون خفیہ اور شقیلہ کے بغیر اگر صرف

(ا) لام تاکید مضارع پر آئے تو اس کی وجہ سے نہ تو مضارع میں اعرابی تبدیلی آتی ہے اور نہ ہی تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مضارع زمانہ حال کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ یعنی **لَيَفْعُلُ** کے معنی ہوں گے ”وہ کر رہا ہے“۔

۵ : لام تاکید اور نون خفیہ یا ثقلیہ لگنے سے فعل مضارع کے صرف پہلے صیغہ میں ہی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کی پوری گردان پر اثر پڑتا ہے۔ اب ہم ذیل میں لام تاکید اور نون ثقلیہ کے ساتھ مضارع کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلی کو نوٹ کر لیں۔ اس کی وضاحت کے لئے پہلے کالم میں سادہ مضارع دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو بظاہر تبدیلی کے بغیر ہونی چاہئے تھی۔ تیسرا کالم میں وہ شکل دی گئی ہے جو تبدیلی کی وجہ سے مستعمل ہے اور آخری کالم میں ہونے والی تبدیلی کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۳	۲	۱
لام کلمہ مفترح (زیر والا) ہو گیا۔ نون اعرابی گر کیا اور نون ثقلیہ کسور (زیر والا) ہو گیا دوا بجمع اور نون اعرابی گر گئے۔ لام کلمہ مفترح ہو گیا۔ یہاں سچ نون اعرابی گر کیا اور نون ثقلیہ کسور ہو گیا یہاں نون الشوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقلیہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا ضاف کیا گیا اور نون ثقلیہ کسور ہو گیا۔ لام کلمہ مفترح ہو گیا۔ نون اعرابی گر کیا اور نون ثقلیہ کسور ہو گیا دوا بجمع اور نون اعرابی گر گئے۔	لَيَفْعُلَنَّ لَيَفْعَلَانَ لَيَفْعَلُونَ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانَ لَتَفْعَلُونَ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانَ لَتَفْعَلُونَ	لَيَفْعُلَنَّ لَيَفْعَلَانَ لَيَفْعَلُونَ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانَ لَتَفْعَلُونَ لَيَفْعُلَنَّ لَيَفْعَلَانَ لَيَفْعَلُونَ

یہاں می اور نون اعرابی کر گئے۔	لَتَفْعِلَنَّ	لَتَفْعِلِينَ	لَتَفْعِلِينَ	تَفْعِلِينَ
نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ کسور ہو گیا	لَتَفْعَلَانَ	لَتَفْعَلَانَ	لَتَفْعَلَانَ	تَفْعَلَانَ
نون اسرہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لئے ایک الف کا ضافہ کیا یا لور نون ثقیلہ کسور ہو گیا	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	تَفْعَلَنَ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا	لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلَنَّ	أَفْعُلَنَّ
لام کلمہ مفتوح ہو گیا	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	تَفْعَلَنَّ

۶ : ۳۳ نون ثقیلہ قرآن مجید میں کافی استعمال ہوا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس کے واحد اور جمع کے صیغوں میں فرق اچھی طرح ذہن لشین کر لیں۔ دیکھیں لَيَفْعَلَنَّ میں لام کلمہ کی فتحہ (زبر) بتاری ہے کہ نہ کر غائب میں یہ واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ لَيَفْعُلَنَّ میں لام کلمہ کی ضم (پیش) بتاری ہے کہ نہ کر غائب میں یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اسی طرح آپ لَتَفْعَلَنَّ میں لام کلمہ کی فتحہ (زبر) سے پچائیں گے کہ یہ مؤنث غائب یا نہ کر مخاطب میں واحد کا صیغہ ہے۔ جبکہ لَتَفْعِلَنَّ میں لام کلمہ کی ضم (پیش) سے پچائیں گے کہ یہ نہ کر مخاطب میں جمع کا صیغہ ہے۔ لیکن متكلم کے واحد اور جمع دونوں صیغوں میں لام کلمہ پر فتحہ (زبر) رہتی ہے، کیونکہ ان میں علامت مضارع سے تمیز ہو جاتی ہے یعنی لَا فَعْلَنَّ (واحد) اور لَتَفْعَلَنَّ (جمع)۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اگر لام کلمہ پر کسرہ (زیر) ہو تو وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہو گا۔

۷ : ۳۴ نون خفیفہ کی گردان نسبتاً آسان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لام تاکید اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کے تمام صیغے استعمال نہیں ہوتے۔ ذیل میں ہم اس کی گردان دے رہے ہیں۔ جو صیغے استعمال نہیں ہوتے ان کے آگے کراس (x) لگادیا گیا ہے۔ اس میں بھی کالم کی ترتیب دی ہے جو ثقیلہ کی گردان میں ہے۔

۱	۲	۳	۴
يَفْعَلُ	لَيَفْعَلُنَّ	لَيَفْعَلُنَّ	لَامْ كُلُّه مُفْتَوْحٌ هُوَ كَيْمٌ۔
يَفْعَلَانِ	x	x	-
يَفْعَلُونَ	لَيَفْعَلُنَّ	لَيَفْعَلُونَنْ	وَوْ أَبْعَجُ اُورْنُونْ اعْرَابِيًّا كَرَكَيْه۔
يَفْعَلُ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَامْ كُلُّه مُفْتَوْحٌ هُوَ كَيْمٌ۔
يَفْعَلَانِ	x	x	-
يَفْعَلُنَّ	x	x	-
يَفْعَلُ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَامْ كُلُّه مُفْتَوْحٌ هُوَ كَيْمٌ۔
يَفْعَلَانِ	x	x	-
يَفْعَلُونَ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُونَنْ	وَوْ أَبْعَجُ اُورْنُونْ اعْرَابِيًّا كَرَكَيْه۔
يَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُونَنْ	”ي“ اُورْنُونْ اعْرَابِيًّا كَرَكَيْه۔
يَفْعَلَانِ	x	x	-
يَفْعَلُنَّ	x	x	-
أَفْعَلُ	لَا فَعَلَنَّ	لَا فَعَلَنَّ	لَامْ كُلُّه مُفْتَوْحٌ هُوَ كَيْمٌ۔
يَفْعَلُ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَامْ كُلُّه مُفْتَوْحٌ هُوَ كَيْمٌ۔

۸ : ۳۳ نوٹ کر لیں کہ قرآن مجید کی خاص اطاء میں نون خفیہ کے نون ساکن کو عموماً توانی سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے لَيَكُونَنْ کی بجائے لَيَكُونَا (وہ ضرور ہو گا) اور لَتَشْفَعُنْ کی بجائے لَتَشْفَعَا (ہم ضرور تحسیشیں گے) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے نون ثقلیہ کی گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱۔ دَخْلٌ (ان) = داخل ہوتا۔ ۲۔ حَمْلٌ (ض) = اٹھاتا۔ ۳۔ رَفْعٌ (ف) = بلند کرنا

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کا پسلے مادہ اور صیغہ تائیں اور پھر ترجمہ کریں :

(i) لَا كُنْتَ بِنَّ (ii) لَتَذَهَّبَنَ (iii) لَتَحْضُرَنَ (iv) لَيُسْمَعُنَّا نَ (v) لَيُنْصُرَنَ
 (vi) لَتَحْمِلَنَ (vii) لَتَدْخُلَنَ (viii) لَتَرْفَعَنَ (ix) لَتَزْفَعَنَ (x) لَتَزْفَعَنَ -

مشق نمبر ۳۳ (ج)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) لَا كُنْتَ إِلَيْهِ مَكْتُوبًا إِلَى مَعْلَمِي - (۲) لَتَذَهَّبَنَ غَدَ إِلَى الْحَدِيقَةِ -
 ————— (من القرآن)

(۳) لَيُنْصُرَنَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ۔
 (۴) لَتَدْخُلَنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔
 (۵) فَلَيَعْلَمَنَ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَ الْكُلُّونَ -
 (۶) وَلَيَحْمِلَنَ أَنْقَالَهُمْ وَالْأَقْالَامَ مَعَ أَنْقَالِهِمْ -

فعل امر حاضر

۱: ۲۵ اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع کے استعمال کے متعلق کچھ قواعد سمجھے ہیں۔ اب ہمیں فعل امر سمجھنا ہے۔ جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل امر کہتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”تم یہ کرو“۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو حاضر یعنی سامنے موجود ہے۔ یا ہم کہتے ہیں ”اسے چاہیئے کہ وہ یہ کرے“۔ اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو غائب ہے یعنی سامنے موجود نہیں ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ”مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں یہ کروں“۔ اس میں خود متكلم کے لئے ایک طرح سے حکم ہے۔ اب اس سبق میں ہم پہلے صندح حاضر سے فعل امر بنا نے کا طریقہ سمجھیں گے۔

۲: ۲۵ فعل امر کے ضمن میں ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ یہ یہی فعل مضارع میں کچھ تبدیلیاں کر کے بنایا جاتا ہے۔ اب امر حاضر بنا نے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوں گے :

- (۱) صندح حاضر کی علامت مضارع (ت) ہٹا دیں۔
- (۲) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آئے گا۔ اسے پڑھنے کے لئے اس سے پہلے ایک ہزارہ الوصول لگادیں۔
- (۳) مضارع کے عین کلمہ پر اگر ضمہ (پیش) ہے تو ہزارہ الوصول پر بھی ضمہ (پیش) لا کا دیں اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر فتح (زیر) یا کسرہ (زیر) ہے تو ہزارہ الوصول کو کسرہ (زیر) دیں۔

(۴) مضارع کے لام کلے کو مجازم کروں۔
مندرجہ بالا چار قواعد کی روشنی میں تنفس سے فعل امر انضڑ (تم د کر)

تَذْهَبُ بِإِذْهَبٍ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے إِضْرِبٍ (تمار) ہو جائے گا۔
۳۵ : ظاہر ہے کہ فعل امر حاضر کی گردان کے کل صینے چھ ہی ہوں گے۔ امر حاضر کی تکمیل گردان درج ذیل ہے :

واحد	جمع	تشنیہ
ذکر	الْفَعْلُوا	الْفَعْلَاتُ
محظوظ	تَهْسِبْ (موکد)	تَهْسِبْ (موکد) تَهْسِبْ (موکد)
مؤمن	الْفَعْلُنَى	الْفَعْلَاتُ
تمدد (عورتیں کرو)	تَهْسِبْ (عورتیں کرو)	تَهْسِبْ (عورتیں کرو) تَهْسِبْ (عورتیں کرو)

۳۵ : اس بات کو یاد رکھیں کہ فعل امر کا ابتدائی الف چو کہ همزة الوصل ہوتا ہے اس لئے ما قبل سے ملا کر پڑھتے وقت یہ تلفظ میں گرفتار جاتا ہے جبکہ تحریر آمود ہوتا ہے۔ مثلاً أَنْصَرْ سے وَأَنْصَرْ اور أَضْرِبْ سے وَأَضْرِبْ وغیرہ۔

ذخیرہ الفاظ

تَعَالَ = تو (ایک مرد) آ	هَنَاكَ = دہاں
قَرْءَ(ف) = پڑھنا	هَفَّنَا = ہیں
جَعَلَ(ف) = ہٹانا	رَزْقَ(ان) = عطا کرنا
قَتَّ(ان) = عبلوت کرنا	سَجَدَ(ان) = سجدہ کرنا
رَكَعَ(ف) = رکوع کرنا	نَظَرَ(ان) = دیکھنا

مشق نمبر ۳۳ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

۱۔ عَبَدَ(اُن) = عبادت کرتا ۲۔ شَرِبَ(س) = پینا ۳۔ جَعَلَ(ف) = بنا

مشق نمبر ۳۳ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) تَعَالَى يَا أَنْفُسَهُ وَأَجْلِيسْ عَلَى الْكُثُرِيٰ فَأَشْرِبْ الْقَهْوَةَ۔

(۲) يَا أَحْمَدُ! إِفْرَاقِيَّا مِنَ الْقُرْآنِ لَا سَمَعَ قِرَاءَتَكَ۔

_____ (من القرآن)

(۳) يَا يَاهَا النَّاسُ اغْبَدُوا زَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ۔

(۴) رَبِّ اجْعُلْ هَذَا بَلَدًا أَمِنًا وَأَرْزُقْ أهْلَهُ مِنَ الشَّمَراتِ۔

(۵) يَا مَرْيَمُ اقْتَنِي لَرِبِّكَ وَاسْجُدْنِي وَأَرْكَعِنِي مَعَ الرَّاكِعِينَ۔

مشق نمبر ۳۳ (ج)

مذکورہ بالاجلوں کے درج ذیل الفاظ کی اعرابی حالت بیان کریں یہ اس کی وجہ
بھی تائیں۔

(۱) وَأَجْلِيسْ (۲) فَأَشْرِبْ (۳) الْقَهْوَةَ (۴) إِفْرَا (۵) لَا سَمَعَ (۶) قِرَاءَتَكَ

(۷) بَلَدًا أَمِنًا (۸) وَأَرْزُقْ (۹) وَاسْجُدْنِي (۱۰) الرَّاكِعِينَ

فعل امر غائب و متكلّم

۱ : ۳۶ صیغہ غائب اور متكلّم میں جو فعل امر بنتا ہے اسے "امر غائب" کہتے ہیں۔ عربی گرامر میں صیغہ متكلّم کے "امر" کو امر غائب میں اس لئے شمار کیا جاتا ہے کہ دونوں (امر غائب یا متكلّم) کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۲ : ۳۶ پیراگراف ۲ : ۲ میں ہم نے کہا تھا کہ مضارع کو جزم دینے والے حروف "لام امر" اور "لائے نہی" پر آگے بلت ہو گی۔ اب یہاں نوٹ کیجئے کہ "امر غائب" اسی لام امر(ا) سے بنتا ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ "چاہئے کہ" سے کیا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ غائب اور متكلّم کے شروع میں (علامت مضارع گرائے بغیر) لام امر(ا)، الگادیں اور مضارع کalam کلمہ مجذوم کر دیں۔ جیسے پنځڑ (وہ مدد کرتا ہے) سے پنځڙ (اسے چاہئے کہ مدد کرے)۔ امر غائب کی مکمل گردان (متکلم کے صیغوں کے ساتھ) درج ذیل ہے۔

لِيَفْعُلُوا	لِيَفْعَلَأ	لِيَفْعَلْ
ان (سب مردوں) کو چاہئے کر کریں	ان (دو مردوں) کو چاہئے کر کرے	اس (ایک مرد) کو چاہئے کر کرے
لِيَفْعَلْن	لِيَفْعَلَأ	لِيَفْعَلْ
ان (سب عورتوں) کو چاہئے کر کریں	ان (دو عورتوں) کو چاہئے کر کرے	اس (ایک عورت) کو چاہئے کر کرے
لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَأ	لِيَفْعَلْ
ہم (سب) کو چاہئے کر کریں	ہم (دو) کو چاہئے کر کرے	محض چاہئے کر کروں

۳ : ۳۶ اب تک آپ چار عدد "لام" پڑھ چکے ہیں (ایک عدد "ل" اور تین عدد "ل") یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اکٹھا جائزہ لے لیا جائے تاکہ ذہن میں

کوئی الجھن باتی نہ رہے۔

(۱) لام تاکید (ل) : زیادہ تر یہ مضارع پر نون خفیہ اور ثقیلہ کے ساتھ آتا ہے۔ اور تاکید کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر سادہ مضارع پر آئے تو صرف اس کے مفہوم کو زمانہ حال کے ساتھ مخصوص کرتا ہے۔

(۲) حرف جار (ل) : یہ اسم پر آتا ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو جردیتا ہے۔ اس کے معنی عموماً "کے لئے" ہوتے ہیں۔ جیسے لِمُسْلِیم (کسی مسلمان کے لئے)۔

(۳) لام کتی (ل) : یہ مضارع کو نصب دیتا ہے اور "تاکہ" کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِیَسْمَعَ (تاکہ وہ نہ)۔

(۴) لام امر (ل) : یہ مضارع کو مجبود کرتا ہے اور "چاہئے کہ" کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لِیَسْمَعَ (اے چاہئے کہ وہ نہ)۔

۳۶ ۳ فعل مضارع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہوتی ہے ان میں لام کتی اور لام امر کی پہچان آسان ہے جیسا کہ لِیَسْمَعَ اور لِیَسْمَعَ کی مثالوں میں آپ نے دیکھ لیا۔ لیکن باقی صیغوں میں مضارع منصوب اور مجبود ہم شکل ہوتے ہیں جیسے لِیَسْمَفُوا۔ اب یہ کیسے پہچانا جائے کہ اس پر لام کتی لگا ہے یا لام امر؟ اس ضمن میں نوٹ کر لیں کہ عموماً عبارت کے سیاق و سبق اور جملہ کے مفہوم سے ان دونوں کی پہچان مشکل نہیں ہوتی۔ البتہ اگر آپ لام کتی اور لام امر کے استعمال میں ایک اہم فرق ذہن نشین کر لیں تو انسیں پہچاننے میں آپ کو مزید آسانی ہو جائے گی۔

۳۶ ۵ لام کتی اور لام امر میں وہ اہم فرق یہ ہے کہ لام امر سے پہلے اگر و یا ف آجائے تو لام امر سا کن ہو جاتا ہے جبکہ لام کتی سا کن نہیں ہوتا۔ مثلاً لِیَخْرُجَ (پس اس کو چاہئے کہ نکل جائے) و لِیَكُتُبَ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)۔ یہ دراصل فَلَيَخْرُجَ اور وَلَيَكُتُبَ ہی تھا مگر شروع میں ف اور و نے آ کر لام امر کو سا کن کر

دیا۔ جبکہ وَلِئِكُتْبَ کے معنی ہوں گے (اور تاکہ وہ لکھے)۔ نوٹ کریں کہ یہاں بھی شروع میں و آیا ہے لیکن اس نے لام کنی کو ساکن نہیں کیا۔ امید ہے کہ آپ لام امر اور لام کنی کے اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

ذخیرۃ الفاظ

ظلّأَتْ	= طالب (علم) کی جمع	زَجْمَ(س) - رحم کرنا
شَرَحَ(ف)	= کھولنا، واضح کرنا	لَعِبَ(س) - کھیانا
رَكِبَ(س + ک)	= سوار ہونا	شَهَدَ(س + ک) - گواہی رہنا
ضَحَّكَ(س)	= بُشنا	جَهَدَ(ف) = محنت کرنا

مشق نمبر ۳۵ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر غائب و ختم کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) أَكَلَ (ن) = کھانا (۲) سَبَحَ (ف) = تیرنا (۳) رَجَعَ (ض) = واپس آنا

مشق نمبر ۳۵ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں :

- (۱) إِذْ حَمَّأْمَنَ فِي الْأَرْضِ لِيَرَ حَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔
- (۲) فَلَيَضْحَكُوا قَلِيلًا۔ (من الفرزان)
- (۳) لِيُشَرِّحَ الْمُعَلِّمُ الدُّرْسَ لِيُفَهِّمَ الظَّلَّابَ۔
- (۴) لِتَغْبَدُرَ بَنَاوَ لَتَخْمَدُهُ۔
- (۵) لِتَشْهَدُنَّ اللَّهَ رَبَّنَا نَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔
- (۶) فَلَيَنْصُرُوا الْمُسْلِمِينَ لِتَشْجُحُوا۔

(۷) فَلَيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا۔ (مِنَ الْقُرْآنِ)

علیٰ میں ترجمہ کریں :

(۱) ہم ان سب عورتوں کو چاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں۔ (۲) ہمیں چاہئے کہ ہم صدر کے بعد کھلیں (۳) اسے چاہئے کہ وہ محنت کرے تاکہ وہ کامیاب ہو جائے۔ (۴) ہمیں چاہئے کہ ہم کم فہمیں (۵) اور ان سب (مردوں) کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ان کا رب انہیں بخش دے۔

مشق نمبر ۲۵ (ج)

ذکورہ بالا جملوں کے درج ذیل افعال کا صرف، اعرابی حالت اور اس کی وجہ تائیں۔

- (۱) إِذْ خَمُوا (۲) لَيَزْحَمَ (۳) فَلَيَضْحَكُوا (۴) لَيُشْرِحَ (۵) لَيَفْهَمَ
(۶) لَيَغْبَدُ (۷) لَيَدْخُلَ (۸) فَلَيَنْصُرُوا (۹) لَيَنْجَحُوا

فعل امر مجبول

۱ : ۷۳ اب تک ہم نے فعل امر کے جو صیغہ سمجھے ہیں وہ فعل امر معروف کے تھے۔ اب ہم فعل امر مجبول بنانے کا طریقہ سمجھیں گے۔ لیکن آئیے اس سے پہلے اردو جملوں کی مدد سے ہم فعل امر معروف اور مجبول کے مفہوم کو ذہن نشین کر لیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”محمود کو چاہئے کہ وہ دو اپنے“۔ یہ صیغہ غائب میں امر معروف ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں ”چاہئے کہ دو اپنی جائے“ تو یہ صیغہ غائب میں امر مجبول ہے۔ اسی طرح ”تم مارو“ یہ صیغہ حاضر میں امر معروف ہے۔ اور ”چاہئے کہ تم مارے جاؤ“ یہ صیغہ حاضر میں امر مجبول ہے۔

۲ : ۷۴ اب ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ عربی میں امر مجبول کا مفہوم پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ نوٹ کریں کہ گزشتہ اسماق میں امر معروف بنانے کے لئے ہم نے مضارع معروف میں کچھ تبدیلی کی تھی۔ اسی طرح امر مجبول بنانے کے لئے جو بھی تبدیلی ہوگی وہ مضارع مجبول میں ہو گی۔ یعنی امر معروف مضارع معروف سے اور امر مجبول مضارع مجبول سے بنتا ہے۔

۳ : ۷۵ دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ امر معروف بناتے وقت صیغہ حاضر اور صیغہ غائب و متكلّم دونوں کا طریقہ علیحدہ علیحدہ تھا۔ یعنی صیغہ حاضر میں علامت مضارع (ت) گرا کرا اور بہزادہ الوصل لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے جبکہ صیغہ غائب و متكلّم میں علامت مضارع کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے قبل لام امر لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے تھے۔ لیکن امر مجبول بنانے کے لئے ایسا کوئی فرق نہیں ہوتا اور مضارع مجبول کے تمام صیغوں سے امر مجبول بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۴ : ۷۶ امر مجبول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجبول میں علامت مضارع سے قبل لام امر لگادیں اور فعل مضارع کو مجزوم کرویں۔ مثلاً یُشَرِّب (وہ پیا جاتا ہے یا پیا جائے گا) سے یُشَرِّب (چاہئے کہ وہ پیا جائے) وغیرہ۔ ذیل میں امر معروف

اور امر مجمل کی کمل گرداں آئنے سامنے دی جا رہی ہے تاکہ آپ دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ (خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں امر معروف اور امر مجمل کے فرق کو ذہن نشین کر لیں)۔

امر مجمل	امر معروف	
لَيُضْرِبَ (جاہے کر دہارا جائے)	لَيُضْرِبَ (جاہے کر دہارے)	ذکر غائب
لَيُضْرِبَا	لَيُضْرِبَا	
لَيُضْرِبُوا	لَيُضْرِبُوا	
لَيُضْرِبَ	لَيُضْرِبَ	
لَيُضْرِبَا	لَيُضْرِبَا	مؤنث غائب
لَيُضْرِبُنَّ	لَيُضْرِبُنَّ	
لَيُضْرِبَ (جاہے کر تو مارا جائے)	إِضْرِبْ (توار)	
لَيُضْرِبَا	إِضْرِبَا	ذکر مخاطب
لَيُضْرِبُوا	إِضْرِبُوا	
لَيُضْرِبُنَّ	إِضْرِبُنَّ	
لَيُضْرِبَا	إِضْرِبَا	مؤنث مخاطب
لَيُضْرِبُنَّ	إِضْرِبُنَّ	
لَأَضْرِبَ	لِأَضْرِبَ	متکلم
لَيُضْرِبَ	لَيُضْرِبَ	

مشق نمبر ۳۶

فعل زخم (س) سے امر معروف اور مجمل کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

فعل نہی

۱ : ۳۸ اب ہمیں عربی میں فعل نہی بنا نے کا طریقہ سمجھنا ہے لیکن اس سے پہلے لفظ ”نہی“ اور اردو میں مستعمل لفظ ”نہیں“ کا فرق سمجھ لیں۔ اردو میں لفظ ”نہیں“ میں کسی کام کے نہ ہونے یعنی Negative کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”حامد نے خط نہیں لکھا“ اس کے لئے ”نہی“ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ایسے فعل کو ”فعل مخفی“ کہتے ہیں۔ جبکہ ”نہی“ میں کسی کام سے متع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے یعنی اس کام سے روکنے کے حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ”حامد کو چاہئے کہ وہ خط نہ لکھے“ یا ”تم خدمت لکھو“ اس کے لئے ”فعل نہی“ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

۲ : ۳۸ عربی میں فعل نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے فعل مضارع سے قبل لائے نہی ”لَا“ کا اضافہ کر کے مضارع کو مجوزدم کر دیتے ہیں۔ مثلاً تکثیب کے معنی ہیں ”تو لکھتا ہے۔“ لا تکثیب کے معنی ہو گئے ”تو مت لکھه۔“ اسی طرح یہ تکثیب کے معنی ہیں ”وہ لکھتا ہے“ لا تکثیب کے معنی ہو گئے ”چاہئے کہ وہ مت لکھے۔“

۳ : ۳۸ لفظ ”لَا“ کے استعمال کے سلسلہ میں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل مضارع میں نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی عام طور پر ”لَا“ کا استعمال ہوتا ہے جسے لائے نہی کہتے ہیں اور یہ غیر عالی ہوتا ہے یعنی جب مضارع پر لائے نہی داخل ہوتا ہے تو مضارع میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں لاتا صرف اس فعل میں نہی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ مثلاً تکثیب (تو لکھتا ہے) سے لا تکثیب (تو نہیں لکھتا ہے)۔ اس کے برعکس لائے نہی عالی ہے اور وہ مضارع کو مجوزدم کرتا ہے۔ مثلاً لا تکثیب (تو مت لکھه) یا لا تکثیبوا (تم لوگ مت لکھو)۔

۴ : ۳۸ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فعل امر اور فعل نہی دونوں نون ثقلیہ اور نون خفیہ کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اضرب (تمار) سے اضریب یا اضریبَنَ یا اضریبَنَ

(تو ضرور مار) لَا تَضْرِبْ (تمت مار) سے لَا تَضْرِبْ يَا لَا تَضْرِبْ (تو ہرگز مت مار) وغیرہ۔

مشق نمبر ۳۷ (الف)

فعل کتب (ن) سے فعل نہی معروف کی گردان ہر صیغہ معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۳۷ (ب)

قرآن مجید کی آیات سے لئے گئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

- (۱) لَا تَذْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ۔
- (۲) لَا تَخْرُنْ إِنَّ اللَّهَ مَعْنَى۔ (۳) لَا يَخْرُنْكُ قُوَّلَهُمْ۔
- (۴) إِذْ هَبَتِ بِكَتَابِي هَذَا۔ (۵) وَلَا تَقْرُبُو الْفَوَاجِشَ۔
- (۶) لَا تَحْسِبُنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ۔
- (۷) يَا أَيُّهَا النَّفَشُ الْمُظْمَثَةُ ارْجِعْنِي إِلَى زَيْلِكَ۔
- (۸) لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُبِلُوا لِنِعْمَةِ اللَّهِ أَمْوَالَنَا بَلْ أَخْيَاءً عَنْدَ رَبِّهِمْ يُرَزَّقُونَ۔
- (۹) إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ كُوُنْ تَجَشُّ فَلَا يَقْرُبُو الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا۔
- (۱۰) وَلَا تَأْكُلُوا مَالَمْ يُلْدِ كِرِاسِمَ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

علی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) تم دونوں یہاں نہ کھلیو بلکہ میدان میں کھلیو تاکہ ہم پڑھ سکیں۔
- (۲) اسے دریان! دروازہ کھول تاکہ ہم سکول میں داخل ہو سکیں۔
- (۳) تو سبق اچھی طرح یاد کر لے تاکہ توکل شرمندہ نہ ہو۔
- (۴) تم لوگ کھلومت بلکہ اپنا سبق یاد کرو۔
- (۵) ان سب کو جاہئے کہ وہ قرآن پڑھیں اور اس کو یاد کریں۔

ثلاثی مزید فیہ

(تعارف اور ابواب)

۱: ۲۹ سبق نمبر ۳۸ میں ہم نے ٹلائی مجرد کے چھ ابواب پر سے تھے۔ یعنی باب فتح، باب ضرب وغیرہ۔ اب ہم ٹلائی مزید فیہ کے کچھ ابواب کا مطالعہ کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ ”ٹلائی مجرد“ اور ”ٹلائی مزید فیہ“ کی اصطلاحات کا مفہوم اپنے ذہن میں واضح کر لیں۔

۲: ۲۹ فعل ٹلائی مجرد سے مراد تین حرفاً مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی حروف میں کسی مزید حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو جبکہ فعل ٹلائی مزید فیہ سے مراد تین حرفاً مادہ کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی تین حروف کے ساتھ کسی حرف یا کچھ حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔ یہ اضافہ فعل ماضی کے پہلے صینے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کسی فعل ٹلائی مجرد کے ماضی کا پہلا صینہ ہی وہ لفظ ہے جس میں مادہ کے اصلی تین حروف موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ ٹلائی مزید فیہ کے فعل ماضی کے پہلے صینے میں حروف اصلی یعنی فعل کے ساتھ اضافہ شدہ حروف صاف پہچانے جاتے ہیں۔

۳: ۲۹ ہم نے ”ماضی کے پہلے صینے“ کی بات بار بار اس لئے کی ہے کہ آپ یہ اچھی طرح جان لیں کہ فعل ماضی، مضارع وغیرہ کی گردان کے مختلف صینوں میں لام کلمہ کے بعد جن بعض حروف کا اضافہ ہوتا ہے ان کی وجہ سے فعل کو ”مزید فیہ“ قرار نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ یہ اضافہ دراصل صینوں کی علامت ہوتا ہے اور یہ ”محض“ اور ”مزید فیہ“ دونوں کی گرونوں میں ایک جیسا ہوتا ہے۔ آگے چل کر آپ خود بھی اس کا مشاہدہ کر لیں گے (ان شاء اللہ)۔ فی الحال آپ یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ فعل ”محض“ یا ”مزید فیہ“ کی پہچان اُس کے ماضی کے پہلے صینے سے

ہوتی ہے۔

۳۹ : ملائی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغہ میں زائد حروف کا اضافہ یا تو ”ف“ کفر سے پہلے ہوتا ہے یا ”ف“ اور ”عین“ کفر کے درمیان ہوتا ہے اور یہ اضافہ کبھی ایک حرف کا ہوتا ہے، کبھی دو حروف کا اور کبھی تین حروف کا۔ ان تبدیلیوں سے ملائی مزید فیہ کے بہت سے نئے ابواب بنتے ہیں۔ لیکن زیادہ استعمال ہونے والے ابواب صرف آٹھ ہیں۔ اس لئے ہم اپنے موجودہ اسباق کو اُنہی آٹھ ابواب تک محدود رکھیں گے۔

۴۰ : ایک ماہ ملائی مجرد سے جب مزید فیہ میں آتا ہے تو اس کے مفہوم میں بھی کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ اس معنوی تبدیلی پر ان شاء اللہ الگے سبق میں کچھ بات کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ مزید فیہ کے آٹھوں ابواب کے ماضی، مضارع اور مصدر کے درج ذیل اوزان آپ اپنے قلم کو یاد کر دیں کیونکہ اس کے بعد ہی ان کی خصوصیات اور معنوی تبدیلی کے متعلق کوئی بات کرنا ممکن ہو گی۔

نمبر	ماضی	مضارع	مصدر (باب کلام)
۱	افْعَلَ	يَفْعُلُ	فَعْلٌ
۲	فَعَلَ	يَفْعِلُ	فَعِيلٌ
۳	فَاعَلَ	يَفْاعِلُ	فَاعِلَةٌ
۴	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعْلٌ
۵	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعِلُ	تَفَاعِلٌ
۶	إِفْعَلَ	يَفْعِلُ	إِفْعَالٌ
۷	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	إِنْفَعَالٌ
۸	إِسْتَفَعَلَ	يَسْتَفِعِلُ	إِسْتَفَعَالٌ

۶ : ۳۹ امید ہے آپ نے مذکورہ بالا جدول میں یہ بات نوٹ کر لی ہو گی کہ آٹھوں ابواب کے ماضی کے صینوں میں ع لکھ پر فتحہ (زبر) آئی ہے جبکہ مغارع کے صینوں میں علامت مغارع اور ع لکھ کی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ :

(۱) پسلے تین ابواب (جن کا ماضی چار حرفي ہے) کے مغارع کے صینوں پتھرلُ اور پتھرلُ کی علامت مغارع پر ضمہ (پیش) اور ع لکھ پر کسرہ (زیر) پتھرلُ اور پتھرلُ کی علامت مغارع پر ضمہ (پیش) اور ع لکھ پر کسرہ (زیر) آئی ہے۔

(۲) اس کے بعد کے دو ابواب (جو "ت" سے شروع ہوتے ہیں) کے مغارع کے صینوں پتھرلُ اور پتھرلُ کی علامت مغارع اور ع لکھ دونوں پر بھی فتحہ (زبر) آئی ہے۔

(۳) جبکہ آخری تین ابواب (جو همزة الوصل "ا" سے شروع ہوتے ہیں) کے مغارع کے صینوں پتھرلُ، پتھرلُ اور پتھرلُ کی علامت مغارع پر فتحہ (زیر) برقرار رہتی ہے لیکن ع لکھ کی کسرہ (زیر) واپس آجائی ہے۔

مذکورہ بالا تجزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ علامت مغارع پر ضمہ (پیش) صرف چار حرفي ماضی کے مغارع پر آتی ہے جبکہ ع لکھ پر زیر صرف "ت" سے شروع ہونے والے ابواب کے مغارع پر آتی ہے۔ اس خلاصہ کو اگر آپ ذہن نشین کر لیں تو ان ابواب کے ماضی اور مغارع کے صینوں میں اوزان یاد رکھتے میں آپ کو بہت سوالت ہو گی (ان شاء اللہ)۔

۷ : ۳۹ یہ اہم بات بھی نوٹ کر لیں کہ مثلاً مجرد میں کوئی فعل خواہ کسی باب سے آئے یعنی اس کے ع لکھ پر خواہ کوئی حرکت ہو، جب وہ مثلاً مزید فری میں آئے گا تو اس کے ع لکھ کی حرکت متعلقہ باب کے ماضی اور مغارع کے صینوں کے وزن کے مطابق ہو گی۔ مثلاً مثلاً مجرد میں سمعی پتھرلُ آتا ہے لیکن مگری بھل جب باب الفعال میں آئے گا تو اس کا ماضی اور مغارع اسنتھی پتھرلُ سمعی بنے گا۔ اسی طرح سکرُم پتھرلُ جب باب الفعال میں آئے گا تو اس کا ماضی "غارع اسکرم" پتھرلُ ہو گا۔

۸ : یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مذکورہ بالا اوزان میں، باب افعال کے علاوہ، جو وزن حمزہ سے شروع ہوتے ہیں، ان کا حمزہ دراصل حمزہ اللوصل ہوتا ہے۔ اس لئے بچھے سے ملکر پڑھتے وقت وہ تلفظ میں ساکت ہو جاتا ہے۔ مثلاً افتعل سے وافتغل یا افتھن سے وافتھن وغیرہ۔ جبکہ باب افعال کا همزہ همزہ اللوصل نہیں ہے۔ اسی لئے وہ بچھے سے ملکر پڑھتے وقت بھی بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً افقل سے وافنل یا احسن سے واحسن وغیرہ۔ اس طرح قائم رہنے والے ہمزہ کو "ہمزہ القطع" کہتے ہیں۔

۹ : یہ بھی لوث کرتیں کہ ملائی بجروں میں فعل سے مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے یعنی کوئی مقررہ وزن نہیں ہے۔ بس اہل زبان سے من کریا ذکشی میں دیکھ کر ان کا مصدر معلوم کیا جاتا ہے۔ اس کے بر عکس مزید فہر کے ہر صینہ ماضی اور مضارع کے مقرر کردہ وزن کی طرح اس کے مصدر کا بھی ایک مقرر وزن ہے اور مصدر کا یہ وزن باب کا نام بھی ہوتا ہے۔

۱۰ : مصدر کے جو اوزان بطور "باب کا نام" دیئے گئے ہیں ان میں یہ اضافہ کر لجئے کہ درج ذیل دو ابواب کا مصدر دو طرح سے آتا ہے یعنی ایک اور وزن پر بھی آتا ہے۔ ٹاہم باب کا نام کی رہتا ہے جو اور پر جدول میں لکھا گیا ہے تاہم مصدروں کے مقابل اوزان یہ ہیں :

(۱) باب تفعینل کا مصدر تفعیلہ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے ذکر نہ کیوں (یاد ولانا) سے مصدر نہ کیوں بھی ہے اور نہ کیوں بھی ہے۔ مگر جزو بینحر (آزمانا) کا مصدر تغیریت تو شاذی ہوتا ہے، عموماً تغیریتی استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح باب مفاعلہ کا مصدر اکثر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے مثلاً جاہدہ یجعاہدہ (جامد کرنا) کا مصدر یجعاہدہ بھی ہے اور جھاہدہ بھی۔ گرفقابل یقابیل (آنسے سامنے ہونا، مقابلہ کرنا) کا مصدر رقباں نہیں ہوتا بلکہ مقابلہ عی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : ۳۹ ایک اور بات بھی ابھی سے ذہن میں رکھ لجئے، اگرچہ اس کے استعمال کا موقع آگے چل کر آئے گا، اور وہ یہ کہ اگر کسی فعل نے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ بول کر ساتھ مصدر بھی بولنا ہو تو اس صورت میں مصدر کو حالت نصب میں پڑھا اور لکھا جائے ہے مثلاً کہیں گے عَلَمْ يَعْلَمْ تَعْلِيمًا - یہ صرف اسی صورت میں ضروری ہے جب ماضی اور مضارع کا صیغہ بول کر ساتھ ہی مصدر بولا جائے ورنہ ویسے "لکھانا" کی عربی "تَعْلِيمٌ" ہی ہوگی۔ نصب کی اس وجہ پر آگے منفول کی بحث میں بات ہو گی (ان شاء اللہ)۔

مشق نمبر ۳۸ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کو قوین میں دیئے گئے باب میں ظھالیں لیتی ہر ایک مادہ سے دیئے گئے باب کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ لکھیں اور اس کا مصدر بحال نصب لکھیں :

مثلاً اکثرم یہ نکرم اکثراما۔
نوٹ : تمام کلمات پر کھل حرکات دیں۔

(الفعل)	خ درج - ب ع د - ر ش د
(تفعیل)	ق رب - ک ذ ب - ص د ق
(مفأعلة)	ط ل ب - ق ت ل - خ ل ف
(تفعل)	ق رب - ق د س - ک ل م
(تفاعل)	ف خ ر - ع ق ب - ک ث ر
(فیعال)	ن ش د - ع د ف - م ح ن
(انفعال)	ش د ح - ق ل ب - ک ش ف
(استفقال)	غ ف ر - ح ق د - ب د ل

مشق نمبر ۳۸ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ کامادہ اور باب بتائیں بھی بتائیں کہ وہ ماضی ہے یا ماضی رہے کہ ان میں سے پیشہ الفاظ کے معنی ابھی آپ کو نہیں بتائے گئے۔ کیونکہ یہاں یہ مشق کروانی مقصود ہے کہ اگر کسی لفظ کے معنی آپ کو معلوم نہیں ہیں تو ذکشناہی میں اس کے معنی دیکھنے کے لئے پہلے اس کامادہ اور باب پہچانا ضروری ہے۔ اس لئے کہ عربی لغت مادے کے حروف کے اختبار سے ترتیب دی گئی ہے۔

ازْسَلٌ - يَقْرِبٌ - إِرْسَالٌ - تَغْيِيرٌ - تَغْيِيرٌ - إِذْكَارٌ - يَسْتَكْبِرُ - يَتَغْيِيرٌ -
إِنْقِلَابٌ - تَبَارِكٌ - تَبَشَّمٌ - عَجَّلٌ - إِسْتِضْوَاتٌ - إِنْحِزَافٌ - إِسْتُقْبَلٌ - يَشْتَرِيكٌ -
يَعْجِيلٌ - يَعْزَبٌ -

ثلاثی مزید فیہ

(خصوصیات ابواب)

۱: ۵۰ مزید فیہ کے ابواب میں معنوی تبدیلیوں پر بات کرنے سے پہلے آپ کو یہ بات یاد دلانا ضروری ہے کہ زبان پہلے وجود میں آتی ہے اور قواعد بعد میں مرتب کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ صحیح صور تحال یہ ہے کہ ابواب مزید فیہ میں جو معنوی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان سب کو مرکز نظر کر کارے علماء کرام نے ہر باب کے لئے کچھ اصول (Generalisations) مرتب کئے ہیں جنہیں خصوصیات ابواب کہتے ہیں۔

۲: ۵۰ اب یہ بات فوٹ کر لیں کہ مزید فیہ کے جو آٹھ ابواب آپ نے پڑھیں ہیں ان میں سے ہر باب کی ایک سے زیادہ خصوصیات ہیں اور بعض کی خصوصیات کی تعداد سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی گرامر کی کتابوں میں خصوصیات ابواب کے لئے الگ ایک مستقل سبق ہوتا ہے۔ ہماری اس کتاب میں چونکہ یہ سبق شامل نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس مقام پر ہر باب کی ایک ایک ایسی خصوصیت کا تعارف کر ادیا جائے جو اس باب میں نسبتاً زیادہ معنوی تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ تمام خصوصیات کا بھی آپ کو علم نہیں ہے۔ اور پھر جب آپ ان تمام خصوصیات ابواب کا مطالعہ کر لیں تو اس وقت بھی ذہن میں اختناء کی کھڑکی بھیشہ کھلی رکھیں۔

۳: ۵۰ باب افعال اور باب تفعیل دونوں کی ایک مشترک خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر یہ فعل لازم کو متعدد کرتے ہیں۔ جیسے علّم یغلم علّماً = جانتاً ایک فعل لازم ہے۔ باب افعال میں یہ اعلّم یغلم اعلّاماً اور باب تفعیل میں علّم

یقینم تعلیماً بنتا ہے۔ دونوں کے متن ہیں جانکاری دینا، علم دینا، اور اب یہ فعل متعدد ہے۔ چنانچہ دونوں ابواب کے زیادہ تر افعال متعدد ہیں۔ اگرچہ کچھ احتشاء بھی ہیں، بالخصوص باب افعال میں۔

۲ : ۵۰ البتہ باب افعال اور باب تفعیل میں ایک فرق یہ ہے کہ باب افعال میں کسی کام کو ایک مرتبہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جبکہ باب تفعیل میں عموماً کسی کام کو درجہ بدرجہ اور تسلیل سے کرنے کا یا کثرت سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک شخص نے آپ سے کسی جگہ کا پتہ پوچھا اور آپ نے اسے بتایا تو یہ "اعلام" ہے۔ لیکن کسی چیز کے متعلق معلومات جب درجہ بدرجہ اور تسلیل سے دی جائے تو یہ "تعلیم" ہے۔

۳ : ۵۰ باب معاملہ میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں اور ایک دوسرے کو خدا کھانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ جیسے قتل بقتل قتل۔ قتل کرنا۔ یہ ایک یک طرف عمل ہے۔ لیکن قاتل یقابیل مقائلہ و مقاولاً کا مطلب ہے کہ کچھ لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ اس باب کے زیادہ تر افعال بھی متعدد ہوتے ہیں۔

۴ : ۵۰ باب تفعیل میں زیادہ تر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ تکلیف اٹھا کر کسی کام کو خود کرنے کی کوشش کرنا۔ جیسے علم یقین علم اعلیٰ۔ جانتا جبکہ تعلیم یقین تعلیماً کا مطلب ہے تکلیف اٹھا کر کو شش کر کے علم حاصل کرنا اور سیکھنا۔ لیکن اس میں بھی عمل کے تسلیل کا مفہوم ہے۔ اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔

۵ : ۵۰ باب معاملہ کی طرح باب تفاصیل میں بھی زیادہ تر یہی مفہوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو کرنے والے ایک سے زیادہ ہوں۔ لیکن اس باب کے زیادہ تر افعال لازم ہوتے ہیں۔ جیسے فتح فتح فتح فتح۔ فخر کرنے سے تفاخز تفاخز تفاخز کا مطلب ہے ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

۸ : ۵۰ باب استعمال میں زیادہ تر کسی کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
جیسے مُتَمَّعٌ يَسْمَعُ سَفْقًا = سننا سے استماع یعنی استماعاً کا مطلب ہے کافی
لگا کر سننا، غور سے سننا۔ اس سے میں لازم اور متعدد دونوں طرح کے افعال
آتے ہیں۔

۹ : ۵۰ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل متعدد کو لازم کرتا ہے۔
جیسے هَذَمَ يَهْذِمُ هَذِمًا = گرانا سے انہدم یعنی انہدم انہدما کے معنی ”گرتا“ ہیں۔
یاد رکھیں کہ جس طرح ابواب مغلی مجدد میں باب کثرم لازم تھا اسی طرح ابواب مزید
فیہ میں باب افعال لازم ہے۔

۱۰ : ۵۰ باب استعمال میں زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے یا کسی صفت کو موجود
سمجھنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے غَفَرٌ يَغْفِرُ غَفْرَانًا = چھپانا، معاف کرنا (غلطی کو چھپا
دینا) سے استغفار یعنی غفران اسٹیغفار = کام مطلب ہے معافی مانگنا، مفترت طلب کرنا
اور حَسْنٌ يَحْسَنُ حُسْنًا = خوبصورت ہونا، اچھا ہونا سے استحسن یعنی محسن
استحسنانا کا مطلب ہے اچھا سمجھنا۔ اس باب سے بھی لازم اور متعدد دونوں
طرح کے افعال آتے ہیں۔

۱۱ : ۵۰ اب اس سبق کی آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی سر
حرفی مادہ، مزید فیہ کے ہر باب میں استعمال ہو۔ ایک مادہ مزید فیہ کے کن کن ابواب
سے استعمال ہوتا ہے اور ان کی کن خصوصیات کے تحت اس میں کیا معنوی تبدیلی
ہوتی ہے، اس کا علم ہمیں دشمنی سے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابواب مزید فیہ
کے اوزان یاد کئے بغیر کوئی طالب علم عربی لغت سے پوری طرح استفادہ نہیں کر
سکتا۔

مشق نمبر ۳۹

یہ کچھ الفاظ کے معنی اس طرح لکھے گئے ہیں جیسے عموماً کشتری میں لکھے جاتے ہیں۔ آپ کا کام یہ ہے کہ الگ کاغذ پر ان کاماضی، مضارع اور صدر لکھیں۔ پھر ان کے صدری معنی لکھیں اور پھر اسی طرح انہیں یاد کریں۔ جیسے جہدہ یعنی جہدہ جہذا کے معنی کو شش کرنا۔ جہادہ نجاحاً مُجاہَدَةً وَجَهَادًا کے معنی ایک دوسرے کے خلاف کو شش کرنا وغیرہ۔ یاد رہے کہ ان میں غالب اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

نوٹ : الفاظ کو اور پر سے یہ پڑھیں۔

جہاد (ض) خصم = جھکڑا کرنا	جہذا - کوشش کرنا
جہاد - کسی کے خلاف کوشش کرنا	نجاہم = تخاصم
اجتہاد - اہتمام سے کوشش کرنا	جھکڑا کرنا

صلح (ف ن) صلاحاً = درست ہونا، نیک ہونا	بلوغ (ان) بلوغ = پہنچنا، پھل کا پکنا
صلح (ک) صلح = فتح و بلوغ ہونا	بلغ (ک) بلاغ = درست کرنا، مطلع کرنا
ابلغ = کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا	ابلغ = کسی چیز کو کسی کے پاس پہنچانا

نژل (ض) نُزُلًا = ارتنا	نصر (ان) نَصْرًا = مدد کرنا
نژل = اکارنا	تناصر = باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
نژل = اکارنا	انتصار = بر لینا، اہتمام نے خود اپنی مدد کرنا
نژل = ارتنا	استنصر = مدد مانگنا

ٹھلائی مزید فیہ (ماضی، مضارع کی گردانیں)

۱ : ۵۱ اب جبکہ آپ مزید فیہ کے آٹھ ابواب کے فعل ماضی اور فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنا سکتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہر یا ب کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بھی سکتے ہیں۔ سر دست ہم ان ابواب سے فعل معروف کی گردان پر توجہ دیں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو اس باق میں تمام افعال کی صرف معروف صورت ہی کی بات کی گئی ہے۔ آگے چل کر ان شاء اللہ ہم فعل بھول (مزید فیہ) کی بات الگ سبق میں کریں گے۔

۲ : ۵۱ مزید فیہ افعال کی گردان اصولی طور پر فعل مجرد کی گردان کی طرح ہی ہوتی ہے۔ البتہ جس طرح فعل مجرد میں گردان کے اندر "ع" لکھ کی حرکت کو برقرار رکھنے کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح مزید فیہ کی گردانوں میں بھی زائد حروف کی حرکات اور "ع" لکھ کی حرکت کو پوری گردان میں برقرار رکھا جاتا ہے۔

۳ : ۵۱ اب ہم ذیل میں نہونے کے طور پر باب افعال کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھ رہے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بقیہ ابواب کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان خود لکھ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ انہیں لکھ لیں بلکہ انہیں پاؤ اوز بلند درہ را کراچی طرح یاد کر لیں۔ اگر آپ یہ محنت کر لیں گے تو آئندہ جملوں میں استعمال ہونے والے مختلف افعال کے صحیح باب اور صیغہ کی شناخت اور ان کے صحیح ترتیج میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی

(ان شاء اللہ)۔

باب افعال سے فعل ماضی کی گردان

	جمع	تشثیہ	واحد
عائب (ذكر) :	الْفَعْلُوا	الْفَعْلَا	الفعل
عائب (مؤنث) :	الْفَعْلَن	الْفَعَلَة	الفعلت
حاضر (ذكر) :	الْفَعْلَم	الْفَعَلَمًا	الفعلتم
حاضر (مؤنث) :	الْفَعْلَش	الْفَعَلَشًا	الفعلشت
حکلم (ذكر و مؤنث) :	الْفَعَلَنَا	الْفَعَلَنَا	الفعلن

باب افعال سے فعل مضارع کی گردان

	جمع	تشثیہ	واحد
عائب (ذكر) :	يَفْعِلُونَ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِل
عائب (مؤنث) :	يَفْعِلُنَّ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِل
حاضر (ذكر) :	يَفْعِلُونَ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِل
حاضر (مؤنث) :	يَفْعِلَنَّ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِل
حکلم (ذكر و مؤنث) :	يَفْعِلُ	يَفْعِل	يَفْعِل

- ۳: ۵۱ اگر آپ نے باب افعال کے علاوہ بقیہ ابواب کی مکمل گردانیں بھی لکھ کر یاد کر لیں تو اب آپ ان کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح ذہن شین کر لیں۔ آگے چل کر ان سے آپ کو بہت مدد ملتے گی (ان شاء اللہ)۔
- (i) خیال رہے کہ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے باضی کے ہر

صیغہ کی ابتداء مفردة مفتود (ا) سے ہوتی ہے۔ باقی کسی باب میں یہ چیز نہیں ہے۔ اور یہ بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ باب افعال کا یہ ابتدائی مفردة، مفردة القطع ہوتا ہے۔ یعنی ویچھے کسی حرف سے ملے وقت بھی برقرار رہتا ہے۔

(ii) پہلے تینوں ابواب یعنی افعال، تفعیل اور مفاجعہ کے ماضی کے پہلے صیغہ میں چار حروف ہیں۔ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جس فعل کے ماضی کے پہلے صیغہ میں چار حروف ہوں گے اس کے مضارع میں علامت مضارع پر ضمہ (پیش) آتا ہے۔ اس قاعدے کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ آگے چل کر یہ مزید کام دے گا۔

(iii) آخری تین ابواب یعنی افعال، افعال اور استفعال کے تمام صیغوں کی ابتداء مفردة کسورہ (ا) سے ہوتی ہے جو مفردة الوصول ہوتا ہے۔

(iv) باب افعال اور افعال کے ماضی، مضارع اور مصدر بہت ملے جلتے ہیں بلکہ بعض دفعہ دونوں ہی "ان" کی آواز سے شروع ہوتے ہیں اور ایسا س وقت ہوتا ہے جب باب افعال میں "ف" کلمہ "ن" ہوتا ہے۔ مثلاً انتظار، انتظام، انتشار وغیرہ باب افعال کے مصادر ہیں۔ جبکہ انحراف، انکشاف، انہدام وغیرہ باب افعال کے مصادر ہیں۔ دونوں میں پہچان کا عام قاعدة یہ ہے کہ اگر "ان" کے بعد "ت" ہو تو نوبے پہچانو نے فی صد وہ باب افعال ہو گا۔ اور اگر "ان" کے بعد "ت" کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو تو پھر وہ باب افعال ہو گا۔

ذخیرہ الفاظ

خرج (ان) خروجًا = باہر لکھنا	رُشَدًا = بدایت پانا
آخر = باہر لکھنا	أَرْشَدَ = بِدَائِتَرْهَا
استخرج = لکھنے کے لئے کہنا، کسی چیز میں سے کوئی چیز لکھنا	

قرب و قرب اکس، قرباً و قربانًا - قریب ہونا	كَذَبَ (ض) كذباً و كذبنا = جھوٹ بولنا
قرب = کسی کو جھوٹا کہنا، جھلانا	كَذَبَ = كَسِيْ كَوْ قَرِيبَ كَرَنا
	اقرب = قریب آجائنا

غسل (ض) غسلًا = دھونا	نَفَقَ (ان) نفقًا = خرچ ہونا، دومنہ والا ہونا
اغسل = نہاننا	النَّفَقَ = خرچ کرنا
انفسل = دھلانا، دھل جانا	نَافِقَ = كَسِيْ سَدِ دَرَخَانِ اَقْتِيَارَ كَرَنا

مشق نمبر ۵۰ (الف)

علم سے باب تفعیل اور تفعیل میں اور نصیر سے باب استیفیع میں ماضی اور
بیماری کی کامل گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

مشق نمبر ۵۰ (ب)

عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) إِغْسَلَ خَالِدَ أَمْسِي
- (۲) تَضَارَبَ الْوَلَدُنَ فِي الْمَدْرَسَةِ فَأَخْرَجَهُمَا أَمِيرُهَا مِنْهَا
- (۳) إِسْتَنْصَرَ الْمُسْلِمُونَ إِخْرَاهُمْ فَنَصَرُوهُمْ

- (٣) ضَرَبَنَا الْجِدَارَ بِالْأَخْجَارِ فَانْهَدَمَ
(٤) خَيَّرْتُكُمْ مِنْ تَقْلِيمِ الْقُرْآنِ وَعَلَمَةً (حَدِيثُ نَبِيٍّ)
(٥) إِسْتَرْشَدَ الطَّلَابُ مِنَ الْأُسْنَادِ فَأَرْشَدَهُمْ
(٦) يَقَاتِلُ الْمُسْلِمُونَ الْكُفَّارَ
(٧) يَكْتُبُ الرَّزْقَ وَتُنْفَقُ الرَّزْقُ جَهَنَّمَ

مشق نمبر ٥٠ (ج)

مندرجہ بالا جملوں کے درج ذیل الفاظ کا مادہ باب اور سیدھہ تائیں۔

- (i) إِغْسَلَ (ii) تَضَارَبَ (iii) أَخْرَجَ (iv) تَصْرُّفًا (v) إِنْهَدَمَ
(vi) تَعْلَمَ (vii) عَلَمَ (viii) إِسْتَرْشَدَ (ix) يَقَاتِلُ (x) يَكْتُبُ
(xi) تُنْفَقُ

مُثلاً مزید فیہ (فعل امر و نہی)

۱: اس سے پہلے آپ مُثلاً مجرد سے فعل امر اور فعل نہی بنا نے کے قاعدے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ مُثلاً مزید فیہ میں انہی قواعد کا اطلاق کریں گے۔

۲: مُثلاً مجرد میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل امر حاضر اور فعل امر غائب (جس میں مشتمل بھی شامل ہوتا ہے) دونوں کے بنانے کا طریقہ مختلف ہے جبکہ فعل نہی (حاضر ہو یا غائب) ایک ہی طریقے سے بنتا ہے۔ یہی صورت حال مُثلاً مزید فیہ سے فعل امر اور فعل نہی بنانے میں ہو گی۔ نیز یہ بھی نوٹ کر لیں کہ جس طرح مُثلاً مجرد میں فعل امر اور فعل نہی، فعل مضارع سے بنتا ہے اسی طرح مُثلاً مزید فیہ میں بھی فعل مضارع سے فعل امر اور فعل نہی بنائے جائیں گے۔

۳: ۵۲ مُثلاً مزید فیہ سے فعل امر حاضر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کریں۔

(i) مُثلاً مجرد کی طرح مزید فیہ کے فعل مضارع سے علامت مضارع (ت) ہٹا دیں۔

(ii) مُثلاً مجرد میں علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آتا تھا لیکن مزید فیہ میں آپ کو دیکھنا ہو گا کہ علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن ہے یا متحرک۔

(iii) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر متحرک ہے تو تحریر: الوصل لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صورت حال آپ کو چار ابواب یعنی باب تفعیل، باب مقابلہ، باب تفعل اور باب تفactual میں ملے گی۔

(iv) علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر ساکن ہے (اور ایسا

مذکورہ چار ابواب کے علاوہ باقی تمام ابواب میں ہو گا خواہ وہ مجرد ہو یا مزید فیہ
تو باب استغفال، باب انفعال اور باب استفصال میں ممزاۃ الوصول لگایا جائے گا۔
اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی جبکہ باب انفعال میں ممزاۃ القطع لگایا جائے گا
اور اسے فتح (زبر) دی جائے گی۔ باب انفعال کے فعل امر حاضر کی درج بالا
دونوں خصوصیات خاص طور پر نوٹ کر لیجئے۔

(v) ملائی مجرد فیہ کی طرح مزید فیہ میں بھی مضارع کے "ل" کے مجزوم کردیئے
جائیں گے۔

۵۲ : ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ بالا طریقہ کار کا اطلاق کرتے ہوئے مزید فیہ
کے ابواب سے فعل امر حاضر اب آپ خود ہنگامے ہیں۔ لیکن آپ کی سوت کے
لئے ہم دو مثالیں دے رہے ہیں جس سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔

(i) باب تفعیل کے ایک مصدر "علیم" کو لیجئے۔ اس کا فعل مضارع "یعلیم"
ہے۔ اور اس کا حاضر کا صیغہ "تعلیم" ہے۔ اس کی علامت مضارع گرانے کے
بعد علیم باقی پچا۔ اس کا پہلا حرف متحرک ہے۔ اس لئے اس کے شروع میں
ممزا لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کے لام کلمہ کو مجزوم کیا
جائے گا تو اس کا آخری حرف "م" ساکن ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کے
پاس فعل امر کا پہلا صیغہ "علیم" ہو گا۔ اسی طرح تثنیہ کا صیغہ "علیماً" جمع
مذکور کا "علِمُوا" واحد مؤنث کا "علِمَیٰ" اور جمع مؤنث کا "علِمَنَ" ہو گا۔

(ii) باب استغفال کا ایک مصدر "استغفار" ہے۔ اس کا مضارع "یستغفر" اور
حاضر کا صیغہ "تستغفر" ہے۔ اس کی علامت مضارع ہٹائی تو "تستغفر" باقی
پچا۔ اب چونکہ اس کا پہلا حرف ساکن ہے اس لئے اس کے شروع میں ایک
ممزا لگایا جائے گا جو ممزاۃ الوصول ہو گا اور اسے کسرہ (زیر) دی جائے گی (کیونکہ
یہ باب انفعال نہیں ہے) اب بن گیا "استغفر"۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام
کلمہ (ر) ساکن ہو گئی۔ چنانچہ فعل امر کا پہلا صیغہ "استغفر" بن گیا۔ امر حاضر

کی گردان کے باقی صیغہ یہ ہوں گے : **إسْتَغْفِرَاً إسْتَغْفِرَاً إسْتَغْفِرَاً**
إسْتَغْفِرَاً إسْتَغْفِرَاً-

۵ فعل امر غائب و مکمل بنا نے کا طریقہ آسان ہے ۔ اس لئے کہ ملائی مجرد کی طرح ابواب مزید فیہ میں بھی علامت مضارع گرانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے پہلے لام امر اول الگاتے ہیں اور مضارع کو مجزوم کر دیا جاتا ہے ۔ مثلاً باب افعال کا ایک مصدر "اکڑا م" ہے ۔ اس کا مضارع "یکرُم" ہے ۔ اس سے قبل لام امر لگایا تو "لیکرُم" بن گیا ۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو لام کلہ یعنی "م" ساکن ہو گیا ۔ اس طرح امر غائب کا پہلا صیغہ لیکرُم ہے ۔ جبکہ باقی صیغہ اس طرح ہوں گے ۔ لیکرُم، لیکرُمْوًا، لشکرُم، لشکرُمْ، لیکرُمْ اور لشکرُم ۔ امید ہے اب آپ اس طرح بقیہ ابواب سے امر غائب و مکمل بنا لیں گے ۔

۶ ۵۲ اس مقام پر ضروری ہے کہ لام کنی اور لام امر کا جو فرق آپ نے ملائی مجرد میں پڑھا تھا اسے ذہن میں تازہ کر لیں ۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ملائی مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے ۔ (دیکھے ۵ : ۳۶)

۷ ۵۲ فعل نبی کا بہانا زیادہ آسان ہے ۔ اس لئے کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں سے ایک ہی طریقے سے بنتا ہے اور فعل امر کی طرح اس میں حاضر اور غائب کی تفرقی نہیں ہے ۔ فعل نبی مجرد سے ہو یا مزید فیہ سے ۔ اس کے بنانے کا طریقہ ایک ہی یعنی مضارع کی علامت مضارع گرانے بغیر اس کے شروع میں لائے نبی "لَا" بڑھائیں اور مضارع کو مجزوم کر دیں مثلاً باب مفہول کا ایک مصدر رجھاہدہ ہے ۔ اس کا مضارع "یجھاہد" ہے ۔ اس سے قبل "لَا" لگایا تو "لَا یجھاہد" بن گیا ۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو اس کا لام کلہ یعنی "د" ساکن ہو گیا ۔ اس طرح فعل نبی کا پہلا صیغہ "لَا یجھاہد" بن گیا ۔ ہمیں قوی امید ہے کہ بقیہ صیغہ آپ خود بنا لیں گے ۔

۸ ۵۲ ملائی مجرد میں آپ لائے نبی اور لائے نبی کا فرق پڑھ پکھے ہیں ۔ اس مقام

پر اسے بھی ذہن میں دوبارہ تازہ کر لیں۔ اس لئے کہ اس کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر بھی ابی طرح ہوتا ہے۔ (دیکھے ۳۸ : ۳)

ذخیرہ الفاظ

سلیم (س) سلامتہ - آفت سے نجات پانی سلامتی میں ہونا	جنتہ (ان) جنتا = ہٹانا، دور کرنا
امسلم - کسی کی سلامتی میں آنا، فرمان بردار ہونا	جیبہ (س) جنابہ - ٹپاک ہونا
سلم = آفت سے بچانا، سلامتی دینا	جنت - دور کرنا
	اجتنب - دور رہنا، پیش کرنے سے بچنا

ضیف (ج ضیوف) = میمان	نیتا = سبزہ کا آگا
ذوز = جھوٹ	ائتت = سبزہ اگانا

مشق نمبر ۵۵ (الف)

کرم سے باب افعال میں، علیم سے باب فعل میں اور جنت سے باب افعال میں فعل امر (غائب و حاضر) کی مکمل گردان ہر صیغہ کے معنی کے ساتھ لکھیں۔

مشق نمبر ۵۵ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں۔

- (۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَهُمْ (۲) أَكْرِمُوا ضَيْفَكُمْ (۳) نَحْنُ نَجْتَهِدُ فِي دُرُوزِنَا
- (۴) إِجْتَهَدُوا فِي دُرُوزِكُمْ (۵) إِجْتَهَدُوا فِي دُرُوزِهِمْ (۶) مَاذَا عَلِمَ الْأَسْنَادُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۷) مَاذَا يَعْلَمُ الْأَسْنَادُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۸) مَاذَا أَتَعْلَمَ زَيْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۹) مَاذَا تَعْلَمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) أَنَا أَتَعْلَمُ الْعَرَبِيَّةَ

(۱۱) لَا أَقْاتِلُ (۱۲) لَا أَقْاتِلُ (۱۳) لَا تَتَفَاخَرُوْنَ (۱۴) لَا تَتَفَاخَرُوْا
— من القرآن —

(۱۵) وَاجْتَبِيْوَا قَوْلَ الزُّورِ (۱۶) إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَفْتُ لِرَبِّ الْعَلَمِيْنَ
(۱۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَائَةً مُبَارَكًا فَأَنْبَشَاهُ بِهِ جَنَابَتٍ (۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِيْ جَهَدَ
الْكُفَّارُ وَالْمُنْفِقُونَ۔

مشق نمبر ۵۱ (ج)

مشق ۵۱ (ب) میں استعمال ہونے والے تمام افعال ذیل میں دیئے گئے ہیں۔
آپ ہر فعل کا (i) مادہ (ii) باب (iii) فعل کی قسم (ماضی، مضارع، امر، نبی وغیرہ) اور (iv) صیغہ تائیں۔

(۱) أَكْثُرُمُوا (۲) أَكْثُرِمُوا (۳) تَعْجِلُهُ (۴) إِجْتَهِدُوا (۵) إِجْتَهِدُوا
(۶) عَلَمَ (۷) يَعْلَمُ (۸) تَعْلَمَ (۹) تَعْلَمُ (۱۰) أَتَعْلَمُ (۱۱) أَقْاتِلُ
(۱۲) لَا أَقْاتِلُ (۱۳) تَتَفَاخَرُوْنَ (۱۴) لَا تَتَفَاخَرُوْا (۱۵) وَاجْتَبِيْوَا (۱۶) أَسْلِمْ
(۱۷) أَسْلَفْتُ (۱۸) نَزَّلْنَا (۱۹) أَنْبَشَاهُ (۲۰) جَهَدٌ

ثلاثی مزید فیہ (فعل مجموع)

۱ : ۵۳ اب آپ ابواب مزید فیہ سے فعل مجموع بنانا سکھیں گے۔ یہ آپ پڑھ کچے ہیں کہ مجموع فعل ماضی بھی ہوتا ہے اور مضارع بھی۔ اس لئے اس سبق میں ہم ماضی مجموع اور مضارع مجموع دونوں کی بات کریں گے۔

۲ : ۵۳ آپ نے فعل ثلاثی مجرد میں پڑھا تھا کہ وہاں ماضی معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی فعل، فعل اور فعل۔ مگر ماضی مجموع کا ایک تینی وزن ہوتا ہے یعنی فعل۔ اسی طرح مضارع معروف کے تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی پفعل، پپفعل اور پپپفعل۔ مگر مضارع مجموع کا ایک تینی وزن ہوتا ہے یعنی پفعل۔ یہاں سے ہمیں ماضی مجموع اور مضارع مجموع کا ایک اہم بنیادی قاعدہ معلوم ہوتا ہے جسے ہم مزید فیہ کے ماضی مجموع اور مضارع مجموع میں استعمال کریں گے۔

۳ : ۵۳ ماضی مجموع (ثلاثی مجرد) کے وزن فعل سے ہمیں مزید فیہ کے ماضی مجموع بنانے کا بنیادی قاعدہ ملتا ہے۔ جس سے ہمیں پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ماضی مجموع کا آخری حصہ ہمیشہ "عل" رہتا ہے۔ یعنی "ع" کلمہ پر کروہ (زیر) اور ماضی کے پہلے صینے میں "ل" کلمہ پر فتح (زیر) آتی ہے۔

۴ : ۵۳ اس قاعدے کی دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ آخری "عل" سے پہلے مجرد میں تو ایک ہی حرف یعنی "ف" کلمہ ہوتا ہے جس پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ اس سے یہ قاعدہ لکھتا ہے کہ مزید فیہ کے ماضی مجموع میں بھی آخری "عل" سے پہلے جتنے بھی متحرک حروف آئیں (اصلی حرف "ف" کلمہ یا زائد حروف) ان سب کی حرکات ضمہ (پیش) میں بدل دی جائیں۔ اس تبدیلی کے دوران درج ذیل دو باتوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(i) ایک تو یہ کہ جہاں جہاں حرکت کے بجائے علامت سکون ہو اسے برقرار رکھا جائے یعنی اس کو ضمہ (پیش) میں نہ بدل جائے۔

(ii) دوسرے یہ کہ جب باب مفأعَلہ اور تفاعُل میں "ف" "کلمہ کو ضمہ "پیش" لگانے کے بعد الف آئے تو چونکہ "ف" کو پڑھا شیں جا سکتا لہذا یہاں "الف" کو اس کی ما قبل حرکت (پیش) کے موافق حرف "و" میں بدل دیں۔ یہاں "ف" کی بجائے "فُو" پڑھا اور لکھا جائے گا۔

۵ : ۵۳ اب نہ کورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ:

اُفْعَل سے ماضی مجوہ کا وزن اُفْعِل ہو گا جیسے اُنْكُرم سے اُنْكُرم
فَعْل // // / فَعْل سے غَلَم
فَاعَل // // / فَاعَل سے فَزَيل (نوٹ: ۱)
فَعَّل // // / فَعَّل سے ثَقِيل
فَتَاعَل // // / فَتَاعَل سے ثَعْوقَب (نوٹ: ۱)
اَفْعَل // // / اَفْعَل سے اَمْثَحَن
اَنْفَعَل // // / (یہ استعمال نہیں ہوتا) اَنْفَعَل (نوٹ: ۲)
اَسْفَعَل // // / اَسْفَعَل جیسے اِسْخَخَم سے اِسْخَخَم

نوٹ نمبر ۱: باب مفأعَلہ اور باب تفاعُل میں نوٹ کریں کہ ماضی مجوہ بنانے کے لئے ان دونوں کے صینہ ماضی میں الف سے قبل ضمہ (پیش) تھی چنانچہ الف موافق حرف "و" میں تبدیل ہو گیا۔

نوٹ نمبر ۲: باب اِنْفَعَل کے بارے میں یہ ذہن نہیں کر لیں کہ مجرد کے باب کَرَم کی طرح اس سے بھی فعل ہیشہ لازم آتا ہے۔ اس لئے باب اِنْفَعَل سے فعل مجوہ

استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ ایک خاص ضرورت کے تحت باب انفعال کے مضارع مجموع سے بعض الفاظ بنتے ہیں جن کا ذکر حصہ سوم میں ہو گا (ان شاء اللہ)

۶ : ۵۳ مضارع مجموع (مثلاً مجرد) کے وزن یفعُل سے ہمیں مزید فیہ کے مضارع مجموع بنانے کا درج ذیل بنیادی قاعدہ ملتا ہے جس میں تین باتیں ہیں :

- (i) پہلی یہ کہ مضارع مجموع کا آخری حصہ ہمیشہ "عل" رہتا ہے۔ یعنی "ع" کلمہ پر فتح (زبر) اور مضارع کے پہلے صیغہ میں "ل" کلمہ پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ (اس کا ماضی مجموع کے آخری حصہ "عل" سے مقابلہ کیجئے اور فرق یاد رکھئے)
- (ii) دوسری یہ کہ مضارع مجموع میں علامت مضارع پر ہمیشہ ضمہ (پیش) آتی ہے۔
- (iii) تیسرا یہ کہ علامت مضارع اور آخری حصہ "عل" کے درمیان آنے والے باقی تمام حروف میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔

۷ : ۵۳ اب ذکورہ قواعد کے مطابق نوٹ کیجئے کہ :

یَفْعُلُ سے مضارع مجموع کا وزن یَفْعُل ہو گا جیسے یَكْرِم سے یَكْرُم	یَفْعُل
یَفْعَلُ // // / یَعْلَم سے یَعْلَم	یَفْعَلُ
یَفْعَالُ // // / یَقْاتَل سے یَقْاتَل	یَفْعَالُ
یَتَفْعَلُ // // / یَتَقْبَل سے یَتَقْبَل	یَتَفْعَلُ
یَتَفَاعَلُ // // / یَتَفَاخَر سے یَتَفَاخَر	یَتَفَاعَلُ
یَتَفَعَّلُ // // / یَتَفَعَّل سے یَتَفَعَّل	یَتَفَعَّلُ
یَنْفَعُلُ // // / (استعمال نہیں ہوتا)	یَنْفَعُل
یَسْتَفَعُلُ // // / یَسْتَهْزَء سے یَسْتَهْزَء	یَسْتَفَعُلُ

مشق نمبر ۵۲

مندرجہ ذیل مصادر میں سے ہر ایک سے اس کے ماضی معروف و مجمل اور
مضارع معروف و مجمل کا پہلا پہلا صيغہ بنائیں۔

- (۱) إِنْتَخَابٌ (۲) تَفْرِيَثٌ (۳) مُجَاهَدَةٌ (۴) إِنْفَاقٌ (۵) تَكَاذِبٌ
- (۶) إِسْتِحْسَانٌ (۷) تَنْزِيلٌ (۸) مُشَارَّكَةٌ (۹) تَعَاقُبٌ (۱۰) إِسْتِبْدَالٌ

مکتبہ خدام القرآن کے تحت شائع ہونے والی

”آسان عربی گرامر“

کی تینوں کتابوں کی مدرسیں پر مشتمل

عربی گرامر

VCDs

بررسی:

لطف الرحمن خان

تعداد 24:VCDs قیمت: 720 روپے

ملنے کا پتہ:

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔ کے نائل ٹاؤن لاہور، فون: 03-5869501

e-mail: info@tanzeem.org

www.tanzeem.org